# بس کا روکھ

( ہندستان کی مشترکہ زبان کا نمونہ )

فدا علی خاں

الہ آباد

کتابستان

۱۹۳۱ ع

[ قیمت ایک روپیہ ۔ ]

یا

# زہریلا درخت

---

بنگال کے مشہور ناول نویس بنکم چندر چٹرجی
کا ایک بےمثل ناول

جس کو

فدا علی خان، ایم اے (علیگ)
صدر شعبۂ فارسی و اُردو، ڈھاکہ یونیورسٹی

نے

بڑی جانفشانی سے اُس زبان میں، جو سارے ہندستان
کی مشترکہ زبان ہو سکتی ہے، ترجمہ
کر کے نمونے کے طور پر پیش کیا۔

---

الہ آباد
کتابستان
سنہ ۱۹۳۱ع

# تمہید

اپنے مونہہ میاں مٹھو بنا جیسا برا ھے ھر ایک جانتا ھے
ھم یہاں اپنے نا چیز ترجمہ کے نہ گیت گانا چاھین نہ منگل -
فقط اتنا ھی کہنا چاھتے ھین کہ ھم نے اس پر کیون ھاتھہ ڈالا
جبکہ اس ناول کا ترجمہ اس سے پہلے ھی اردو مین ھوچکا ھے
اور وہ ترجمہ اگرچہ آنکہہ سے تو نہین دیکہا مگر کانون سے سنا ھے
کہ بہت اچھا ھے - اور جو چیز آنکہون دیکہی ھی نہین اوس سے
ھم اپنے مال کو نہ اچھا بتا سکتے ھین نہ بتانا چاھتے ھین - بات
اتنی ھے کہ ھم نے یہ کام نہ کسی کی ریس سے کیا ھے نہ کسی
کا مونہہ چڑانے کے لئے نہ اپنی واہ واہ کرانی ھے - بلکہ یہہ دکہانا
ھے کہ اگر ھندو مسلمان اپنی اپنی ھٹ چہوڑ دین نہ ھندو
سنسکرت پراکرت اور بہاکہا کی بہرمار کرین نہ مسلمان عربی
فارسی کی بوچہاڑ' تو اردو بغیر ھلدی پہٹکری لگے سارے
دیس کی زبان بنسکتی ھے - یہ تو سب ھی جی سے چاھتے
ھین کہ سارے ملک کی زبان ایک ھو جاے مگر جو چیز ایسے
کرنے سے روکتی ھے وہ یہ ھے کہ ھندو چاھتے ھین کہ سارے
بدیسی لفظون کو دودہ مین سے مکہی کیطرح نکال پہینکین
اور اونکی جگہہ ھندی کے اٹ پٹے لفظون کو دین - یہہ نہ
سمجھہ بوجہہ کا کام دکہائی دیتا ھے نہ ملنساری کا - وہ لفظ
جو انپڑہ لوگون کی کیا کہ گاون والون تک کی زبانون پر

چڑھے ہوے ہین اگر ہندی سے نکالدئے جائین تو اوسکی سوبہا
بہی بہت کم ہو جائیگی اور دہن دولت بہی - اسکے سوا یہ
کوششین کبہی پہل لانے والی بہی نہین - جیتے جاگتون کو مارنا
اور مرے ہوؤن کو جلانا جیسی بے تکی بے سمجہی کی بات ہے
کہنے کی ضرورت نہین - اسی طرح وہ مسلمان جو اسپر تلے ہوے
ہین کہ ہندی لفظون کے ہوتے سانتے بہی فارسی عربی کے
پتہر برسائین بڑی بہاری بے سمجہی کرتے ہین - یہ لوگ اردوکو
جتنا عام بول چال سے الگ کرتے اور ہٹاتے جاتے ہین اوتنا ہی
اوسکو ملک کی زبان بننے سے روکتے ہین - ہم نے اس ترجمہ
مین کوشش کی ہے کہ فارسی عربی کے وہی لفظ کام مین لاے
جائین جو انپڑہ اور گنوار لوگ بہی برابر برتتے ہین اور بنگالی
مرہٹی گجراتی ہندی مین بہی برابر بولے اور برتے جاتے ہین
ہم دکہانا چاہتے ہین کہ عربی فارسی کے وہ سب لفظ جو عام
بول چال مین نہین آتے اگر اردو سے نکال بہی دئے جائین
تب بہی یہ زبان سہج مین سارے کام دیسکتی ہے اور جو کچہہ
کہنا ہو دل کہولکے کہہ سکتے ہین یعنی تہوڑی سی کاٹ
چہانٹ کتر بیونت سے ہم اردوکو ایک ایسی زبان بنا سکتے ہین
جو ہندوستان کے ہر کہونٹ مین آسانی سے سمجہی اور
بولی جاسکے - اردو اور ہندی دو مونہہ بولی بہنین ہین -
اوکسانے لمسانے والے دونون کو اوبہارے دے دیکر نہ لڑاتے
بہڑاتے تو نہ انمین جوتیون مین دال بٹتی نہ تو تو مین
ہوتی - اب بہی اگر پہون سے ہاتہہ اوٹہا لیا جاے تو ابہی

سب بکہیرا چکا جاتا ھے - اردو و فارسی کا اور ھندی سنسکرت
کا اورا نہ لے " کچھہ ھم سمجھے کچھہ تم سمجھے " کچھہ یہ دبے
کچھہ وہ لچے چلئے چھٹی ھوئي - مگر برا ھو لڑانے والون کا کہ
بچاریون کو گلے ملنے ھي کو نہین چھوڑتے - نجانے انکي
سمجھہ پر کیا پتھر پڑے ھین - اتنا نہین سوجھتا کہ جبتک
سارے ملک کی بولی ایک نہو نہ اسکا بول بالا ھو سکے نہ
لوگون مین سچا ایکا اور بہائی چارہ *

فدا علیخان

# ◎ بس کا روکہ ◎

## پہلی فصل

## نگندر کا دریائی سفر

نگندر دت کشتی میں بیٹھا چلا جاتا تھا - جیٹھ کا
مہینہ آندھی مینہ کے دن - اوسکی بیوی سورج مکھی نے
اپنے سر کی قسم دیکر کہہ دیا تھا کہ دیکھو ناؤ جو کسی سے ایسا
نا آندھی اوٹھتی دیکھتے ہی کنارے لگا لینا اور آندھی کے
وقت کبھی ناؤ میں نہ رہنا - نگندر اقرار کرکے ناؤ میں
بیٹھا تھا نہیں تو سورج مکھی جانے ہی نہ دیتی اور کلکتہ بن
جائے بھی نہیں بنتی تھی کیونکہ بہت سے کام تھے *

نگندر ناتھ بڑا روپیہ پیسہ والا زمیندار تھا -
گوبند پور میں رہا کرتا تھا یہ گاؤں جس ضلع میں تھا
اوسکا ہم نام نہ لینگے ہری پور کہکر ذکر کرینگے جوان
آدمی تھا تیس برس کی عمر تھی - بجرے میں بیٹھا
چلا جا رہا تھا - پہلے دو دن جیسے چین سے گزرے - سیدھا آتا

دیکھتا چلا گیا - ندی کا پانی سراتے سے بہاجاتا ہے دوڑتا ہے
ہوا میں ناچتا دھوپ میں ہنستا اور بہنور میں چیختا چلاتا
ہے - ان تھک بے تہا اور کبہیل کی امنگ میں ڈوبا ہوا ہے -
پانی کے آس پاس کنارے کنارے اور کہیت کہیت گوالے گائین
چرا رہے ہین - کوئی پیڑ کے تلے بیٹھا گیت گا رہا ہے -
کوئی تمباکو پی رہا ہے - کوئی کسی سے گہوسم گھا سا ہاتھا پائی
کررہا ہے - کوئی چبینا چاب رہا ہے کسان ہل چلا رہے
ہین گاے بیلون کو مار پیٹ رہے ہین
آدمیون سے بڑھکر اونہین گالیان سنا رہے ہین - کہیت
جتانے والون کوبہی ان کے حصہ کی دیتے جاتے ہین -
گہاٹ پر کسانون کی بیگمات پہتے پرانے چیتھڑے چاندی
کے نونگے ناک کے پھول پیتل کی پہنچیان دومہینہ کے میلے کچیلے
کپڑے سیاہی کو شرمانے والے کالے لوکت بدن اور چکتے
ہوے بال لئے کہڑی براج رہی ہین کوی حسن کی دیبی
کیچڑ تہوپے سرمل رہی ہے - کوئی بچون کو مار پیٹ کربہگا
رہی ہے - کوئی پڑوسن سے جونہ وہان ہے نہ اوسکا نام ہے
یاد پڑتا ہے تصور مین لڑ رہی ہے - کوئی پٹے پر کپڑے
پہچاپہچ مار رہی ہے کہین بستی کے بہاے مہانسون کی
بہو بیٹیان گہاٹ پر اوجالا کررہی ہین - بوڑھیان ایکچر دے
رہی ہین - آدھیڑین شیوجی کی پوجا کر رہی ہین -
جوانین گہونگٹ نکالے ڈبکیان لگارہی ہین - لڑکے لڑکیان

اودھم مچا رہے ھین - کیچڑ مل رہے ھین - پوجا کے پھول سمیت سمیت کر اکھٹے کر رہے ھین - تیر رہے ھین - اور پانی اوچھال اوچھالکے سب پر چھپا کے مار رہے ھین کبھی کبھی کسی سگھڑ کے سامنے سے جو آنکھین میچے دھیان مین مگن ھے شیوجی کی کیچڑ کی بنائی ھوئی مورت اوڑا لے جاتے ھین - برھمن جو صورت سے خاصے بھلے مانس معلوم ھوتے ھین جی ھی جی مین منتر پڑہ رہے ھین پوجا کر رہے ھین اور گلے گلے پانی مین کھڑے کنکھیونسے بار بار کسی جوبن والی کو گھور گھور لیتے ھین - آسمان مین سفید بادل دھوپ سے گرماے بوکھلاے دوڑے چلے جاتے ھین اونکے نیچے پرند کالے کالے دھبے سے دکھائی دیتے اوڑ رہے ھین چیل جو ناریل کے پیڑ پر بیٹھی ھے بادشاھی وزیر کیطرح چارون طرف نظر دوڑا رھی ھے کہ کسکی کس چیز پر جھپٹا مارون - نیچ ذات بگلا کیچڑ تلے اوپر کر رھا ھے - منچلی پنڈبی ڈبکیان مار رھی ھے - اور دوسری ذاتونکے ھلکے پھلکے پرند ادھرسے اودھر بھراتے ماررھے ھین - پینٹ کو جانیوالی ناؤ اپنے کام کو جا رھی ھے اسلئے شپاشپ کرتی چلی جاتی ھے گھاٹ سے پار اوتارنے والی پراے کام کو جارھی ھے اسلئے ھاتھی کیطرح جھومتی جھامتی جاتی ھے بوجھہ ڈھونے والی صرف کھیپ والے کے کام کو جارھی ھے اسلئے چلتی ھی نہین *

نگندر پہلے تو دو ایک دن تک سیر تماشا دیکھتا
چلا گیا - اُسکے بعد ایک دن آسمان میں بادل اوٹھے -
بادلون نے آسمان کو ڈھانک لیا - ندی کا پانی کالا پڑگیا -
درختون کی چوٹیان بھوری ہوگئین - بگلے بادل کی
گود میں اوڑنے لگے - ندی پر سناٹا چھاگیا - نگندر نے
حکم دیا " ناؤ کنارے لگائے رکھنا " - رحمت ملا اوسوقت
نماز پڑھ رہا تھا - بات کا جواب ندیسکا - رحمت نے اور
تو کبھی ملاح گری کی نتھی - اوسکے نانا کی خالہ ملاح
کی بیٹی تھی - اسی گھمنڈ پر ملاح گری کا دم بھرنے لگا تھا -
اور قسمت سے کام بھی چل نکلا تھا - رحمت چیخ پکار میں
کسی سے پیچھے نہ تھا - سلام پھیرتے ھی بابو کیطرف
مڑکے بولا " ھجور کچھ ڈر کی بات نہین آپ نچنت رھین "
رحمت ملا کے اتنے جیوٹ پنے کا سبب یہ تھا کہ کنارہ پاس
تھا - ناؤ کو کنارے لگانے کچھ دیر نہ لگی - ملاحون نے
اوترکر اوسے رسیون سے باندہ دیا *

رحمت ملا اور دیوتا سے معلوم ھوتا ھے کچھ لاگ
ڈانٹ تھی - آندھی زور سے اوٹھکر آندھو دھاندو بڑھ آئی
کچھ دیرتک درختون کے گدّون کے ساتھہ ریل پیل دھینگا
مشتی کے بعد اپنے مان جائے بھائی مینہ کو پکار کے بلا لائی
پھر تو دونون بھائی بہن نے ملکر خوب ھی اودھم مچایا - بھیا
مینہ بہینا آندھی کے کاندھون پر چڑھکر اوڑنے لگا - دونون

درختون کے سر اکھسوتلے ڈالیان توڑتے - بیلین تتربتر کرتے پہول اوڑاتے ندی کا پانی اوچہالتے اور طرح طرح کے ھتھہ کہنڈے دکہانے لگے - بہن ملا کی توپی اوڑا لیگئی بہائی نے اوسکی داڑھی مین ندی نالے بہا دئے - کہینے والے بادبان لپیٹ کے بیٹھ گئے - بابو نے سب کہڑکیان ڈالدین - نوکر چاکر ساماان کی دیکھ بہال کرنے لگے *

نگندر عجب جہنجھت مین پہنس گیا - آندھی کے ڈر سے ناؤ سے اوترتا ھے تو ملاح ڈرپوک سمجھینگے - نه اوترے تو سورج مکہی سے موذہ کالا ھوتا ھے - بعض لوگ پوچھینگے که " اس مین ھرج ھی کیا ھے "؟ یه تو ھم بھی نہین جانتے مگر نگندر کچھه ھرج سمجھتا تہا - رحمت ملا اسوقت آپسے آپ بولے " ھجوررت پرانے ھین - کون جانے کیا ھو - آندھی بہت زور پکڑ گئی ھے ناؤ سے اوتر ھی لیتے تو اچھا تھا " اسلئے نگندر کو اوترتے ھی بنی *

بے کسی بچاؤ کے ندی کنارے آندھی مینه مین کہڑا رھنا کسی کے بھی بوتے کا روگ نہین - جب شام ھوجانے پر بہی آندھی مینه نه تہما تو بچاؤ کا ڈھونڈنا ضروری جانکر نگندر گاون کیطرف موذہ کرکے چلا - گاون ندی کنارے سے تہوڑی دور تہا - کیچڑ بھرے راسته پر پیدل چلنے لگا - مینه تہم گیا - آندھی بہی کچھه یونہین سی رھگئی مگر بادل آسمان پرچہاے ہوے تہے اسلئے رات کو پہر برسنے کا ڈر تہا پھربھی وہ پیچہے نه پلٹا چلا ھی گیا *

بادل جو آسمان پر چھائے ہوے تھے تو شام ہوتے ھی
رات کالی بلا بنگئی گاون جھونپڑا لیکہ بتیاندی کچھ بھی
نہ سوجھتا تھا - صرف جگنوؤن سے ڈھکے ہوے بن کے
درخت لال جڑے مصنوعی درختون کیطرح جگمگا رہے تھے -
صرف بجلی اون کالے اور سفید بادلون نے کلیجون مین
جنکی گرج تھم چکی تھی وہ رھکر تڑپ جاتی تھی کیونکہ
عورت کی جھنجلاٹ ایکا ایکی نہین تھمتی - صرف مینڈک
نئے مینہ کی خوشی مین پھولے بیٹھے ٹرا رہے تھے - جھینگر
کی جھنکار کان لگانے سے سنی جاتی تھی کہ راون کی ارتھی
کیطرح رزن رزن کئے چلی جاتی ھے - کوئی کان دیکرنہ
سنے تو سننے مین نہ آتی تھی - جو آوازین کانون
مین آتی تھین وہ یہ تھین :— درختون کے اوپری
حصون پر جو مینہ کی بوندین باقی رہگئی تھین اون کے
پتون پرگرنے کی ٹپ ٹپ درختون کے نیچے کھڑے ہوے
پانی مین پتون سے ٹپکنے والی بوندون کی پچھ پچھ
رستہ پر ٹھہرے ہوے پانی مین کیدڑ کے چلنے کی شپا
شپ درختون پر بیٹھے ہوے پرندون کے پرون سے پانی
جھاڑنے کی پٹ پٹ کبھی کبھی ٹھہری ہوئی ہوا کا
سناٹا اور اوسکے ساتھ پتون سے بوندون کے ایک ساتھ
جھڑنے کی ٹپ ٹپ ٹپ ٹپ — ہوتے ہوتے نگندر کو دور
سے ایک اوجالا دکھائی دیا - اوسی جل تھل مین رستہ

بنا تا اور درختون کے نیچے سے چیخ اوٹھنے والے گیدڑون کی
چلّی پکار سے چمک چمک اوٹھتا اور ڈرتا جھجکتا وہ
اوسی اوجالے کی طرف مونہ کرکے چلا - خدا خدا کرکے
پاس پہنچا تو دیکھا کہ اوجالا ایک اینٹ کے بنے ہوے
پرانے مکان مین سے آرہا ہے - مکان کا دروازہ بند ہے -
نوکر کو باہر چھوڑ کے اکیلا اندر گیا تو گھر کی حالت نہایت
بھیانک دکھائی دی *

## دوسری فصل

گھر بہت معمولی تو نہ تھا مگر اب اوس مین سکھ چین کا
کہین نام نشان نتھا - کوٹھریان سب ٹوٹی پھوٹی میلی کچیلی
تھین اور انسانون کے رہنے سہنے کی کوئی نشانی نہ
پائی جاتی تھی - فقط الوؤن - چوہون اور طرح طرح کے
کیڑون مکوڑون سے بھری پڑی تھین - صرف ایک کوٹھری
مین اجالا ہو رہاتھا اوسی مین نگندر گیا - کوٹھری
مین جیتے جی کے کھڑاگ مین سے دو ایک چیزین
دکھائی دین مگر سب پر نیستی برس رہی تھی - دو ایک
ہانڈیان ایک ٹوٹا پھوٹا چولھا تین چار تانبے پیتل کے
برتن بس یہی گھر کی سجاوٹ تھی - دیوارون پر کلونچ
کونون مین جالون کی جھالرین ہین - چارون طرف کیڑون

مکڑون مکڑاون چھپکلیون اور جوھون نے ددما چوکری مچا رکھی ھے - ایک پھٹے پرانے بچھونے پر ایک بوڑھا لیٹا ھوا ھے - دیکھنے سے معلوم ھوتا ھے کہ اسکا وقت برابر ھوچکا ھے - آنکھ نڈھال ھے سانس چڑھ رھی ھے ھونٹ کانپتے ھین - بچھونے کے پاس ھے کھرکی دیوارسے جھڑ پڑنے والی اینٹون مین سے ایک اینٹ کے ٹکرے پر ایک مٹی کا دیا رکھا ھے جس مین تیل نبڑچکا ھے - بچھونے پر زندگی کے چراغ کی بھی یہی حالت ھے - بچھونے کے پاس ایک دیا اور بھی ھے یعنی مدھم چاندنی کے روپ اور کہلاتے ھوئے بے عیب رنگ کی ایک کمسن بچی - تیل نبڑ جانے والے دئیے کے دھندلے اجالے کے سبب سے ھویا سرپرکھڑی جدائی کے ڈرسے گھرمین رھنے والے درنون کے دل نڈھال اور آپے مین نہونے کے سبب سے اوسے گھرمین گھستے کسی نے نہ دیکھا - کنواڑکی آڑمین کھڑا ھوکر مرتے دم **بوڑھے** کے منھ سے نکلنے والے درد بھرے لفظ کان لگا کے سنے لگا - اس آباد اور لوگون سے کھچاکھچ بھرے ھوے جگ مین ان دونون یعنی بوڑھے اور بچی کا نہ کوئی ڈھارس دینے والا ھے نہ بات پوچھنے والا - ایک زمانہ تہا کہ یہ بھی چین سے تھے - نوکرچاکر اور سکھ چین کے درسے سب سامان موجود تھے - مگر چلبلی بے چین لچھمی (دولت کی دیبی) گی کرپا کے ساتھ ھي سانے سب

ایک ایک کرکے چل بسے - تھوڑے ھی دنون مین کنگالی کے تھپیڑے کھاتے کھاتے بچون کے مکھڑے پانی نہ ملنے والے کنول کے پھول کیطرح مرجھاے ھوے دیکھتے دیکھتے گھر کی بیوی سب سے پہلے ندی کنارے ریتی کی سیج پر جا سوئی اور اس چاند کے ساتھ ھی ساتھ سب تارے بھی چھپ گئے - سارے گھرانے کا نام لیوا ایک بیٹا جو مان کی آنکھ کا تارا اور باپ کے بڑھاپے کی ٹیک تھا وہ بھی باپ کی آنکھون کے سامنے خاک کی خوراک ھوگیا - کوئی نرھا صرف بوڑھا اور سب کا جی لبھانے والی کم عمر بچی اس ڈھنڈار مین رھنے کو بچگئی جو چارون طرف جنگل اور بن سے گھرا ھوا تھا - آپ ھی ایک دوسرے کا سہارا رھگئے - کند نند نی بیاہ کی عمر سے آگے بڑہ چکی تھی مگر وھی باپ کے بڑھاپے کی ایک لاٹھی اور اوسکا سنسار کے ساتھ اکیلا ناتا تھی اسلئے بوڑھے کا دل کسیطرح نہ مانتا تھا کہ اوسے دوسرے کو سونپ دے - " اور کچھ دن جانے دو - کند کو دوسرے کے ھاتھ مین سونپ کر کہان رھونگا اور کسے لیکر رھونگا " - بیاہ کے خیال کے ساتھ ھی ساتھ یہ باتیں بوڑھے کے جی مین آتی تھین - یہ نہ سوجھتی تھی کہ جب میرا بلاوا آجائیگا تو کند کو کہان رکھکر جاؤنگا - آخر جمدوت (موت کا قاصد) آج اچانک سرپر آ کھڑا ھوا - اب کون پوچھے کہ آپ تو سدھارے کند نندنی کل کہان رھیگی *

مرنے والے کے آخری سانس سے بھی اسی نہ مٹنے والی فکرکی بات نکل رہی تھی - ھمیشہ کے لئے بند ھونے والی آنکھون سے آنسوون کی جھڑیان لگی تھین - وہ تیرہ برس کی بچی سر سے پیر تک پتھر کی مورت، بنی باپ کے مونہ کیطرف جسپر موت کی گھٹا چھا رھی تھی تکٹکی باندھے دیکھ رھی تھی - نہ تن من کی سدہ تھی نہ اسکی فکر کہ کل کہان جاؤنگی دنیا سے جانیوالے کا مونہ تک رھی تھی - ھوتے ھوتے بوڑھے کی زبان گنگڑائی - سانس سینہ مین اٹکی - آنکھ سے نیل ڈھلا - اوردکھ درد مین پھنسی ھوئی، جان سب جھگڑون بکھیڑون سے چھوٹ گئی *

اوسی اوجاڑ سنسان کوٹھری اور ٹمٹماتے ھوے دئے کے دھندلے اوجالے مین کندن، نی باپ کا مردہ گود مین لئے رات کے اندھیرے گھپ مین اکیلی بیٹھی رھگئی - رات اب اندھیرے کے موٹے گھٹا ٹوپ مین مونہ چھپا چکی ھے - باھر اکا دکا بوند پڑ رھی ھے - درختون کے پتون پر ٹپ ٹپ سنائی دیتی ھے - ھوا رہ رھکر بھائین بھائین کرتی ھے - ٹوٹے پھوٹے گھر کے کنواڑ بھی سب کھڑکھڑا رھے ھین - کوٹھری مین دئے کا دم توڑنے والا بے چین بے سکت اوجالا منٹ منٹ مین مردے کے مونہ پر پڑتا ھے اور پھر اندھیراگھپ ھوجاتا ھے - دئے کو دیر سے تیل نہ ملا تھا اسلئے اب دو چار بار لوبھڑکا کے اکبارگی بجھ گیا - نگندر دبے پاون دروازہ سے آگے بڑھا *

## تیسری فصل

آدھی رات کا وقت ہے - اوجاڑ کھنڈر میں کند نندنی ہے اور باپ کا مردہ - کند نے پکارا " بابا " - کچھ جواب نہ ملا - سمجھی بابا سوگئے - پھر خیال آیا " شاید دم......" آگے کا لفظ مونہ سے نہ نکلا - اب نہ پکار ھی سکتی تھی نہ سمجھ ھی کام کرتی تھی - باپ جیتے جی جہاں لیٹا تھا اور جہاں اب اوسکا مردہ پڑاتھا وھین اندھیرے مین پنکھا ھاتھ مین لئے جھلنے لگی - آخر یہی سوچتے سوچتے کہ مرگئے تو میری کیا گت ھوگی سونے کی ٹھہرادی - دنرات کے جاگنے اور آج کی اوستھا سے بچی کو اونگ آنے لگی - رات دن جاگکر باپ کی خدمت کرتی رھی تھی - نیند سے چور ھوکر کھجور کا پنکھا ھاتھ مین لئے اوسی کھری اور ٹھنڈی بے فرش زمین پر اپنے نیلوفر کی شاخ کو شرمانے والی باھون پر ماتھا رکھکر سوگئی *

سوتے سوتے اوسے ایک خواب دکھائی دیا - دیکھتی ہے کہ نہایت اوجلی چاندنی رات ہے - آسمان نکھرا ھوا نیلا ہے اس روشن نیلے آسمان پر ایک چاند کا گھیرا پیدا ھوتا ہے - اتنا بڑا چاند اوس نے کبھی ندیکھا تھا - اوسکی روشنی نہایت جگمگاتی ہے پھر بھی آنکھونکو ٹھنڈک پہنچاتی ہے مگر اس دل کھینچنے والے بڑے چاند کے

گھیرے میں چاند نہیں ہے اوسکی جگہ ایک نورانی دیبی
کی مورت نظر آئی - چاند کا گھیرا اوس نورانی مورت کو
لئے اونچے آسمان کو چھوڑ کر معلوم ہوتا تھا کہ آہستہ آہستہ
نیچے اوترتا چلا آتا ہے - تھوڑی دیر میں ہزاروں تھنڈی
کرنیں پھیلاتا ہوا اوسکے سرپر آگیا - تب کند نے دیکھا کہ اوسکے
اندر براجنے والی تاج اور دوسرے گہنوں سے سجی ہوئی
نورکی مورت عورت کی صورت رکھتی ہے - اوسکے مونہ پر
رحمدلی اور مہربانی برس رہی ہے - پیار بھری مسکراہٹ
ہونٹوں سے پھوٹ رہی ہے - کچھہ ڈر اور کچھہ خوشی کے ساتھ
کند نے پہچانا کہ یہ رحم پیاروالی اوسکی ماں کے سے
ہاتھ پاؤں آنکھ ناک وغیرہ رکھتی ہے جسے مرے ہوے
مدتیں ہوچکی تھیں - نورکی مورت نے پیار برستے چہرہ سے
اوسکو زمین سے اوٹھاکر گود میں لے لیا - مدتوں سے ماں کے
سایہ سے چھوٹی ہوئی کند نند نی نے "اماں" کہا اور اس
لفظ کے زبان پر لاتے ہی ایسا معلوم ہوا کہ سب دل کی
مرادیں پاگئی - چاند کے نورانی گھیرے میں براجنے
والی نے اوسکا مونہہ چومکر کہا "بیٹی تو نے بہت
دکہ اوٹھاے اور میں جانتی ہوں کہ ابھی اور بہت سے
دکہہ جھیلنے پڑینگے - یہ تیرا بچپن اور یہہ پھول سا نازک
بدن اس سے یہ دکہہ سہے جائینگے ؟ - اسلئے اب یہاں نرہ
دنیا کو چھوڑکے میرے ساتھہ چل" - کند بولی "کہاں چلوں "

ماں نے ستاروں کیطرف اونگلی سے اشارہ کرکے کہا " اوس دیس مین " کند اوس مسافر کیطرح جو نا وقت پہنچکر دور سے کہڑا سمندر کو دیکہ رہا ہو ستارون کے بےجانے پہچانے عالم کو دیکہکر بولی " مجہسے اتنی دور نہ جایا جائیگا مجہ مین اتنی سکت نہین " یہ سنکر ماں کے ہنستے ہوے مگر بہاری چہرہ پرنا خوشی سے بل پڑ گئے اور نرم مگر بہاری آواز سے بولی " اچہا بیٹی جو تیرا جی چاہے وہی کر مگر میرے ساتہ چلتی تو اچہا تہا - ایکدن ایسا آئیگا کہ اسی ستارون کے عالم کو دیکہکر تو وہان جانے کے لئے بے چین ہو گی - مین پہر ایکبار تہجے نظر آونگی - جب تو دلی رنجون کے صدمون سے ملیامیٹ ہو کر مجہے یاد کریگی اور میرے پاس آنے کے لئے روئیگی تو پہر ایکبار دکہائی دونگی اوس وقت میرے ساتہہ چلی انا - اب میری اونگلی کی سیدہ پر آسمان کیطرف غور سے دیکہ - دو انسانون کی صورتیں دکہاتی ہون - یہی اس جگ مین تیرے برے بہلے دکہ سکہ کی جڑ ہونگے - جہانتک ہوسکے ان دونون سے زہریلے سانپ کیطرح بچنا - وہ جس راستہ پر جائین اوس سے کترا کے اور بچکے نکلنا "

یہ کہکے نور کی مورت نے اونگلی سے آسمان کیطرف اشارہ کیا - کند نے اونگلی کے سیدہ پر دیکہا تو

آسمان کے نیلے صفحہ پر ایک دیوتاؤن کو شرما دے والے
انسان کی تصویر نظر آئی - اوسکا اونچا چوڑا چکلا
بھاری بھرکم ماتھا ' سیدھی پیار بھری نظر ' ھرن کیسی
لانبی بانکی گردن ' اور دوسرے بھلمنسی کے
لچھن دیکھکر کسی کو یقین نہ اتا کہ اس سے بھی کوئی
کھٹکا ھو سکتا ھی - اسکے بعد یہ تصویر آھستہ آھستہ
پانی کے بلبلہ کیطرح آسمان کے صفحہ سے مٹ گئی -
مان نے کہا " اسکے دیوتاون کے سے پیارے روپ پر نہ
بھولنا - بھلامانس ھونے پر بھی یہ تیرے لئے جان کا
جنجال ھی ھے - اسلئے زھریلا سانپ جانکر اس سے
بھاگنا " - اسکے بعد نورکی عورت نے پھر " وہ دیکھ "
کھکے آسمان کیطرف اونگلی اوٹھائی اور کند کو آسمان کے
نیلے صفحہ پر ایک اور تصویر دکھائی - مگر اب کی
بار مرد کی تصویر نہین - اوسکی جگہ ایک کھلتے ھوے
سانولے رنگ کی نیلو فری آنکھ والی جوان عورت
نظر ائی - اسے دیکھکر بھی وہ ذری جھجکی نہین - مان
نے کہا " یہ سانولے رنگ والی عورت کے بھیس مین
ڈاین ھے - اسے دیکھتے ھی سر پر پاون رکھکر بھاگنا "

یہ باتین ھوھی رھی تھین کہ ایکا ایکی آسمان مین اندھیرا
ھو گیا - چاند کا گھیرا آنکھون سے چھپ گیا اور اوسکے اندرکی
نورانی عورت بھی چھپ گئی - اتنے مین کند کی آنکھ کھل گئی

## چوتھی فصل

# یہ وہی ہے

نگندر نے گاؤن مین چکر لگایا - سنا کہ گاؤن کا نام جھجھم پور ہے - اوسکے کہنے اور مونہ دیکھے کی شرم سے گاؤن والون مین سے کوئی کوئی آکر مرنیوالے کے کریاکرم کا بندوبست کرنے لگا - پاس پڑوس والیون مین سے ایک عورت کند کے پاس رہی - کند نے جو دیکھا کہ باپ کی لاش کو پھونکنے کے لئے لیگئے تو ایسی پھوٹ کے روئی کہ روکے نرکتی تھی

سویرے سویرے پڑوسن تو اپنے گھر کے کام کاج کو چلی گئی - اپنی بیٹی چمپا کو کند کے دلاسے کے لئے بھیجدیا - چمپا کند کی ھمجولن اور اوسیکی عمر کی تھی آتے ھی طرح طرح کی باتین نکالکے اوسکا جی بھلانے لگی - مگر دیکھا کہ وہ کسی بات پر کان دھرتی ھی نہین برابر روے چلی جاتی ھے اور رہ رھکر اسطرح آسمان کیطرف دیکھتی ھے جیسے کسی کے انتظارمین ھو - چمپا نے حیران ھوکر پوچھا " آسمان کیطرف تاک لگاکر سوسو بار کیا دیکھتی ھو " کند بولی " کل امان آسمان پر سے آئی تہین

مجھسے پکارکے کہتی تھین میرے ساتھ چل - میری سمجھ پرنہ جانے کیا پتھرپڑگئے تھے کہ ماں کے ساتھ نہ گئی اب کی بار آئین توضرور چلی جاؤن - اسیلئے باربار آنکھ اوٹھا اوٹھا کے آسمان کیطرف دیکھتی ھون "-

چمپا بولی " اونھ ! کوئی مرکے بھی پھرایا کرتا ھے " اسپر کند نے خواب مین جوکچھ دیکھا تھا سب اوس سے کہا سنکر چمپا نے اچنبھے سے پوچھا " آسمان پرجس مرد اور عورت کو دیکھا تھا اونھین پہچانتی ھو ؟ "

کند، نہین مینے اس سے پہلے اونھین کبھی دیکھا ھی نہین - اوس مرد کیطرح خوبصورت توشاید ھی کوئی اور دنیا کے پردہ پہ ھو - ایسا روپ مینے توکبھی نہین دکھا -

ادھر نگندر نے سویرے مونھ اندھیرے گاؤن والون کو بلا کرپوچھا " مرنیوالے کی لڑکي کاکیا ھوگا ؟ کہان رھیگي اوسکا کوئی اپنا پرایا ھی ؟ - سب نے ایک مونھ جواب دیا " اوسکا کہین ٹھکانا نہین - اپنا پرایا کوئی نہین " نگندر نے کہا " توتم مین سے کوئی اوسکو رکھ لے اور بیاہ دے جو خرچہ پڑیگا مین دونگا - اورجتنے دن تم لوگون کے یہان رھیگی اوسکے کھانے کپڑے کے لئے مہینہ بھی کچھ دونگا " اوس نے نقد روپیہ آگے ڈالدیا ھوتا توبہت سے اوسکے کہے پرراضی ھوجاتے اوراوسکے جاتے پیچھے

کندد کو یا تو نکال باہر کرتے یا اوندی بنا لیتے - مگر اوس نے یہ بیوقوفی تو کی نہین اسلئے کسی نے بھی اوسکی بات نہ مانی اور بھروسہ نکیا *

اخر نگندر کو لاچار دیکھکر ایک آدمی بولا "شام بازار مین اوسکی ایک خالہ کا گہر ہے - خالو کا نام بنود گہوش ہے - آپ کالکتہ تو جاتے ہی ہین اسے بھی ساتھ لیتے جائین اور وہان چھوڑ دین تو ایک کایتہ کی لڑکی بھی ٹھکانے لگجا ے اور آپ ایک اپنی ذات والی کا بھلا بھی کردین *

مجبور نگندر کو اسی پر گلا دھرنا پڑا اور یہی بات کہنے کو اوس نے کند کو بلوایا - چمپا اوسے ساتھ لئے آئی - آتے آتے نگندر کو دور سے دیکھتے ہی کند ایکایکی کھمبا بنکے کھڑی ہوگئی - پاون آگے نہ بڑہ سکے - پاگلون کیطرح اچنبھے سے آنکھین پھاڑے نگندر کو تکتی رہگئی *

چمپا نے پوچھا " یہ کیا! ٹھٹککر کیون رہگئین ؟"

کند نے اونگلی سے بتا کر کہا " یہ وہی ہے "

چمپا نے پوچھا "وہی کون" - کند بولی "جسے رات اماں نے آسمان پر دکھایا تہا"

یہ سنکر چمپا بھی گھبرائی اور جھجھکر کھڑی ہوگئی - نگندر نے جو دیکھا کہ لڑکیان ٹھٹککر رہگئین آگے نہین بڑھتین تو آپ اون کے پاس گیا اور ساری بات کند کو ہندی کی

چندی کرکے سمجہائی - وہ کوئی جواب ندیسکی صرف آنکہین پہاڑ پہاڑکے اوت گہورتی رہے *

پانچوین فصل

## طرح طرح کی باتین

مجبور نگندر کند کو اپنے ساتہ کلکتہ لیکرایا پہلے تو اوسکے خالو بنود گہوش کو بہت ڈھونڈا مگر شام بازار مین بنودگہوش نام کا کوئی آدمی نہ پایاگیا - ہان ایک بنود داس ملاتو اوس نے سرے سے رشتہ ھی سے انکارکیا اسلئے کند نگندر کے گلے کا ھار بنگئی *

نگندر کی ایک مان جائی بہن تہی جو اوس سے چہوتی تہی اورکملامنی نام رکہتی تہی - کلکتہ مین اوسکی سسرال تہی اورخاوند کا نام سریش چندرتہا - سریش بابو پلنڈرز فیرلی کے کارخانہ مین متصدی تہا - کارخانہ بہاری اور سریش خوب پیسہ والا تہا - نگندر سے اوراوس سے بڑا یارانہ تہا - اسلئے وہ کند کو وھین لیکرگیا - کمل کو پکارکے اوسکا حال بیان کیا اورجان پہچان کرائی *

کمل کی عمراتہارہ برس کی ھی - ڈیل ڈول نگندر ھی کا ساھی - دونون بہائی بہن اول نمبرکے خوبصورت ھین مگرخوبصورتی کے ساتہ ھی ساتہ کمل کے لہکنے پڑھنے کی بہی دھوم ھے نگندرکے باپ نے مس ٹیمپل نامی ایک

اوستانی رکهکر اوسے اور سورج مکهی دونون کو بڑی کوشش سے لکهنا پڑ هنا سکهوایا تها - کمل کی ساس جیتی هین مگر سریش کے باپ دادا والے گهر مین رهتی هین کلکته مین کمل هے گهر کی بیوی هے *

کند کا حال بیان کرکے نگندر نے کہا " اگر اب تم نے بهی جگه ندی تو اس کا کهین تهکانا نهین - گهر جاونگا تو اپنے ساته گوبند پور لیتا جاؤنگا "

کمل پرلے سرے کی چلبلی اور دل لگی کرنیوالی تهی - نگندر نے پیٹه پهیری تهی که وه کند کو گود مین اوتها لیگئی - ایک ٹب مین تهوڑا سا گنگنا پانی پڑا تها جهٹ اوس مین لیجا کے پهینک دیا - کند کی مارے ڈر کے جان نکل گئی - کمل هنستی جاتی هے اور ٹهنڈی خوشبو والا صابون هاته مین لئے اوسکا بدن دهوتی جاتی هے - اوسے آپ اسطرح کام مین لگا دیکهکر ایک نوکر گهبرا گهبرا کے " مین نهلاے دیتی هون - مین نهلاے دیتی هون " کهتی هوئی دوڑی آئی - کمل نے اوسی گنگنے پانی کا چهینٹا نوکر پر پهینک مارا - نوکر دم دبا کے بهاگی *

کمل اپنے هاته سے نہلا دهلا کے پاک صاف کر چکی تو کند اوس مین نہاے هوے کنول کے پهول کیسی بهار دکهانے لگی - اسپر کمل نے صاف ستهرے کپڑے

پہنا کر اور خوشبودار تیل لگا کر بال بنا دئے اور کچھ گہنے پہنا کر کہا "جا دادا کو سلام کر آ - مگر دیکھنا کہیں گھر والے بابو کو سلام نکر بیٹھنا - وہ انکہ پڑتے ہی بیاہ کی ٹھہرا دیگا"

نگندر نے اوسکی ساری کتھا سورج مکھی کو لکہی هردیو گہوشال نامی اوسکا ایک دلی دوست تھا جو کسی دور کے دیس میں رھتا تھا - اوسے بھی چٹھی لکہتے وقت کند نندنی کا حال اسطرح لکھا:— "بھلا بتاو تو عورت ذات پر کس عمر مین جوبن ھوتا ھے - تم کہو گے چالیس سے اودھر کیونکہ تمہاری برھمنی کی عمر مین اب دو ایک برس اور بھی بڑہ چکے ھین - کند نندنی نام کی جس لڑکی کا مینے اوپر ذکر کیا اوسکی عمر تیرہ برس کی ھے - اوسے دیکھکر معلوم ھوتا ھے کہ جوبن کے یہی دن ھین - جوانی کی پہلی لہراوٹھنے سے ذرا پہلے جو بھولا پن ھوتا ھے وہ بعد مین نہین رھتا - کند کا بھولا پن دیکھکر حیرت ھوتی ھے - وہ اچھا برا کچھ سمجھتی ھی نہین آج تک سڑک پر بچون کے ساتھ کہیلنے جاتی ھے اور کوئی ڈانٹ دے تو وھین سہمکے رھجاتی ھے - کمل منی اوسے لکھنا پڑھنا سکھاتی ھے - وہ کہتی ھے کہ لکہنے پڑھنے مین اوسکی سمجھ بہت اچھی ھے - مگر اور کوئی بات سمجھتی ھی نہین - مین کچھ کہون تو دونون بڑی بڑی نیلی

انکھین جو کنول رکانک کے چاند کیطرح ھمیشہ صاف ستہرے
پانی مین تیرتی رھتی ھین میرے چھرے پہ جما کے رکتی
رھتی ھے مونہ سے کچھ نہین بولتی - مین وہ آنکھین دیکہتے
ھی دیکہتے آپے سے نکل جاتا ھون کچھ سمجھنا بوجھنا نہین
سکتا - تم میرے اوسان کی اس پائداری کا حال سنکے
ضرور ھنسوگے - اور نہ کیون ھنسو کہ گتھیا کے ررگ سے کئی
ایک بال سفید کرکے دونون پررموزین پھنیکنے کا پتہ
حاصل کرچکے ھو - لیکن اگر تمہین اون آنکہون کے سامنے
کہڑا کرسکتا تو تمہارے اوسان تہکانے رھنے کی بہی قلعی کہلجاتی
ابتک میری سمجھ مین نہ آیا کہ وہ انکہین کیسی ھین
کبھی دوبار اونہین ایک سا ندیکھا - معلوم ھوتا ھے وہ اس
دنیا کی نہین - اس دنیا کی چیزون کو وہ نظربھر کے دیکھتین
بھی نہین - ایسا معلوم ھوتا ھے کہ آسمان مین کچھ دیکھ پایا
ھی اوسی کی دھن مین لگی رھتی ھین - یہ نہین کہ وہ
دنیا سے بڑھکر بے عیب حسین ھے - نہین بہت لوگ ایسے
نکلینگے کہ اون سے ملایا جاے تو اوسکا چہرہ آنکھ ناک وغیرہ
سراھنے کے لایق نہون - پھربھی مین سمجھتا ھون کہ
ایسی حسین میرے دیکھنے مین تو نہین آئی - وہ اس
دنیا کی چیزون کے سوا کوئی اور چیزھے - اوسکا بدن خون
اورگوشت سے بنا نہین معلوم ھوتا بلکہ چاند کے بنانے والے نے
نجانے کن پھولون کی خوشبو کو جسمانی صورت دیکراوسے

گڑھا ھے اوس سے تشبیہ دینے کے لئے ایکا ایکی کوئی چیز سمجھہ مین نہین آتی - وہ بے مثل چیز ھے - کسی جہیل کے نتہرے اور تھرے ھوے پانی کی حالت کو جبکہ کنوار کاتک کے چاند کی کرنین اوسپر پڑرھی ھون غور سے دیکھو تو شاید اوسکی سر سے پیرتک تہیری ھوئی تھندی طبیعت کو کچھہ سمجھہ سکو - اور توکوئی چیز تشبیہ کے لئے نہین ملتی *

نگندر نے سورج مکھی کو جو خط لکھا تہا کچھہ دن بعد اوسکا جواب یہ آیا " کچھہ سمجھہ مین نہین آتا کہ لونڈی سے آپ کے قدمون کی کیا ایسی بے ادبی ھوئي ھے - جب اتنے دن کلکتہ مین تہیرنا ھوگا تو پہر مین آکرکیون جوتیان سیدھی نکرون - اس کو میری دلی آرزو اور تمنا سمجھئے حکم پاتے ھی سر کے بل دوڑی چلی آؤنگی *

ایک چھوکری کہین سے کیا ھاتہ لگ گئی کہ مجھے بھول ھی گئے - سچ ھے بہت سی چیزون کی چاھت جب ھی تک ھوتی ھے کہ کچی ھون - ناریل کچا ھی تھندا ھوتا ھی - نکمی عورت ذات بھی معلوم ھوتا ھی کچی ھی میٹھی ھوتی ھے - نہین تو چھوکری کے ھتے چڑ ھتے ھی مجھے کیون بھلا دیتے *

اچھا اب تھٹاتو جانے دو - یہ بتاؤ کہ لڑکی کو کیا تم نے ھاتہ اوتھا کے کسی کو دے ھی ڈالا ؟ اگر ایسا نہو تو

مین گڑ گڑا کے مانگتی هون - اوس سے مجھے ایک کام هے
جو چیز بھی تمهارے هاته آے اوسپر میرا حق هے مگر آجکل تو
دیکھتی هون تمهاری بهن هی هر چیز کی مالک بن بیٹھی
هین - اور جو پوچھو که لڑکی سے مجھے کیا کام هے تو مین
تاراچرن کے ساته اوسکا بیاه کرونگی - یه تو آپ جانتے هی
هین که مین کب سے اوسکے لئے ایک اچھی لڑکی ڈھونڈتی
هون - اب بداتا (خدا) نے اچھی لڑکی ملادی هی
تو میری آس نه توڑنا - کمل اگر چھوڑ دے تو آتے وقت
ساته هی لیکرانا - یهی درخواست کمل کو بھی لکه چکی
هون - گهنے بنوا نے اور بیاه کے دوسرے سب سامان کرنے
مین لپٹی هوئی هون - کلکته مین بهت نه ٹھیرنا کیونکه
چهه مهینے وهان رهلے تو آدمی جانگلو هوجاتا هے - اور
جو آپ هی کمل کے ساته بیاه کرنے کو جی چاهتا هوتو ویسا
لکھو که بری سجا رکھون "

یه تو هم بعد مین بتائینگے که تارا چرن کون هے
وه جو کوئی بھی هو سورج مکھی کی تجویز پرنگندر اور
کمل منی دونون راضی هوگئے - اسلئے ٹھرگئی که گھرکو
جاتے وقت نگندر کمل کو ساته لیتا جاے - سب هنسی
خوشی راضی هوگئے تو کمل نے بھی کچهه گہنے اوسے بنوا
دئے - مگر انسان بھی کیسا جنم کا اندھا هے - کئی برس
کے بعد ایک دن ایسا آیا که کمل منی اور نگندر دونون

هاتھ ملتے سر پیٹتے تھے کہ کیا بری گھڑی تھی جب کند
ہاتھ آئی - کیا بری گھڑی تھی کہ سورج مکھی کے لینے پر
راضی ہوے *

اسوقت کمل منی سورج مکھی اور نگندر تینون نے
ملکے بس کا بیج بویا ہے - آگے چلکر تینون ہی تو بہ تلا
کرینگے - غرض بچہرا سچا کند کو ساتھ لئے نگندر گوبندپور
کو چل کھڑا ہوا *

کند اپنا خواب قریباً بہول گئی تھی - نگندر کے
ساتھ چلتے وقت پہرا یکا ایکی یاد آگیا - مگر اوس کے
چہرہ کی چمک دمک کو دیکھکر - بس سے رحمدلی برستی
تھی اور لوگون کے ساتھ برتاؤ پر نظرکرکے کسی طرح اعتبار
نہ آتا تھا کہ اس سے مجھے نقصان پہنچیگا - سچ تو یون ہے
بعض لوگ پروانہ بنکر آنکھون دیکھتے جلتی آگ مین کود
پڑتے ہین *

چھٹی فصل

## تارا چرن

کالیداس شاعر کی ایک مالن تھی جو روز پہول
لا کر دیا کرتی تھی - کالیداس ایک غریب برہمن تھا
اسلئے پہولون کی قیمت نہ دیسکتا تھا - اوسکی جگہ اپنے
بنائے ہوے اشلوک (شعر) مالن کو پڑھ کے سنا دیا کرتا

تھا - ایک دن مالن کے تالاب مین ایک بے مثل کنول کا پھول کھلا - اوس نے کالیداس کو لاکر نذر دیا - شاعر انعام مین اپنی میگھدوت (کالیداس کی ایک نظم) پڑھکر سنانے لگا - میگھدوت شاعری کے رس کا سمندر ھے مگر سب جانتے ھین کہ پہلے کئی ایک اشلوک ذرا پھیکے سے ھین - مالن کو اچھے نہ لگے ناک بھون چڑھا کے اوتھ کھڑی ھوئی - شاعرنے پوچھا " کیون بی مالن چلدین " مالن بولی " تمھارے شعرون مین خاک مزا نھین

شاعر—مالن تم کبھی سرگ (جنت) مین نہ جاسکوگی

مالن—یہ کیون ؟

شاعر—سرگ کی ایک سیڑھی ھے - لاکھون پایے چڑھکر سرگ مین جانا ھوتا ھی - میری میگھدوت کی بھی جو شاعری کی سرگ ھی ایک سیڑھی ھے - وہ سیڑھی یھی پھیکے شعر ھین - اس معمولی سیڑھی پر نہ چڑہ سکین تو لاکھون پایے والی سیڑھی پر کیسے چڑھوگی *

مالن کو ڈر لگا کہ کہین ایسا نہو برھمن کی بددعا سے سرگ ھی ھاتہ سے جاتا رھے اسلئے اوس نے ساری میگھدوت شروع سے آخرتک کان لگاکر سنی - سنکر ایسی لٹو ھوئی کہ دوسرے دن مدن موھن نام کا رنگا رنگ ھار گوندھکر شاعر کے گلے مین لاکر پھنا گئی *

ہمارا یہ معمولی قصہ نہ سرگ ہی ہے نہ لاکہون
پایون کی سیڑھی ہی رکہتا ہے - رس بہی تہوڑا ہی
سیڑھی بہی چہوٹی سی ہے - وہ سیڑھی کیا ہے یہی کئی
ایک بے مزا فصلین - پڑھنے والون مین جو صاحب مالن کی
مانند ہون اونہین جتاے رکہتے ہین کہ اگر اس سیڑھی
کو پار نہ کیا تو مزا نہ اوتہا سکینگے *

سورج مکہی کا میکا رام نگر مین تہا - اوسکا باپ ایک
بہلا مانس کایتہ تہا - کلکتہ کے ایک سوداگر کے کارخانہ مین
تحویلدار تہا - سورج مکہی اوسکی اکلوتی بیٹی تہی - ایک
کایتہ کی رانڈ لڑکی اوسکے گہر مین نوکر کیطرح رہا کرتی تہی
سورج مکہی کو بچپن سے اوسی نے پالا پوسا تہا - تاراچرن
اوسکا دودہ پیتا بیٹا تہا - وہ سورج مکہی کا ہمجولی تہا
اور بچپن سے ساتہ کہیلتے کہیلتے وہ اوسے بہائی کیطرح
چاہنے لگی تہی - شری متی خاصی قبول صورت تہی
اسلئے بہت دن نہرے تہے کہ گاون کے ایک پیسہ والے
بد چلن کی نظر چڑھکر سورج مکہی کے باپ کے یہان سے نکل
بہاگی - یہ تو کوئی بہی نہ جان سکا کہ کہان گئی مگر پہر پلٹ
کر نہ آئی *

شری متی تاراچرن کو چہوڑکے چلی گئی تہی اسلئے
وہ سورج مکہی کے باپ ہی کے یہان رہا - سورج مکہی کا
باپ نہایت رحمدل آدمی تہا - اوس نے اس بے مان

باپ کے بچےکو اپنی اولاد کیطرح پالا اور نوکرون کیطرح نیچے
کامون مین نه جوتکر لکھنے پڑھنے مین لگایا - تاراچرن ایک
مشـن اسکول مین بے فیس انگریزی پڑھنے لگا *

کچھ دن بعد سورج مکھی کا بیاہ هوگیا - بیاہ کے
دو ایک برس بعد اوسکے باپ کا انتقال هوگیا - تاراچرن
اسوقت انگریزی کی شدبد حاصل کرچکا تھا مگر کسی کام کاج
کی گون نه تھا - سورج مکھی کے باپ کے مرجانے پرجب اور
کوئی سہارا نرھا تو وہ سورج مکھی کے پاس چلا آیا - سورج
مکھی نے نگندرکو اوبھارکے گاون مین ایک اسکول کھلوایا
تاراچرن اوس مین ماسـٹر مقرر هوا آجکل سرکار سے مدد
پانیوالے اسکولون کی بدولت تیرھی مانگ نکالنے والے
تپه ب'زکورے بھلے مانس " ماسـٹر بابو " گاؤن گاؤن مارے
مارے پھرتے هین مگراون دنون " ماسـٹر بابو " هربےدربے
نظر نه آتا تھا - اسلئے تاراچرن گاؤن مین ایک دیوتا سمجھا
جانے لگا - خاصکر اسلئے که وہ " سـٹیزن آف دی ورلڈ "
اور " اسـپکـٹیٹر " پڑہ چکا تھا اور اسکا بھی بازارھات
مین چرچا پھیل چکا تھا که اقلیدس کے تین مقالے جانتا هے
انھی سب گنون کی بدولت دیبی پور کے زمیندار دیبندر
بابو کے برهمو سماج مین لے لیا گیا اور بابو کے مصاحبون مین
گنا جانے لگا - هراتھوارے رانڈون کے بیاہ عورتون کے لکھانے
پڑھانے اوربتون کی پوجا چھوڑنے پر مضمون لکھکر سماج

میین پڑھا کر تا تھا اور " ھے پرم کا رونیک پرمیشور "
( ای ارحم الراحمین ) سے شروع کرکے بڑے لمبے چوڑے
دھوان دھار لیکچر دیا کرتا تھا - جن مین سے کوئی تو اوسی
مضمون کی کسی کتاب سے لکھہ لیا کرتا تھا کوئی اسکول
کے پنڈت سے لکھا لیا کرتا تھا - مونہ سے برابر بکا کرتا تھا
" اینٹ پتھر کی پوجا چھوڑو - رانڈ بھوبٹییون چچیون پھوپیون
کے بیاہ کرو - عورتون کو لکھنا پڑھنا سکھاؤ - او نھین پنجرے
مین کیون بند رکر رکھا ھے ؟ باھر نکالو " - عورتون کے بارہ مین
اتنی آزاد خیالی کی خاص وجہ یہ تھی کہ اپنا گھر بیوی سے
خالی تھا - جورو نہ جاتا اللہ میان سے ناتا تھا - سورج
مکھی بیاہ کے لئے بہت سے جتن کر چکی تھی مگر اوسکی مان
کے بھاگجانے کا چرچا جو سارے گوبندپور مین پھیل
چکا تھا تو کوئی بھلا مانس کا پتہ اپنی بیٹی دینا نہ چاھتا
تھا - نیچ ذات کا پتھون کی کالی کلوٹی بھونڈی بھدی
لڑکیان ملتی تھین - مگر سورج مکھی تو اوسے بھائی کی
جگہہ سمجھتی تھی - نیچ ذات لوگون کی لڑکیون کو بھاوج
کیونکر کہتی - یہ سوچکر راضی نہوتی تھی - کسی بھلے
مانس کا پتہ کی خوبصورت لڑکی کی تلاش مین تھی
کہ اتنے مین نگندر کے خط سے کند نندنی کے روپ
اور گنون کا حال معلوم ھوا تو جی مین ٹھان لی کہ
اوسیکے ساتھ تاراچرن کا بیاہ کرونگی *

## ساتوین فصل

# نیلو فری آنکھ والی تم کون ھو

کند نگندر کے ساتھ گوبندپور آئی - اوسکا مکان دیکھکر ھکا بکا رھگئی - اتنا بڑا گھر اوس نے کبھی کاھے کو دیکھا تھا - تین عمارتین باھر تھین تین اندر - ایک ایک عمارت ایک ایک قلعہ تھی - پہلی جو صدر عمارت تھی اوس مین لوھے کے پھاٹک سے جانا ھوتا تھا - اوسکے چارون طرف لوھے کا رنگ برنگ جنگلہ تھا - پھاٹک سے نکلکر ایک ایسی سرخ چوڑی اور پاکیزہ سڑک تھی کہ جسپر ڈھونڈے سے بھی کھین تنکے کا نام نشان نہ ملتا تھا - سڑک کے دونون طرف گایون کادل لوٹ پوٹ کردینیوالے تروتازہ نرم گھاس سے ڈھکے ھوے دوسبزہ زا رھتے - اون کے اندر جگہ جگہ چکر مین لگاے ھوے پھولدار درخت اپنے رنگا رنگ پھول پتون کی بھاردکھا رھے تھے - سامنے بڑا اونچا دیوا نخا نہ تھا اسکی کرسی پر ایک چوڑے زینہ سے چڑھنا ھوتا تھا برآمدے مین بڑے بڑے موتے موتے نالید ارکھمبے اور مرمر کا فرش تھا - منڈیر پر بیچ مین مٹی کے بڑے بڑے شیرون کا جوڑا تھا جنکی ایا لین لٹک رھی اور بے چین زبا نین باھر نکلی پڑی تھین - یھی نگندر کی بیٹھک تھی

گھاس اور پھولوں سے مالا مال سبزہ زاروں کے دائیں
بائیں دونوں طرف یکمنزلہ کوٹھریوں کی دو قطاریں تھیں
ایک قطار میں محافظ خانہ اور محاسب خانہ تھا اور
دوسری میں توشی خانہ اور نوکروں کے رہنے کی کوٹھریاں
پھاٹک کے دونوں طرف دربانوں کے لئے کوٹھڑیاں بنی تھیں
اس پہلی عمارت کا نام کچھری تھا - اسکے پاس ہی پوجا کا
مکان تھا - اس میں رواج کے مطابق ایک طرف بڑا سا دالان'
اوسکے تین طرف دومنزلہ مکان اور بیچ میں چوکور
آنگن تھا - یہاں کوئی رہتا نہ تھا - درگا پوجا کے دنوں
میں بڑا بھیڑ بھڑکا بڑی دھوم دھام ہوا کرتی تھی مگر آج کل
آنگن کے فرش کی اینٹوں کے بیچ بیچ میں سے گھاس پھوٹ
نکلی تھی - دوھرا دالان کبوتروں سے پٹا پڑا تھا - سامان کی
کوٹھریاں سب انگڑ کھنگڑ سے ٹھسی تالا لگی پڑی تھیں
اسکے پاس خوبصورت ٹھکر باڑی تھی جس میں
خوبصورت پتھر کے فرش کا ناچ گھر تھا - تین طرف
دیوتا کا باورچی خانہ پوجا ریوں کے رہنے کی کوھٹریاں اور
دھرم سالہ تھا - یہاں آدمیوں کی کمی نہ تھی - گلے میں مالا
ماتھےپر صندل کی تلک لگانے والے پوجا ریوں کے دل بادل
تھے - کھانا پکانے والوں کے غول تھے - کوئی پھولوں کی ٹوکری
لئے چلا آتا ھے - کوئی ٹھاکرجی کو اشنان کراتا ھے
کوئی گھنٹہ ھلا رھا ھے - کوئی بڑ بڑا رھا ھے - کوئی صندل

گہس رہا ہے - کوئی کہانا پکا رہا ہے - نوکر چاکروں میں سے کوئی پانی کی بہنگی لا رہا ہے - کوئی کمرہ دہو رہا ہے کوئی چاول دہوکر لا رہا ہے - کوئی برہمنوں سے لڑ جہگڑ رہا ہے - دہرم سالہ میں کوئی سنیاسی مہاراج پنڈے کو بہبوت ملے جٹا کہولے چت پڑے ہیں - کہیں ہاتہ اٹہا رہکنے والے سادہوجی گہرکی نوکروں کو دوا بانٹ رہے ہیں - کہیں سفید داڑہی اور گیروا کپڑے والے برہمچاری ردراکہہ مالا لٹکا ے ہاتہ کی لکڑی دیوناگری بہاگوت گیتا پڑہ رہے ہیں - کہیں کوئی پیٹ پالو سادہو گہی میدا کا راتب لئے دہوم مچا رہا ہے - کہیں بیراگیوں کا جہرمٹ ہوکے گلوں میں تلسی کی مالا لپیٹے ماتہا بہرکے تلک لگا ے مردنگ بجا رہا، چٹیا ہلا رہا، اور ناک کو جہلا جہلا کے بہجن گا رہا ہے - کہیں جوان بیشنویاں بیراگیوں کے دل چہیننے والی بندیاں جما ے خنجری کی تال پر " مدہوکان " یا " گوبند ادہی کاری " کا گیت گا رہی ہیں - کہیں کچی عمرکی نئی نویلی بیشنویاں پرانی خرانٹوں کے ساتہ گیت گا رہی ہیں - کہیں ادہ بیسنیں بیراگیوں کے ساتہ گلا ملا رہی ہیں - ناچ گہرمیں گاوں کے نکہٹو لڑکے لڑائی دنگا مار پیٹ کر رہے ہیں - اور ایک دوسرے کے ماں باپ کا جی خوش کرنیوالے طرح طرح کے پہول مونہ سے جہاڑ رہے ہیں -

یہ تین ضد رعما رتین تہین - ان کے پیچہے زنانہ محل تہے - کچہری کے پیچہے جو محل تہا اوس مین صرف نگندر اوسکی بیوی اور اون کانچ کا کام کاج کرنے والی نوکرین رہتی تہین اور نچ کے کام مین آنے والا ساما ن رہتا تہا یہ محل نیا اور اوسکا اپنا بنوا یا ہوا تہا اور نہایت عمدہ بناوٹ کا تہا - اوسکے پاس پوجا کے مکان کے پیچہے پرانا محل تہا - یہ پرانا اور کڈھب تہا - کمرے سب نیچے نیچے چہوٹے چہوٹے اور میلے کچیلے تہے - اس مین کثرت سے تبرّ والیان جیسے خالہ' خالہ زاد بہن' پہوپی' پہوپی زاد بہن رانڈ ممانی' سہاگن بہانجی' پہوپی زاد بہائی کی جورو' خالہ زاد بہائی کی بیٹی وغیرہ طرح طرح کے ناتے رشتہ والیان رہا کرتی تہین اورکوّون سے بہرے ہوے بڑہ کے درخت کیطرح دن رات کاون کاون مچی رہتی تہی - ہروقت چلی پکار' ہنسی ٹہٹے' لڑائی جہگڑے' گپ شپ' پیٹہ پیچہے کی برائیون' بچون کی دھما چوکڑی' بچیون کے رونے چہینکنے' پانی لا' کپڑے دے' بہات نہین پکایا' بچہ کہاتا نہین' دودہ کہان ہے وغیرہ آوازون سے تہپیڑے مارنے والے سمندر کی طرح گونجتا رہتا تہا - اس کے پاس ٹہاکر باڑی کے پیچہے باورچی خانہ تہا - وہان اوربہی بہیڑ بہڑکا رہتا تہا - کہین کوئی کہانا پکانیوالی بہات کی ہانڈی کے نیچے اوجہینا جلاے اوکڑون بیٹہی پڑوسن کے بیٹے کے

بیاہ کی بابت گپ لگا رھی ھے - کسی کی آنکھون مین گیلی
لکڑیون کو دھونکتے دھوئین سے آنسو بہر آے ھین
تو گہر کے گماشتہ کو برا بہلا کہ رھی ھے اور طرح طرح کے ثبوت
دیرھی ھے کہ اور کچھ بہی نہین روپیہ چرانے کے لئے گیلی
لکڑیان اوٹہا لایا ھے - کوئی جوبن والی سگہڑ کہولتے ھوے
تیل مین مچھلی چہوڑ کے آنکہین میچے بتیسی نکالے طرح طرح
کے مونہ بنا رھی ھے کیونکہ جلتے ھوے تیل کی چھینٹین اوڑ کر
بدن پر پڑ گئی ھین - کوئی جوڑے والی جس نے تیل مین خم پیچ
بال نہاتے وقت سر کے پچھلے سرے پر برجی کی شکل
مین باندہ رکہے ھین اسطرح دال مین ڈوئی مار رھی ھے
جیسے کوئی گوالا ھاتہ مین سونٹا لئے گایون کے ٹہونسے مار رھا ھو
کہین بامی کہیمی گوپال کی مان نیپال کی مان وغیرہ بڑا
سا ھنسیا زمین پر جماے لوکی گول کدو بیگن پرول ساگ
کاٹ رھی ھین اور اوس سے گہس گہس کچ کچ کی آواز چلی
آتی ھے - مونہ سے سارے گاون کی برائیان ' میان کی برائیان
اور آپس مین گالم گلوج کرتی جاتی ھین - اوریون
طرح طرح کی گپ شپ کرتی اور راے دیتی جاتی ھین
" گلابی کیسی چہوٹی سی عمر مین رانڈ ھوگئی - چاندی
کا خصم شرابی ھے - کیلاشی کو بڑی سی نوکری ملگئی
داروغہ کا محرر ھوگیا - گوپال کے اوڑیا جاترے ( جاترا اوس
تماشے کو کہتے ھین جس مین مذھبی بزرگون کی نقلین

کیھاتی ھین اور اوڑیا اوڑیسہ کے رھنے والیکو) کیطرح اور کوئی
چیز دنیا کے پردہ پر نہین - پاربتی کے بیٹے کیطرح نت کہٹ
لونڈا سارے بنگال مین نہین - انگریز راون کے خاندان سے ھین
نا - بہاگیرتہی گنگا کو ساتہ لائی ھے - بہٹا چارجی کی بیٹی
کی شام بسواس سے آنکہ لڑی ھے" وغیرہ وغیرہ - کوئی
سانولے رنگ کي موٹل بڑے ھتہیارکی صورت کا ھنسیا راکہ پر
جماے مچھلیون کی جان پر آفت ڈھا رھی ھے - مستنڈی
کا بہاری بہرکم بدن اور ھاتہ کی چالاکی دیکہکر چیلین ڈر
کے مارے آگے نہین بڑھتین مگر دو ایک جہپٹے مارے
بغیر بہی نہین رہ سکتین - کوئی چٹ سری پانی لارھی ھے
کوئی ڈراونی صورت والی سل پرکچھ رگڑ رھی ھے - کہین
جنس کی کوٹھری مین اوپر کے کام کرنیوالی کہانا پکانیوالی
اور کوٹھری کي داروغہ تینون مین زور شور سے لڑائی ھو رھی ھے
داروغہ کہتی ھے جتنا بندھا ھوا خرچ ھے اوتنا ھی توکھی
بہی دیا گیا ھے - پکانیوالی جہگڑ رھی ھے کہ بندھے ھوے
خرچ مین پور کیسے پڑیگی - اوپر کے کام والی ھان مین ھان
ملاتی ھے کہ سچ تو کہتی ھے ھان کوٹھری کہلی رھے تو
جون تون کرکے پورڈال بہی دیجاے - بہت سے لڑکے لڑکیان کنگلے
اورکتے بہات کی آس مین مونہ پہیلاے بیٹھے ھین - بلیان
امیدواری کرنا نہین چاھتین موقع پاتے ھی "بری نیت سے
دوسرے کے گھر مین گھسکر" بن پوچھے کچھ لئے بھاگی

جاتی هین - کهین کوئی بے پوچھے گهس آنیوالی گاے آنکهین میچے لوکی کے چھلکے بیگن اور پرول کے ڈنٹهل اور کیلے کے پتے امرت پهل سمجهکر بهکسے جاتی هے - ان تینون محلون کے پیچهے پهولباڑی هے - پهولباڑی کے پیچهے نیلے بادل کے ٹکڑے کیسی ایک چوڑی چکلی ڈگی هے - اوسکے چارونطرف جنگله لگا هے - زنانه محلون اور پهولباڑی کے بیچ مین ایک نیچ کا راسته هے - اوسکے دونون سرون پر دروازے هین - اسی راستہ سے زنانه محلون مین جانا هوتا هے - مکان کے باهر اصطبل هاتهی خانه کتے خانه گاوخانه چڑیا خانه وغیره هین *

کند نند نی پالکی مین سوار نگندر کی یه بے انتها دولت مندی حیران هوهو کے دیکهتی هوئی زنانه مین پهنچی جب اوسے سورج مکهی کے سامنے لے گئے تو جهککر اوسے سلام کیا - سورج مکهی نے دعادی *

خواب مین نظر آنیوالے کے ساته نگندر کی صورت ملتی جلتی دیکهکر کند کے دل مین کهٹکا پیدا هوگیا تها کہ اوسکی بیوی ضرور بعد مین دکهائی دینے والی عورت سے ملتی جلتی هوگی - مگر سورج مکهی کو دیکهکر وه کهٹکا مٹ گیا - کیونکه دیکها که وه آسمان پر نظر آنیوالی کیطرح سانولی نهین چودهوین کے چاند کیطرح کندن کا سا دمکتا هوا رنگ رکهتی هے - اوسکی آنکه خوبصورت تو هے مگر خواب مین دکهائی دینے والی کی آنکه سے لگا نهین کهاتی

یہ آنکھ لانبی اور گھونگر والے بالون کے چھلون سے ملی ھوئی بھوون کی آڑ مین ھے - بڑی بڑی کالی پتلیان رکھتی ھے جو چارون طرف نئے پتون کی رگون کیطرح با نکے اور دل کھینچنے والے ڈورون سے گھری ھین - اور دائرہ کے وتر کیطرح اوبھری ھوئی چمکدار اور نچلی ھین *
خواب مین نظر آنیوالی سانولی کی آنکھ نہ یہ چمک دمک رکھتی تھی نہ ایسی دل کھینچنے والی تھی - ڈیل ڈول بھی ویسا نہین - خواب مین دکھائی دینے والی ٹھنگنی تھی سورج مکھی کا قد ذرا لانبا ھے اور ھوا سے جھومنے والی بیل کیطرح حسن کے بوجھ سے جھولے لیتا ھے - خواب مین نظر آنیوالی بھی خوبصورت تھی مگر سورج مکھی کا حسن اوس سے سو درجے بڑھا ھوا ھے - اوسکی عمر بیس سے زیادہ نہ معلوم ھوتی تھی مگر سورج مکھی کی چھبیس کے اگ بھگ ھے غرضکہ اوس مین اور سورج مکھی مین کوئی میل نہ پاکر کند کی دلجمعی ھوگئی *

اوس سے پیار محبت سے باتین کرکے سورج مکھی نے نوکرون کو بلاکر اور جان پہچھان کرا کے حکم دیا اور جو سب مین چمکتی ھوئی تھی اوسے کہا "مین تاراچرن کے ساتھ کند کا بیاہ کرنا چاھتی ھون اسلئے تم سبکو چاھئے کہ میری بھاوج سمجھکے اوسکا خیال کرو"
نوکر حکم بجا لانے کا اقرار کرکے کند کو کمرہ کے اندر لیگئی

اتني دير کے بعد کند نے نظر بهر کے اوسکي طرف دیکها
دیکهنا تها که بدن پر رونگٹہے کہڑے هوگئے اور سر سے پاون
تک پسینه مین نها گئي - دیکهتي کیا هے که مان نے آسمان پر
جو عورت اونگلي اوٹہا کر دکهائي تهي یه نوکر وهي نیلوفری
آنکه والي سانولی هے *
کند نے ڈرتے ڈرتے اور رکتے جهجکتے پوچها "اچهي تم کون هو"
نوکر نے جواب دیا "میرا نام هیرا هے" *

آٹہویں فصل

## پڑهنے والے بہت جهنجلا ئینگے

یہان پڑهنے والے بہت ناک بہون چڑها ئینگے - جتنے
مشهور ناول هین سب کا دستور هے که بیاه آخر مین هوا کرتا هے
مگر هم چهوٹتے هی کند نندنی کا بیاه کرنے بیٹه گئے
اسیطرح یه بهی ایک پرانا دستور هے که جس عورت کا قصه
هو اوسکا بیاه ضرور کسی پرلے سرے کے خوبصورت بہادر
سب گنون سے پورے چاهت سے چهلکتے هوے شخص سے هونا چاهئے
تارا چرن بیچارے مین انمین سے کوئی بات بهی نہین
پائی جاتی - خوبصورتی کو لیجئے تو تانبے کا سا رنگ اور
چپٹی ناک رکهتا هے - بهادری فقط اسکول مین جهلک
دکهاتی هے - اب رهی محبت تو کند نندنی کے ساته تو نہین

کہ سکتے کہ کہانتک تھی مگر ھاں ایک پالی ہوئی بندریا کے ساتھ ضرور کچھ کچھ تھی *

جوکچھ بھی ہو نگندر کے یہاں آتے ھی کند کا بیاہ تارا چرن کے ساتھ ھوگیا - وہ خوبصورت بیوی لیکر گھر گیا مگر خوبصورت بیوی کیا ملی کہ جنجال میں پھنس گیا - پڑھنے والوں کو یاد ھوگا کہ عورتوں کے لکھانے پڑھانے اور پردہ اوٹھانے پر تارا چرن جتنے لیکچر دیا کرتا تھا سب دیبندر بابو کی بیٹھک ھی میں دیا کرتا تھا اور جب کبھی یہ بات نکلتی تو ماسٹر ڈینگ مارا کرتا تھا - "ذرا میرا وقت آنے دو کرکے دکھا دونگا - میرا بیاہ ھولے تو سب کے سامنے بیوی کو باھر نکالا کرونگا" - اب جو بیاہ ھوگیا اور کند نندنی کی خوبصورتی کا چرچا یار لوگوں میں پھیل گیا تو ھر ایک پرانا گیت یاد دلانے اور کہنے لگا (ع) وعدہ آسان ھے وعدہ کی وفا مشکل ھے دیبندر بولا "ارے کیا تم بھی اونہیں پرانے کھوسٹوں میں سے نکلے - بیوی سے ھماری بات چیت کیوں نہیں کراتے" - تارا چرن بہت جھیپا - دیبندر بابو کے ھروقت کے تقاضوں اور زبان کے کوچوں سے جان نہ بچا سکا - اوس سے بیوی کو ملانے پر گلا دھرنا ھی پڑا - مگر ساتھ ھی ڈر لگا ھوا تھا کہ سورج مکھی نے سن پایا تو بہت بگڑیگی - یونہیں ٹالتے ٹالتے جوں توں کرکے کوئی برس بھر کاٹ دیا - اسکے بعد جب دیکھا کہ اور ٹال مٹول سے کام نہ چلیگا تو گھر کی مرمت

کا بہانہ کرکے کند کو نگندر کے یہاں بھجوادیا - جب گھر کی مرمت هوچکی تو پھر بلانا پڑا - اسکے بعد ایکدن دیبندر اپنے گرگون کو ساتھہ لئے آپ اوسکے گھر آن دھمکا اورجھوٹی ڈینگین مارنے پر اوسے لڑنے لگا - تاراچرن نے دیکھا کہ اب پیچھا نہ چھوٹیگا تو کند نندنی کو بنا سنوارکے اوسکے سامنے کردیا اور بات چیت کرادی - مگر کند نے اوس سے بات چیت کیا کی ؟ تھوڑی دیرتک گھونگت نکالے کھڑے رھنے کے بعد رو کے بھاگ گئی - مگر دیبندر اوسکے نئے جوبن کی بہار دیکھکر لوٹ هوگیا اور عمر بھر اوسے نہ بھولا *

اسکے تھوڑے هی دن بعد دیبندر کے یہان کوئی تقریب نکل آئی اور ایک لڑکی اوسکے یہان سے آکر کند کو نیوتا دے گئی - مگر سورج مکھی کو اس نیوتے کی خبر هوگئی اور اوس نے جانے کو منع کردیا اسلئے جانا نہوا *

کچھ دن بعد دیبندر اور ایکبار تاراچرن کے یہان آکر کند کو دیکھہ گیا - لوگونکی زبانی یہ بھی سورج مکھی نے سن پایا اور ایسا تاراچرن کو جھاڑا کہ پھر دیبندر کند کو نہ دیکھ سکا *

بیاہ کے بعد تین برس تو یون کٹ گئے - اوسکے بعد وہ رانڈ هوگئی - تاراچرن کو بخار آیا اور اوسی مین مرگیا - کند کو سورج مکھی اپنے یہان لےآئی - اور

تا را چرن کو جو گھر بنوا دیا تھا اوسے بیچکر اوسکے نام نوٹ مول لے دئے *

پڑھنے والے تو بے شک بہت بگڑے ھونگے مگر کیا کیا جاے که اب کھین جاکر بدنامی کی نیو پڑی ھے - اب کھین جاکر زھریلے درخت کا بیج بویا گیا ھے *

نوین فصل

## ھری داسی بیشنوی

رانڈ ھوکر کند نندی نے کچھ دن یونھین نگندر کے یہان کاٹے - ایکدن دوپہر کے بعد پاس پڑوس والیان سب پرانے زنانہ محل مین اکٹھی تھین - خداکی عنایت سے خاصی تعداد تھی - اپنی اپنی پسند کے موافق اون کامون مین لگی ھوئی تھین جنھین گاون والیان آسانی سے کرسکتی ھین کچی عمرکی لڑکیون سے لیکر چٹ سری بوڑھیون تک سبھی براج رھی تھین - کوئی بال بندھا رھی تھی کوئی باندہ رھی تھی - کوئی سر دکھارھی تھی کوئی دیکه رھی تھی اور چٹ چٹ جوئین مارتی جاتی تھی - کوئی سفید بال اوکھڑوارھی تھی کوئی دھان کا چھلکا ھاتہ مین لئے (اس سے بنگال کی عورتین سفید بال کو کالے بالون سے الگ کرتی ھین) اوکھاڑ رھی تھی - کوئی اپنے بچے کے لئے رنگ

برنگ چیتھڑون کی کدڑی سلوا رھی تھی - کوئی بچہ کو دودہ
پلارھی تھی - کوئی چوٹی گندھا رھی تھی - کوئی بچہ کی
دھان کٹی کررھی تھی اور بچہ تینون گرامون اور ساتون
سرون مین رو رھا تھا - کوئی جوبن والی اونی قالین بن رھی
تھی - کوئی کہنیان زمین پر ٹیکے اوسے دیکھ رھی تھی
کوئی مانی کی نانی کسی کے بیاہ کی دھن مین پتڑے
پر چھاپے مار رھی تھی - کوئی سیکڑون .کتابون کا مزا لوٹنے
والی بوجھ بوجھکڑ دشورا سے ( نام مصنف ) کی پانچالی ( نام
کتاب ) پڑ رھی تھی - کوئی بوڑھی بیٹے کی برائیان کو کے
سنے والیون کے کانون مین رس بھر رھی تھی - کوئی رسیلی
چھبیلی خاوند کے رسیا پن کا حال کانا پھوسی مین سا تھ-دو نسے
بیان کر کے برھا ( جدائی ) کی ستا ئیون کے دل کی ھوک
بڑھا رھی تھی - کوئی گھر کی بیوی کی کوئی میان کی کوئی
پڑوسیون کی برائیان کر رھی تھی - کوئی اپنے مونہ آپ
میان مٹھو بن رھی تھی - جسے سورج مکھی نے سویرے ھی
بے سمجھی پر ھزارون سنائی تھین وہ اپنی سمجھ بوجھ کی
غیر معمولی تیزی کی سیکڑون کہانیان کہ رھی تھی - جسے
کھانے مین نمک ڈالنا بھی نہ آتا تھا وہ اپنی باورچی گری پر
دھوان دھار لیکچر دے رھی تھی - جسکا میان گاؤن بھر مین
لولو مشہور تھا وہ اوسی میان کی پنڈتائی کے گیت گا گا کے
پاس بیٹھنے والیون کے اوسان کھو رھی تھی - جسکے بچے

سر سے پاون تک کالے کوئلہ تھے وہ اپنے هیرون کی کان
هونے پراترا رهی تهی - سورج مکھی ایسے جلسون مین نہ بیٹھا
کرتی تهی اور وہ هوتی تهی تو اورون کا مزا کرکرا هوتا تها کیونکہ
سبھی اوس سے دبکتی تهین دل کھولکے بات چیت
نکرسکتی تهین - مگر کند نندنی آجکل انہین جمگهٹون مین
رهاکرتی تهی اور اسوقت بهی موجود تهی - ایک لڑکے کو
اوسکی مان کے گڑگڑانے اور هاتہ جوڑنے پر
الف بے تے پڑها رهی تهی - آپ بولتی جاتی تهی مگر
شاگرد مونہ پهیلاے اوس سندیش کو (ایک قسم کی مٹهائی
جو بنگالیون کو بے حد پسند هے) جو دوسرے بچہ کے هاتہ
مین تهی گهور رها تها - اسلئے اس پڑهانے سے وہ بہت
فائدہ نہ اوٹها رها تها *

اتنے مین "جی رادهے" کی هانک لگا کے اس عورتون
کی سبها مین ایک بیشنوی (وشنو یا کرشن جی کی نام
لیوا فقیرنی) آن کهڑی هوئی *

نگندر کی ٹهاکرباڑی مین مسافرون کی آو بهگت تو
همیشه هوا هی کرتی تهی هر اتوار کو چاول بهی بٹا کرتے تهے
مگر اسکے سوا زنانہ مین پاون رکهنے کی نہ بیشنوی کو اجازت
تهی نہ کسی اور کو - اسلئے زنانہ مین "جی رادهے" کی
صدا سنکر ایک گاون والی بولی "کون هے ری مائی؟
گهر مین، کہان گهس آئی. ٹهاکرباڑی مین جا" - کہتے هی کہتے

بیشنوی پر جو نظر پڑی تو بات مونہ کی مونہ ھی مین رھگئی اوسکی جگہ " میا میری ! یہ کیسی بیشنوی ! " پکار اوٹھی *

سب نے حیرت سے دیکھا کہ بیشنوی جوان ھی نھین بلکہ اوسکا جوبن پھٹا پڑتا ھے - اوس اندر کے اکھاڑے مین بھی جو موھنی مورتون سے پٹا پڑا تھا کندن کے سوا اور کوئی اوس سے لگا نہ کھاتی تھی - اوسکے ھونٹ کانپتے ھوے بیر بھوٹی، ناک سندول، آنکھین بڑی بڑی اور کھلے ھوے نیلوفر کیطرح، بھوین تصویر کیسی، ماتھا گول بازو نیلوفر کی شاخ، اور رنگ دل چھینے والا چمپئی تھا - مگر وھان کوئی حسن کا سچا پرکھنے والا ھوتا تو بول اوٹھتا کہ بیشنوی مین نزاکت کی ذرا کمی تھی - چال ڈھال سب مردانہ تھی *

بیشنوی کی ناک پر سندور کی تلک سر پر مانگ بدن پر شملہ کی ساڑھی ھاتہ مین خنجری پہنچون مین پیتل کے کڑے اور اون کے اوپر جلترنگ کی چوڑیان تھین *

عورتون مین سب سے بڑی عمر والی بولی " ھان مائی تم کون ھو" *

بیشنوی نے کہا میرا " نام ھریداسی ھے - ٹھاکرانیان گانا سنینگی ؟ " *

چارون طرف سے چھوٹی بڑی سب ایک مونہ پکار اوٹھین " ھان ھان سنیگے " *

اسپر بیشنوی خنجری ھاتہ مین لئے اوٹھی اور

ٹھاکرانیوں کے پاس آ بیٹھی - وہ جہاں آکر بیٹھی اوسکے
پاس ھی کند لڑکے کو پڑھا رھی تہی - وہ گانے کی بڑی
رسیا تھی - یہہ سنکر کہ بیشنوی گیت گائیگی اوسکی
طرف کھسک آئی - شاگرد کو جو فرصت ملی تو اوٹھکر
گیا اور کہانیوالے کے ھاتھہ سے سندیش چھینکر
ھڑپ کرگیا *

بیشنوی نے پوچھا "گیا گاوں ؟" - سنتے کے ساتھہ ھی
چاروں طرف سے فرمایشوں کی بوچھاڑ ھوگئی - کسی نے
کہا "گوبند آدھی کاری" - کوئی بولی "گوپال اوڑے"
جودشوراے کی پانچالی پڑہ رھی تھی اوس نے اوسی کی
درخواست کی - دو ایک بڑی بوڑھیوں نے کرشن جی کی
رنگ رلیوں کا حکم دیا - اسی کی ھندی کی چندی
کرنیکو کسی ادھیڑ نے "سکھی کی کھبریا" کی اورکسی نے
"برھا" کی فرمائش کرکے سمجھہ کا پھیر جتایا - کسی نے
"گوشت" کی خواھش کی - کسی دیدہ دلیل نے کہا
"ندھو کا ٹپہ گانا ھو تو گاؤ نہیں تو میں نہ سنونگی" - ایک
چھوٹی سی عمرکی لڑکی نے بیشنوی کو سکھانے کے لئے آپ
ایک گیت کا سرا گاکر بتادیا *

بیشنوی نے سب کا حکم سن لیا تو کند کیطرف بھلی کیطرح
تڑپنے والی نظر ڈالکر بولی "کیوں بیوی آپ کچھہ نہیں
فرماتیں" - کند شرم سے سرنیچا کرکے مسکرائی اور

کچھہ جواب ندیا مگر اوسیوقت ایک پکی عمر والی کے
کان مین چپکے سے کہا " کیرتن گانے کو کہونا " - بیشنوی نے
یہہ سنتے ہی کیرتن ( حقانی گیت ) گانا شروع کردیا - یہہ
دیکھکر کہہ اور سب کی بات ٹالکر بیشنوی نے آوسی کی بات
رکھی کند پر گھڑون پانی پڑگیا *
هیرا داسی بیشنوی نے پہلے تو خنجری پر دو ایک اونگلیان
یون هولے هولے ماریں که معلوم هوتا تها کهیل رهی هے
اسکے بعد مونه هی مونه مین نئے بسنت کے بھونرے کے
بهناتے سے ملتے هوے نرم نرم سرون مین یون گنگنانے لگی
جیسے کوئی شرمیلی کم عمر نئی دولہن پہلی پہل دولہا سے
پیار جتانے کو مونه کھولے - پهر تو ایکا ایکی ننھی سی جان
والی خنجری یون گرجنے لگی که معلوم هوتا تها کسی بڑے
اوستاد بجانے والے کی اونگلیان اوسپر پڑرهی هین - اور
اوسکے ساته هی سنے والونکے بدنون مین سنسنیان ڈالنے والی
اور پریون کو شرمانے والی آواز گلے سے نکلنے لگی - وه
پریون کا جهرمٹ هکا بکا آپے سے باهر هوکر سننے لگا - ایسا
معلوم هوتا تها که بیشنوی کا گلا سارے گهر کو بهر کے آسمان کی
خبر لینے چلا - وه بے اٹکل اول جلول پچکلیان عورتین بهلا
اس استادی کے گانے کو کیا سمجهه سکتی تهین - هان کوئی
جاننے والا هوتا تو ضرور تاڑجاتا که یه سرسے پیرتک تال
سرسے ٹهیک گانا نرے اچهے گلے کا کام نتها - بیشنوی کوئی

بھی کیون نہ ہو گانا بجانا بہت اچھی طرح سیکھے ہوے تھی اور چھوٹی سی عمر مین اوستاد بن چکی تھی *

اوس نے گیت پورا کیا تو گاون والیان پھر گانے کے لئے خوشامدین کرنے لگین - ھریداسی نے پیاسی بےچین آنکھون سے کند نندنی کیطرف دیکھکر پھر کیرتن گانا شروع کیا *

وہ کنول سا رخ جان بخش نظر آئیگا
مارا پھرتا اسی امید پہ گوکل پہنچا
پاون کے نیچے جگہ مجکو ذراسی دینا

جب سے تم جان جہان روٹھ گئی ہو مجھسے
دیس پردیس پڑا پھرتاھون مارا مارا
کرکے ایک بات میری جان بچاؤ رادھے
تاکہ گھرجاون قدم چھوکے تمہارے واری

بانسری پھرتاھون گھرگھر مین بجاتا یون ھین
کہ نظر بھرکے وہ مکھڑا نظر آجاے کہین
رادھے جب کہتی ھین ھان بانسری اب بجنے دو
ریلے مین آنسوون کے آپ مین بہ جاتا ھون

پیار کی تم نے نظر اب بھی نہ کی گر مجھپر
سیدھا جمنا کے کنارے مین چلا جاؤنگا

بانسری توڑ کے پھیکونگا وھین دم دونگا
خفگی آپ کی اوسوقت توجائیگی ضرور

گیت پورا ھوچکا تو بیشنوی کند کیطرف نظر بھر کے بولی " ای ھی گاتے گاتے مونھہ سوکھہ گیا ذرا سا پانی تو پلوائے " *

کند آپ پانی کٹورے مین لیکر آئی تو بیشنوی نے کہا " آپ لوگون کے کٹورے کو تو مین مونھہ نہین لگا سکتی - اوک سے پیونگی ادھر آکر ھاتھہ پہ ڈالدیجے مین ذات کی بیشنوی نہین ھون " اس سے صاف معلوم ھوتا ھے کہ بیشنوی کسی اچھوت ذات کی تھی بیشنوی بنگئی تھی - کند یہہ سنکر اوسکے پیچھے پیچھے پانی پلانے کی جگہہ پھنچی - جھان سب عورتین بیٹھی تھین وھان سے یہہ جگہہ اتنی دور تھی کہ چپکے چپکے بات کیجاے تو کوئی نہ سن سکے - یھان پھنچکر وہ بیشنوی کے ھاتھہ پر پانی ڈالنے لگی - وہ ھاتھہ مونھہ دھونے لگی اور دھوتے ھی دھوتے ایسی آواز مین کہ کوئی اور نہ سنے پاے چپکے چپکے کہنے لگی *

" کیون بیوی کند نندنی آپ ھی کا نام ھے نا ؟ "

کند نے حیرت سے پوچھا " کیون ؟ "

بیشنوی - آپ نے اپنی ساس کو کبھی دیکھا ھے ؟

کند - نھین *

وہ سن چکی تھی کہ ساس ہردنگی بد چلن ہوکر دیس چھوڑ کے چلی گئی تھی *

بیشنوی - آپ کی ساس آئی ھین - میرے یہان ھین اور آپ کے دیکھنے کو بہت ھی روتی ھین - ہزار ھو پھر ساس ھین - وہ تو یہان آکر گھر والی کو مونھہ دکھانے سے رھین - آپ ھی اتنا کیجئے تا کہ میرے ساتھہ چلکر اونھین اپنی صورت دکھا آئیے " *

کند لاکھہ سیدھی سادی سہی پھر بھی اتنا تو سمجھتي تھی کہ ایسی ساس سے رشتہ ناتے کا اقرار کرنا ھی ٹھیک نھین اسلئے اوس نے بیشنوي کي بات سے سر ھلا کے انکار کردیا *

مگر بیشنوی ھے کہ کسیطرح پیچھا ھي نھین چھوڑتي اور بھارے دئے ھي چلي جاتي ھے - آخر کند نے بگڑ کے کہا " مین گھر کي بیوی سے بے کہے نھین جا سکتی " *

ھریداسي گھبرا کے بولي " کہین گھر والي سے نہ کہہ بیٹھنا - کبھی نہ جانے دیگي بلکہ ھوسکتا ھے کہ آپ کي ساس کو یہان بلا بھیجے - اور ایسا ھوا تو بیچاری کو پھر دیس چھوڑ کے بھاگتے ھي بنیگي " *

بیشنوی کتنا ھي جھر بیری کا جھانکڑ بنکے کیون نہ پیچھے پڑی رھي کند نے بے سورج مکھي سے پوچھے

جا ئے پر کسیطرح گلا نہ دھرا - ہریداسی بے بس ہو کے
بولی " اچھا تو گھر والی بیوی سے کہہ سنکر ٹھیک ٹھاک کر
رکھنا مین اور کسی دن آکر لیچلونگی - مگر دیکھنا
اچھی طرح کہنا اور ذرا آنسو وانسو بہانا نہین تو
کام نہ بنیگا *
کند دل مین تو اسپر راضی نہوئی مگر بیشنوی سے
ہان نا کچھہ نہ کہا - ہریداسی ہاتھہ مونھہ کھنکالکر سب
کے پاس پلٹ آکر انعام مانگنے لگی - اتنے مین سورج
مکھی بھی آن پہنچی - اوسکے آتے ہی ادھر اودھر کی
باتین سب موقوف ہوگئین - چھوٹی عمر والیان سب
کوئی نہ کوئی کام لے بیٹھین *
سورج مکھی نے ہریداسی پر سر سے پاؤن تک نظر ڈالی
اور پوچھا " تم کون ؟ " - نگندر کی ایک ممانی جھٹ
بول اوٹھی " بیشنوی ہے گیت سنانے آئی ہے - کیا
کہون کیسا اچھا گاتی ہے - ایسا گانا میرے سنے مین تو
کبھی نہین آیا - ایک آدھ گیت سنوگی ؟ - گا تو ہریداسی
کوئی ٹھاکرجی کا گیت گا " *
ہیراداسی نے کنھیا جی کا ایک اچھوتا گیت گایا - سورج
مکھی نے خوش کیا کہ مست ہوکر اوسنے بہت سا انعام دیکر
بدا کیا *
بشنوی نے جھککر دونون ہاتھون سے سلام کیا اور کند کی
طرف ایک اور للچائی ہوئی نظر ڈالکر چلتی بنی —

سورج مکھی کی آنکھ سے اوجھل ہوتے ہی خنجری پر
دھیرے دھیرے کہروا بجاتی اور ہولے ہولے گاتی چلی *

آورے چاند کے ٹکڑے
کھانے کو دونگی پھولون کا مدہ' پہننے کو دونگی سونا
عطر دونگی شیشی بھر کے
گلاب دونگی گڑوے مین کر کے
اور اپنی سیج پہ تھالی بھر کے
دونگی پان کے بیڑے

بیشنوی کے چلے جانے کے بعد دیر تک اوسی کی باتین
ہوتی رہین - پہلے تو اوسکی بڑی بڑی تعریفین ہوا کین
آخر ہوتے ہوتے برائیان نکلنے لگین - برج بولی "یہ سب
سہی مگر ناک ذرا چپٹی ھے" ماما کہنے لگی "رنگ بڑا
پھیکا ھے" - چندرمکھی بولی "بال ھین کہ سن کے رسے"
چمپا بولی "ماتھا کیسا اوٹھا ہوا ھے" - کملا کہنے لگی
"ھونٹ ھین کہ ھاتھی کے روٹ" - ھارانی کہنے لگی
"بدن بڑا گتھیلا ھے" - پرمدا بولي "موئی کے سینہ پر
انگیا کیسي تھی جیسے ھولی کے بھڑوے کی' دیکھے سے گھن
آتی تھی" - اسطرح خوبصورت بیشنوی لاجواب بدصورت
آٹھہری - للتا بولی "دیکھنے مین جیسی بھی ھو مگر
موندی گاتی بہت اچھا ھے" - چھٹکارا یہان بھی نہوا
چندرمکھي کہنے لگي "وہ بھی ایسا کیا اچھا ھے' موئی کا

گلا موٹا ھے" - مکت کیشی بولی "کیا ٹھیک کہا ھے! موئی گاتی کیا ھے سانڈ ڈکراتا ھے" - 'اننگ بولی "موئي کو گانا کیا خاک دھول آتا ھے' دشوراے کا گیت تو ایک بھي نہ گا سکي" — کنک بولی "نگوڑی کو تال تو بالکل آتی ھی نہیں" - غرض فیصلہ ھوگیا کہ بیشوی بدصوت ھی نہین گاتی بھی بہت ھی برا ھے *

## دسوین فصل

هریداسی بیشنوی نگندر کے یہان سے چھوٹکر دیبی پور کیطرف چلی—وھان لوھے کے جنگلہ سے گھرا ایک خوبصورت باغ ھے - اوس مین طرح طرح کے پھولون کے درخت 'بیچ مین حوض' اور اوسکے اوپر بیٹھک بنی ھوئی ھے هریداسی باغ مین ھوکر ایک کمرہ مین جاکر کپڑے اوتارنے لگی بنے ھوے بالون کی لٹین جھٹ سرسے جھڑ پڑین - دونون چھاتیان جو نری کپڑے کی تھین سینہ سے کھسک پڑین - پیتل کے کڑے اور جلترنگ کی چوڑیان اوس نے اوتار پھینکین تلک دھوڈالی - بیشنوی کا زنانہ بھیس دور ھونے اور اپنے کپڑے پہنے کے بعد ایک نہایت خوبصورت گبرو نکل آیا - جوان پچیس برس کا تھا مگر خوش قسمتی سے مونہ پر داڑھی مونچھ کا نام نتھا - چھرہ مہرہ ڈیل ڈول پندرہ سولہ برس کے لڑکون کا سا تھا - چمک دمک دیکھنے کے لایق تھی - یہہ

جوان وهی دیندر بابو هے جسکا تھوڑا سا حال اس سے پہلے بھی آ چکا هے *

دیبندر اور نگندر دونون ایک هی گھرانے کے تھے مگر گھرانے کی دونون شاخون مین پیڑھیون سے جھگڑا چلا آتا تھا یہانتک کہ دیبی پور اور گوبندپور کے بابوون مین بات چیت تک بھی نہوتی تھی - پیڑھیون سے دونون شاخون مین مقدمہ بازی هوتی چلی آتی تھی - آخر نگندر کے دادا نے دیبندر کے دادا سے ایک بڑا مقدمہ جیتا اور دیبی پور کے بابون کا ایک بارے زور ڈھے گیا - جوکچھ تھا سب ڈگری مین چلاگیا - گوبند پور کے بابوون نے اونکا سب علاقہ مول لے لیا - اوس روز سے دیبی پور اوجاڑ اور گوبند پور آباد هوگیا - پھر کبھی دونون مین میل نہوا - دیبندر کے باپ نے گئے هوے دهن دولت عزت آبرو کے پھر سے بڑھانے کی ایک صورت نکالی - هری پور کے ضلع مین گنیش بابو نام کے ایک اور زمیندار رهتے تھے - اونکی ایک اکلوتی بیٹی هیم بتی تھی - دیبندر سے هیم بتی کا بیاہ کرلاے - وہ بڑا رنگ' چار هاتھہ کی زبان' لکڑ توڑ باتین' هر دم اپنے هی دم کی خیر منانا وغیرہ بہت سے گن رکھتی تھی - اوسکے ساتھہ بیاہ هونے تک دیبندر کے چال چلن پر کوئی دهبہ نتھا لکھنے پڑھنے مین لگا رهتا تھا - مزاج کا ٹھنڈا دل کا سچا تھا مگر اس بیاہ نے اوسکا ستیاناس لگادیا - جب بڑا هوا اور

سمجھ بوجھ آئی تو دیکھا کہ بیوی کے ہاتھون گھر مین رہنے
کی کوئی صورت ہی نہین - اس عمر مین سب ہی کو رنگ
روپ کی چاہت ہوتی ہے - اوسے بھی ہوئی مگر بدزبان
ہیم بتی کو دیکھتے ہی اوڑن چھو ہوجاتی تھی - سکھ چین تو گیا
بھاڑ مین اوس نے دیکھا کہ ہیم بتی کی زبان سے جو زہر برستا
رہتا تھا اوسکی جان نے گھر مین رہنا ہی دوبھر کردیا - ایک
دن ہیم بتی نے اوسے ایک حقارت کی بات کہی - دیبندر
بہت کچھہ سہ چکا تھا اور نرہا گیا - جھونٹے پکڑ کے ایک لات لگائی
اور اوسیدن گھر سے نکل باغ مین اپنے رہنے کو مکان بننے کا
حکم دے کلکتہ کو چلدیا - باپ اس سے پہلے ہی مرچکا تھا اسلئے
وہ اب آپ سرا تھا - کلکتہ مین بد چلنی کی کانپ مین پھنس کر
ابتک جو جو ارمان نہ نکلے تھے اون کے نکالنے مین لگ گیا
اگر کبھی جی اوکتاتا اور نفرت ہوتی تو اوسے انگوری
پانی سے دھوڈالتا - ہوتے ہوتے اسکی بھی ضرورت نرہی
گناہ ہی مین مزا آنے لگا - کچھہ دن بعد بابوگری مین پورا
اوستاد بنکر گھو کو لوٹا اور باغ والے مکان مین رہنے بسنے
کی ٹھرا کے بابوگری مین لگ گیا *

کالکتہ سے وہ طرح طرح کے کوتک سیکھکر آیا تھا - دیبی پور
مین لوٹ آکر اپنے آپ کو رفارمر مشہور کیا - پہلے تو
ایک برھموسماج کھڑی کی - تارا چرن کے بھائی بند بہت
سے برھموسماجی بٹول لئے اور لیکچرون کی بھرمار کردی

اسی بیچ مین ایک لڑکیون کے اسکول کی بھی دھوم مچا دی مگر یہ کام کچھ چلا چلایا نہین - راندون کے بیاہ کرانے کی وہ لہر اوٹھی کہ دو چار چوڑھے چمارون کی راندون کے بیاہ کراھی کے چھوڑے - مگر سچ تو یون ھے کہ وہ بھی دولہا دولہن کے اپنے ھی کرتوت سے ھوے - عورتون کے جیلخانہ کی زنجیر کھولنے کی بابت اوسکا تاراچرن سے پورا تال میل ملگیا دونون رٹ لگانے لگے کہ عورتون کو باھر نکالو - اس بارہ مین دیبندر بابو کو خاصی کامیابی بھی ھوئی مگر باھر نکالنے کے دوسرے معنی مین *

گوبند پور سے واپس آکر بیشنوی کا بھیس اوتار اور اصلی صورت بنا دیبندر پاس کے کمرے مین آ بیٹھا - ایک نوکر نے تھکن اوتارنے والی تمباکو بھر کے حقہ سامنے لا کے رکھدیا - کچھ دیر تک سب تھکنون کا ناس کردینے والی تمباکو دیبی کی سیوا ھوتی رھی - جسنے اس بڑی دیبی کے پرشاد (کھانا جو بتون پر چڑھایا جاتا ھے) کا مزا نہ چکھا وہ انسان ھی نہین - اے سبکے دلون کو باغ باغ کرنے اور لبھانیوالی پرمیشر کرے تیری پوجا کا شوق ھمارے دلون سے کبھی نہ جاے تیری سواریان حقہ گڑگڑی سٹک وغیرہ سدا ھماری آنکھون کے سامنے رھین اور تیرے درشن ھی سے ھمین نروان (روح کا جسم اور تناسخ کی آفت سے چھوٹ جانا) حاصل ھوتا رھے - ای گڑگڑی اے دھوئین کے چھلے لچھے

چھوڑنے والی اے اپنی لانبی نے سے پھن والے سانپ کو شرمانے والی ناگن' اے چاندی کا تاج پہنے والی سر کی سوبھا دکھانیوالی واہ واہ! تیرے تاج کی جھالر کیا ھی جھل جھل کر رھی ھے - تیری زنجیر اور چھلے کا گہنا پہنے والی بانکی مونہنال کیا ھی بہار دکھا رھی ھے - تیرے پیٹ کا ٹھنڈا نیلا پانی کیا ھی بھاری آواز سے بولتا ھے - ای سب کا دل کھینچنے والی تو سب کی تھکن مٹانے والی' الکسیون کی پالنے والی' دکھی ھوے دلون کے دکھ کو دور کرنیولی' اور خدا سے ڈرنے والون کا جی بڑھانے والی ھے - بیوقوف تیری قدر کیا جانین - تو سوگ کرنیوالون کو تسلی دیتی ھے ڈرپوک کو منچلا بناتی ھے - بے سمجھ کو سمجھدار بنا دیتی ھے غصے سے جھلاے ھوے کو ٹھنڈا کرتی ھے - اے سبکو سکھ دینے والی پرمیشر کرے تو سدا میرے گھر براجتی رھے تیری خوشبو دن دونی رات چوگنی ھو - تیرے پیٹ کے پانی کے جھکولے بادل کیطرح گرجتے رھین - اور تیری مونہنال سے میرے ھونٹ ایکدم کے لئے بھی الگ نہون *

خوشی پر دم دینے والے دیبندر نے اس بڑی دیبی کا پرشاد جی بھر کے کھایا مگر طبیعت نہ بھری تو ایک اور زبردست دیبی کی پوجا کا سامان ھونے لگا - پھوس سے ڈھکی ھوئی بوتلون مین براجنے والی نوکر کے ھاتھ مین جھلک دکھانے لگی - وہ خوشی اور آنند کی دیبی جسکا رنگ

شام کے وقت آسمان کے کونون میـن دکھائـی دینے والـی لالـی سے ملتا جلتا هے اوس ابلیسی پیالہ مین جسے گـلاس کہتے هین سفید بے دهبـہ چاندنی کے فرش پر رکھے هوئے چاندی کے تخت (کشتي شراب) پر پالتهی مارے آ بیٹھی ''کٹ گلاس'' مین پانی چڑھا یا گیا پلیٹڈ جگ نے تانبے کے گڑوے کا کام دیا اوربا ورچی خانہ سے ایک کالا بھجنگا پروهت (پوجاری) ''هات واٹر پلیٹ'' نام کی خوبصورت پھولون کی تھال مین ''روست مٹن'' اور ''کٹلت'' نام کے خوشبودار پھول ڈهیر کے ڈهیر رکھکر چلاگیا - اس کے بعد دیبندر دت شاستر کے موافق ادب سے دیبی کی پوجا کرنے آ بیٹھا *

طنبورا ستار طبلہ لئے گانے بجانیوالون کے غول آکھڑے هوے اور پوجا کے مناسب گانا بجانا کر کے چلے گئے - سب کے بعد دیبندر کا همجولی ایک خوبصورت جوان آ کے بیٹھا یہ اوسکا ماموزاد بھائی ، سرندر هے جو بلکل دیبندرکی ضد هے اوسکی نیکی کی وجہ سے دیبندر بھی اوسے بہت چاهتا تھا اور اوسکے سوا دنیامین کسی کی نہین سنتا تھا - وہ هر روز رات کو اوسکی خیر خبر کو آیا کرتا تھا - مگر شراب وراب کے ڈرسے زیادہ بیٹھا نکرتا تھا - جب سب اوٹھکر چلے گئے تو اوس نے پوچھا ''کہو آج طبیعت کیسی هے''—

دیبندر — کیا کہون سارا بدن روگون کا گھر بنگیا هے *

سرندر — کوئی خاص بات؟ بخار هے کہ نہین؟

دیبندر — نہین
سرندر — اور وہ کلیجہ کا درد ؟
دیبندر — جون کا تون ھے
سرندر — تو کیا اچھا نہ ھوگا کہ اس سب واھیات کو چھوڑ دو
دیبندر — کسے ؟ شراب کو ؟ کب تک کہوگے - وہ تو
میرے دم کے ساتھہ ھے
سرندر — دم کے ساتھہ کیسی ؟ نہ ساتھہ آئی نہ ساتھہ
جائیگی - ھزارون نے چھوڑ دی - تم بھی کیون
نہ چھوڑ دو
دیبندر — کس سکھہ چین کے بھروسہ پر ؟ جنہون نے
چھوڑی اون کے لئے دوسرے چین آرام کے
سامان تھے - اونہین کے بھروسہ چھوڑ دی - میرا
تو کوئی خوشی کا ذریعہ ھی نہین
سرندر — نہ سہی - جان کو رکھنے' جیتے رھنے ھی کے
لئے چھوڑ دو *
دیبندر — جنہین جان پیاری ھو جینے سے خوشی ھوتی ھو
وہ چھوڑین مجھے جینے ھی سے کیا فائدہ ؟ سرندر
کی آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آے اور بڑے
پیار سے بولا " اچھا جانے دو - میرے کہنے سے
چھوڑ دو " - دیبندر کی آنکھون مین بھی آنسو
بھر آے اور بولا " مجھے نیک راستہ پر چلنے کی

صلاح دینے والا تمہارے سوا کوئی نہین - اگر
اگر کبھی چھوڑی تو تمہارے ہی کہنے سے یا ......"
سرندر — یا کیا ؟
دیویندر — یا گھروالی کی سناونی سنکر — اب تو مرنا
جینا دونون برابر ہیںن - سرندر آنسو بہاتا اور
جی ہی جی مین ہیم بتی کو ہزارون گالیان
دیتا گھر کو واپس گیا *

### گیارھوین فصل

## سورج مکھی کا خط کمل منی کے نام

جان سے پیاری شری متی کمل منی کی عمر کروڑ
[illegible] اب تو تم کو دعائین دیتے بھی شرم آتی ہے کیونکہ
تم بھی اب ایشور کی کرپا (خدا کی عنایت) سے پوری
جوروا اور ایک گھر کی بیوی ہو - خیر جو کچھ بھی ہو مین
تمہین اپنی چھوٹی بہن کے سوا کچھ نہین سمجھ سکتی - پال
پوسکے بڑا کیا شروع سے لکھنا پڑھنا سکھایا - مگر اب تو تمہارے
ہاتھ کا لکھا دیکھکر یہ اپنے ہاتھ کی کھچ پچ تمہین [illegible]
ہوے بھی شرم آتی ہے - مگر شرم سے کام کیسے چلیگا - میرے
سکھ چین کے دن چلے گئے - نہ گئے ہوتے تو یہ گت

کیون ہوتی - کیا بری گت ؟ ہاے کسی کے آگے مونہہ سے
نکالنے کی بات نہین - کہتے ہوے کلیجہ بھی مونہہ کو آتا ہے اور
شرم بھی آتی ہے - مگر دل کی ٹیس بن کہے سہی بھی نہین
جاتی - اور کہون تو کس سے کہون - تمہین ایک جان کی
برابر بہن ہو - تمہارے سوا کوئی میرا چاہنے والا نہین - پھر
تمہارے بھائی کی بات تمہارے سوا کہہ بھی کس سے سکتی ہون *

مینے اپنی چتا ( وہ لکڑی اوپلے کا ڈھیر جسپر ہندو
مردے کو جلاتے ہین ) آپ اپنے ہاتون چنی ہے - کند نندنی
اگر بھوکون مرجاتی تو میری اس مین کیا خطا تھی - پرمیشر
اتنے بہت سے لوگونکو بچاتے ہین کیا اوسے نہ بچاتے ؟
مینے کیون بیٹھے بٹھاے اوسے گھر مین رکھکر اپنی اچھی بچھی
جان کو جنجال مول لیا ؟

تم نے جن دنون اوس ناس گئی کو دیکھا وہ بچی تھی
اب سترہ اٹھارہ برس کی ہے - یہ بھی قبول نا ہی پڑتا ہے کہ
وہ خوبصورت ہے - اوسکی خوبصورتی ہی نے مجھے دین
دنیا سے کھویا ہے *

دنیا کے پردہ پر میرا کوئی سکھہ چین ہے تو خاوند - دنیا کے
تختہ پر مین کسی چیز کی پرواہ رکھتی ہون تو خاوند کی
خدا کی خدائی مین میرا کوئی دھن دولت ہے تو خاوند
ہاے اوس خاوند ہی کو کند نندنی میرے جی سے نکالے لئے
جاتی ہے - دنیا مین میری کوئی آرزو ہے تو خاوند کی چاہت

افسوس کہ وہ خاوند کی چاہت ہی کند مجھہ سے چھینے لئے جاتی ہے *

دیکھو کہین اپنے بھائی کو برا نہ کہہ بیٹھنا - مین اونہین برا نہین کہتی - وہ بڑے دیندار آدمی ہین - دشمن بھی اون کے چال چلن مین برائی نہین نکال سکتے - مین روز اپنی آنکھہ سے دیکھتی ہون کہ وہ دل کو مٹھی مین رکھنے کی جان توڑ کوششین کرتے ہین - جدھر کند نندنی ہوتی ہے اودھر جہانتک ہوسکتا ہے آنکھہ اوٹھاکر بھی نہین دیکھتے اور کوئی ایسی ہی ضرورت نہو تو اوسکا نام بھی زبان پر نہین لاتے - یہانتک کہ اوسکے ساتھہ برا برتاؤ بھی کر بیٹھتے ہین اوسے بے خطا ڈانٹتے ڈپٹتے بھی سنا ہے *

اچھا تو پھر مین اول پٹانگ لکھتے لکھتے کیون مری جاتی ہون ؟ کوئی مرد پوچھتا تو سمجھانا کٹھن تھا - مگر تم عورت ذات ہو اتنے ہی مین سمجھہ گئی ہوگی - کند نندنی اونکی آنکھہ مین اور عورتون کیطرح ایک معمولی چیز ہوتی تو اوسکی طرف آنکھہ نہ اوٹھانے کی اتنی فکر ہی کیون کرتے - اوسکا نام زبان پر نہ لانے کا اتنا خیال ہی کیون رکھتے - کند نندنی کے کارن وہ آپ اپنی نظرون مین خطاوار ٹھیرے ہین اسلئے کبھی کبھی اوسے بے خطا گھڑک جھڑک بیٹھتے ہین - یہ جھنجھلاہٹ اوسپر نہین اپنے آپ پر ہوتی ہے - یہ گھڑکی جھڑکی اوسے نہین اپنے آپ کو

هوتي هے - مين اچهي طرح سمجهتي هون - اتنے زمانہ سے اونکے ديکهنے کي قسم کها کر باهر بهيتر اونهين کو ديکهتي رهي هون - اونکي پرچهائين ديکهکر جي کي بات بتا سکتي هون - مجهسے بهلا وه کيا چهپائينگے - کبهي کبهي بے خيالي مين ادهر اودهر تکنے لگتے هين - کيا مين نهين جانتي کہ اونکي آنکهہ کسے ڈهونڈتي هے - کوئي ديکهہ پاے تو جهٹ نظر پهرا ليتے هين - مين اتنا بهي نهين سمجهتي ؟ کهانا کهاتے کهاتے کسکي آواز سننے کے لئے هاتهہ کا نوالہ هاتهہ مين لئے کان کهڑے کئے رهجاتے هين کهانا کچهہ چاهتے هين مونهہ مين کچهہ دهر ليتے هين - کند کي آواز کان مين آلے تب هي پهر زور زبردستي کهانے لگتے هين - ميرے جي جان کے مالک هميشہ هنس مکهہ نظر آتے تهے - آج کل ايسي اوسان سے نکلے هوے کيون رهتے هين - بات کهو تو سنتے هي نهين يونهين هون هان کهديتے هين - اور جو مين جهنجهلا کے کهتي هون " پرميشر کرے مجهے جلد هي موت آے " تو بے سنے هون هان کهديتے هين - اسقدر جنگ مين رهنے کا سبب کيا ؟ پوچهو تو کهتے هين " مقدمہ کي فکر " - مگر مين اچهي طرح جانتي هون کہ مقدمہ کي بات اون کے جي مين آنے هي نهين پاتي - مقدمہ کي بات تو جب کرتے هين تو هنس هنسکے - اور ايک بات هے گاون کي بڑي بوڑهيان ايکدن کند کي باتين

کو رهی تهیـن - اوسکے بچپن مین رانڈ هو جانے اور
بے آسرا بے سہارا رهجانے کا دکهڑا نکالکے جی کڑها رهی تهین
تمهارے بهائي بهی وهیـن کهڑے تهے - میںنے چهپکے
پیچهے سے دیکها کہ اونکی آنکهون مین آنسو بهر آے
پهر ایکا ایکی جلدي جلدی ڈگین بهرتے وهان سے
چلدئے - ابهي کئی دن هوے میںنے کمود نام کي
ایک نوکر رکهی هے - بابو اوسے کمود هی ککهے
پکارتے هیـن - کبهی کبهی ایسا هوتا هي کہ کمود کهنا
چاهتے هیـن مگر کند پکار اوٹهتے هیـن - اور کہانتک
آپے سے باهر هونگے ؟ آپے سے باهر هونے کي کوئي
وجہہ بهي ؟

یہہ تو نهین کہہ سکتي کہ وہ میرے ساتهہ بے پروا هي
برتتے یا بے خیالی کرتے هین - نهین آگے سے بهي بڑهکے
خیال کرتے اور دل رکهتے هین - مگر اُسکي وجہہ
جو هے مین اچهي طرح جانتي هون - دل مین اپنے
آپ کو میرا قصور وار سمجهتے هین - ساتهہ هي یهہ بهی
جانتي هون کہ میری جگهہ اب اون کے دل میـن
نهیـن - دل رکهنا اور هے چاهت کچهہ اور - ان
دونون میـن جو فرق هے هم عورتیـن آسانی سے
سمجهہ سکتے هیـن *

ایک اور هنسي کی بات سنو - ایشورودیا ساگر

کوئی کلکتہ کے پنڈت ھیں - اونہون نے رانڈون کے بیاہ پر ایک کتاب لکھہ ماری ھے - رانڈون کے بیاہ کا جو بندوبست کرے وہ اگر پنڈت ھے تو الو پھر کون ؟ آج کل بہتا چارجی بیٹھک مین آے نہین کہ اس کتاب پر بحث ھونے لگی - دو ایک ھي دن ھوے کہ منطقي بکبک کے باوا آدم اور ماتا سرسوتي ( علم کي دیبی ) کے سپوت رانڈون کے بیاہ کي طرفداری مین بکواس لگاکے بابو سے اپنے پاتھہ شالہ ( مکتب ) کی مرمت کے لئے دس روپیہ لیگئے - اوسکے دوسرے ھي دن سرو بھوم پنڈت نے رانڈون کے بیاہ کی برائی پر اسپیچ دی اونکی بیٹی کے بیاہ کے لئے پانچ تولہ سونے کی پھنجیان مینے بنوادیں *

بہت دیر سے دکھڑا روتے روتے تمہارے کان کھا گئی دم ناک مین کر رکھا ھے - نہ معلوم تم کیسی کیسی اوکتائی اور جھنجلائی ھوگی مگر کیا کرون بہن دل کا دکھہ درد تم سے نکہون تو کس سے کہون - میری کتھا تو اب بھی پوری نہین ھوئی ھے مگر تمہارے خیال سے چپ ھوے جاتی ھون ان باتون کا کسي سے ذکر نکرنا - اپنے سرکی قسم دیتی ھون یہہ خط اپنے میان کو ندکھانا *

سورج مکھی

ایک بات اور رھگئی - جان بچنے کی ایک ھی

صورت نظر آتي هے کہ باپ کا تون کہین اور پہنتا دون مگر بھیجون تو کہان ؟ کہو تم لے سکتی ہو یا ڈر لگتا ہے ؟

کمل نے جواب مین لکہا

تم پاگل ہوگئي ہو - نہین تو یون خاوند سے بدگمان نہوتیں - بدگمانی چھوڑ دو اور جو کسیطرح خاوند کا اعتبار نہ آتا ہو تو کسی گڑھیا مین جا کے ڈوب مرو مین کمل منی بالکل سمجھہ کی بات بتاتی ہون - رسی گگری سمیت ڈوب مرو - جو خاوند پر بھروسہ نکرتی ہو اوسکا ڈوب مرنا ہے بھلا *

## بارھوین فصل

### کنچھی پھوٹی

دو چار ھی دن مین نگندرکی ساری چال ڈھال بدلنے لگی - صاف ستھرے آسمان پر بادل نظر آنے لگا اوسکے چال چلن پر گھنگھور گھٹا چھاگئی اور وھی حالت ھوگئی جو گرمیون مین شام کے وقت آسمان کی ھوتی ھے سورج مکھی یہہ دیکھر آنچل سے آنکھین پوچھنے لگی *

دل مین خیال آتا تھا کمل ھی کی بات ماننی چاھئے خاوند کیطرف سے برا گمان کیون کرون - اونکا دل اٹل پہاڑ ھے - شاید مین ھی غلطی پر ھون - ھوسکتاھی

کہ اوس کے دشمن بیمار ہون - اسطرح اوس نے ایک ریت کی دیوار کھڑی کی *

گھر پر ایک چھوٹے درجہ کا ڈاکٹر رہا کرتا تھا - وہ آپ ہی گھر کا سب کام دھام دیکھتی بھالتی تھی اسلئے زنانہ مین سے سب کے ساتھہ بات چیت کیا کرتی تھی برآمدہ کی پچھیت پر چک پڑی رہا کرتی تھی - اوسکے پیچھے آپ بیٹھتی تھی اور برآمدہ مین وہ شخص جس سے بات کرنی ہوتی - ڈاکٹر سے بھی اسیطرح بات چیت کیا کرتی تھی - ڈاکٹر کو بلواکر سورج مکھی نے کہا " دیکھتے ہو کہ بابو بیمار ہین دوادارو کیون نہین کرتے " *

ڈاکٹر - کیا بیمار ہین ؟ مجھے تو کانون کان بھی خبر نہین بیماری کا نام بھی نہین سنا *

سورج مکھی - بابو نے تمسے کچھہ نہین کہا ؟

ڈاکٹر - جی نہین - آپ ہی فرمائیے ناکہ کیا بیماری ہے *

سورج مکھی - ڈاکٹر ہوکے مجھسے پوچھتے ہو کہ کیا بیماری ہے *

ڈاکٹر بہت چکرایا - کہنے لگا " مین ابھی جاکر پوچھتا ہون " - اوڑنے کے لئے پرتول رہا تھا کہ سورج مکھی نے کہا " بابو سے کچھہ پوچھو پاچھو مت دوادارو کرو " *

ڈاکٹر نے دل مین کہا " یہ تو اچھا علاج ہوا - " جو حکم دوا کی فکر کیا" کہکر اوڑنچھو ہوگیا - دوا خانہ مین جا تھوڑا سوڈا، تھوڑی پورٹ واین، تھوڑا شربت فیری میوریٹیس، تھوڑا سا اپنا سراپنی ایسی تیسی ملاکر شیشی مین ڈال، چٹھی لگا دن مین دو بار پینے کی ھدایت لکھکر بھیجدی سورج مکھی دوا پلانے چلین - نگندر نے شیشی اوسکے ھاتھہ سے لے پٹرہ پٹرھا کر ایک بلی کے کھینچ ماری - بلی بگٹٹ بھاگی - دوا اوسکی دم پر سے ٹپک ٹپککر تھکانے لگ گئی سورج مکھی بولین " اچھا دوا نہین پیتے تو یہی بتادو کہ دشمنون کو بیماری کیا ھے" - نگندر نے مونہہ بنا کے کہا "بیماری کیسی" ؟

سورج مکھی بولی " ذرا آئینہ مین مونہہ تو دیکھو حالت کیا ھوگئی ھے" - یہہ کہکے آئینہ سامنے لاکر رکھدیا نگندر نے اوٹھا دور پھینکدیا - آئینہ چکنا چور ھوگیا *

سورج مکھی کی آنکھون سے ٹپ ٹپ آنسو گرتے دیکھ نگندر لال لال آنکھین نکالکے آوٹھکر چلاگیا - باھر جاکر ایک نوکر کو بے خطا پیٹ ڈالا - اس مارسے سورج مکھی کا بدن سب جھنجھنانے لگا *

اس سے پہلے نگندر نہایت ٹھنڈے مزاج کا آدمی تھا مگر آجکل بات بات پر بگڑتا اور آگ بگولہ ھوا جاتا تھا *

اور خالی غصہ ھی تو نتھا - ایکدن رات کو کھانے کا وقت گزر جانے پر بھی وہ زنانہ مین نہ آیا - سورج مکھی

بیٹھی راستہ دیکھہ رھی ھے - بہت رات گئے گھر مین آیا تو صورت دیکھتے ھے سورج مکھی کے ھاتھون کے طوطے اوڑ گئے - چھرہ تمتمایا ھوا ھے - آنکھین لال ھو رھی ھین - شراب پئے ھوے ھے - اس سے پہلے اوسنے کبھی مونھہ کو نہ لگائی تھی - اسلئے دیکھکر سورج مکھی کے اوسان جاتے رھے *

اوس دن سے ھر روز ایسا ھی ھونے لگا - ایکدن سورج مکھی نے اوسکے پاون پکڑکے اور بہتے ھوے آنسوونکو کسیطرح روک تھامکے بہت خوشامد سے گڑگڑا کے کہا " میری خاطر سے اسے چھوڑدو " نگندر نے پوچھا " برائي کیا ھے ؟ " *

سوال کے تیورھی اگرچہ جواب کا گلا گھونٹے دیتے تھے پھر بھی اوس نے جي کڑا کرکے جواب دیا " برائی ورائی مین جانتی نھین - جسے آپ برا نہ جانین اوسے مین بھی برا نھین سمجھتي مگر میرے کہنے سے چھوڑدو " *

نگندر بولا " سورج مکھی سنو مین ھون متوالا - متوالے کي بات کا سب اعتبار کیا کرتے ھین - میری بات کا اعتبار کرنا نھین تو اُسکی بھي ضرورت نھین " *

سورج مکھی کمرہ سے باھر چلي گئی - نوکر کی مارپیٹ کے وقت سے اوس نے جی مین ٹھان لی تھی کہ اوسکے آگے آنسو نہ بہائیگی *

دیوانجی نے کہلا بھیجا "مانجی سے کہنا دھن دولت سب چلا اور رهنا دکھائی نہین دیتا" *

"کیون ؟"

"بابو تو کچھہ دیکہنے بھالنے نہین - عملے والے جو جی مین آتا ھے کرتے ھین - آقا کی بے پرواهي دیکھکر میزي کوئی سنتا نہین" - سورج مکھی سنکر بولی "دھن دولت جنکا ھی اونہین کے رکھے رهسکتا ھے - نہین جاتا ھے جانے دو" اس سے پہلے نگندر آپ سب دیکھه بھال کیا کرتا تہا *

ایکدن تین چار هزار آسامیان اوسکی کچہری کے دروازه پہ هاتہہ جوڑ کے آکھڑی هوئین "دهائي ھے هجورکي - نائب گماشتہ کے هاتھون مرمٹے - جو کچھہ تھا سب چہین لیا - هجور کے سوا همارا بچانیوالا کون ھے" نگندر نے حکم دیا "سب کو بھگادو" *

اس سے پہلے گماشتہ نے ایک آسامی سے ایک روپیہ مار پیت کے لیلیا تہا - اوس نے گماشتہ کی تنخواه مین سے دس روپیہ کا ٹکر آسامی کو دلوا دئے تہے *

هردیو گھوشال نے لکھا "تمہین هوا کیا ھے ؟ کیا کیا کرتے هو ؟ بہت سوچتا هون کچہہ سمجہہ مین نہین آتا - تمہارا خط اول تو آتا هی نہین اور آتا بھی ھے تو دو سطر کا وہ بھی اول ٹپانگ جسکا نہ سر نہ پیر - کوئی بات هی نہین هوتی - خفا هو تو یہی لکھو - مقدمہ هارگئے هو تو یہی کہو - اچھا اور کچھہ کہو یا نکھو یہ تو کہو طبیعت کیسی رهتی ھے ؟" *

نگندر نے جواب مین لکھا " میری بات کا برا نہ ماننا مین منجدھار مین ڈوب رہا ہون *

ہردیو بہت سمجھدار آدمی تھا - دلمین کہنے لگا " این ! یہہ کیا ؟ کوئی مالی پریشانی ہے ؟ کوئی دوست بچھڑ گیا ؟ دیبندر سے کوئی امبڑ چمبڑ ہوئی ؟ یا کسی کی چاہت نے پاگل کر رکھا ہے ؟"

کمل منی کے پاس سورج مکھی کا ایک خط اور آیا اوسکے آخر مین لکھا تھا " کمل منی بہن ایکبار اور صورت دکھا جاؤ - تمہارے سوا میرے دکھ پر دکھنے والا اور کوئی نہین - ایکبار پھر آو" *

## تیرھوین فصل

## روم روس کی لڑائی

کمل منی کے پیر اوکھڑ گئے اور نہ رہا گیا - وہ عورتون مین ایک ہیرا تھی ویسے ہی خاوند کے پاس پہنچی سریش چندر گھرمین بیٹھا آفس کی آمدنی اور خرچ کا حساب دیکھہ رہا تھا - اوسکے پاس ہی فرش پر ایک برس کا بچہ ستیش چندر ایک انگریزی اخبار ہتھیائے بیٹھا تھا پہلے تو ہڑپ کرجانے ہی کی سوجھی تھی - جب اوس مین کامیابی نہوئی تو اب بچھائے بیٹھا تھا *

کمل منی نے خاوند کے پاس پہنچکر بہت ادب سے دونون ہاتھہ جوڑ کے ایک فرشی سلام کیا " مہاراج کو بندگی پہنچے "

(اس سے کچھہ هی پہلے گھر پر گوبند ا ن هی کاری کا جا ترا هو چکا تھا) - سریش چندر نے هنسکر کہا " کیا پھر خرگوش چوری گیا ؟"

کمل — جی نہین - خرگوش ورگوش کهیرے ککڑی کے بھروسہ نرهئیے کا اب کے بڑی بھاری چیز چوری گئی هے *

سریش — کیا چیز اور کہان ؟

کمل — گوبند پور مین چوری هو گئی - دادا کی سونے کی ڈبیہ مین ایک کانی کوڑی تھی وہ کوئی لیکر چلتا بنا - پہلے کچھہ سریش کی سمجھہ مین نہ آئی - کہنے لگا " تمہارے دادا کی سونے کی ڈبیہ تو هوئی سورج مکھی مگر یہہ کانی کوڑی کیا ؟"

کمل — سورج مکھی کی سمجھہ بوجھہ

سریش بولا " جب هی لوگ کہتے هین سارا کوڑی کا کھیل هے سورج مکھی نے اسی کانی کوڑی سے تمہارے بھائی کو کوڑیا غلام بنا رکھا هے - اور تمہارے پاس اتنی سمجھہ هونے پر بھی ...... کمل نے اوسکے مونہہ پر هاتھہ رکھدیا هاتھہ الگ هوا تو بولا "اچھا وہ کانی کوڑی کون لے گیا ؟"

کمل — یہہ تو نہین معلوم مگر اوسکا خط پڑھکر اتنا تو سمجھہ مین آتا هے کہ اوسکی کانی کوڑی کھوئی

ضرور گئی - نہیں تو ایسا خط نہ لکھتی *
سریش — خط دیکھنے کو مل سکتا ہے ؟
کمل — خط آو سکے ہاتھہ میں دیکر بولی " لو پڑھو
سورج مکھی نے یہہ سب باتیں تم سے کہنے کی
ممانعت کردی ہے مگر جبتک ہر ایک بات
تم سے نکہدوں دل ہچکیاں لیتا رہیگا جبتک
خط تمہاری نظر سے نہ گزاردوں نہ بھوک پیاس
لگیگی نہ نیند آئیگی بلکہ ہو سکتا ہے کہ گھمنی کی
بیماری ہوجاے " *
سریش چندر خط ہاتھہ میں لیکر ذرا دیر سوچکر بولا
" جب تمہیں منع کردیا ہے تو میں بھی خط ندیکھونگا
بلکہ یہہ بھی سننا نہیں چاہتا کہ لکھا کیا ہے - صرف
اتناہی بتادو کہ کرنا کیا ہوگا " *
کمل — کرنا کیا ہوگا ؟ یہی کہ سورج مکھی کی سمجھہ بوجھہ
کھوگئی ہے - اوسے تہوڑی سی سمجھہ بوجھہ
چاہئیے ہے - اب ایسا کون ہے جو اوسے سمجھہ
بوجھہ دے - سمجھہ بوجھہ جوکچھہ ہے تو ستیش
بابو کے پاس - اسی لئے اونکی ممانی نے ستیش بابو
کو گوبند پور آنے کو لکھا ہے *
ستیش بابو اس بیچ میں ایک گلدان پھولوں سمیت
اوندھا چکے تھے اور دوات کی تاک لگا رہے تھے - سریش

نے اونکی طرف دیکھکر کہا " بیشک سمجھہ بوجھہ دینے والا تو بہت اچھا ڈھونڈ نکالا ھے - خیر اب سمجھہ میں آیا کہ بھاوج کے یہان سے آپ کو بلاوا آیا ھے - ستیش کو جانا پڑا تو کمل کو بھی بے جاے نہ بنیگی - سچ تو ھے سورج مکھی کی کانی کوڑي نہ گئی ھوتی تو ایسی بات کیون لکھتی " *

کمل — بس اتنی ھی سی بات - ستیش کا بلاوا ھے میرا بلاوا ھے اور آپکا بلاوا ھے *

سریش — میرا بلاوا کیسا ؟

کمل — تو کیا سمجھتے ھو مین اکیلی جاؤنگی - ساتھہ لوٹا تولیا لیکر کون چلیگا ؟

سریش — یہہ تو سورج مکھی کی ھٹ دھرمی ھے - لوٹا تولیہ لیجانے ھی کے لئے اگر جمائی بابو کی ضرورت ھے تو دو چار دن کے لئے کوئی جمائی بابو کہین سے پکڑ لادونگا *

کمل منی بہت جھنجلائی - تیوری مین بہت سے بل ڈال لئے - سریش کا منہ چڑایا اور جو کاغذ وہ لکھہ رہا تھا پھاڑ کے پھینکدیا - سریش نے ھنسکر کہا " تو پھر چھیڑ چھاڑ کرنے کیون چلی تھین " *

کمل نے لگاوٹ سے بگڑ کے کہا " ھمارے جی کی خوشی ایسی ھی چھیڑینگے *

سریش نے بھی غصہ کی صورت بناکر کہا "تو ھماری بھی خوشی - ایسی کہینگے" *

آپے سے باھر نکلی ھوئی کمل نے نیچے کا ھونت دابکر چھوتے سے ھاتھہ کا گھونسا سریش کو دکھایا - گھونسا دیکھکر سریش نے اوسکا جوڑا کھولدیا اسپر آگ بگولہ ھوکر کمل نے اوسکی دوات کی سیاھی اوگالدان مین اونڈھا دی *

سریش نے جھلاھت مین دوڑ کے اوسکا مونھہ چوم لیا جھنجھلاھت مین آپے سے باھر ھوکے کمل نے بھی اوسکا گال کات لیا - یہہ دیکھکر ستیش کے دل مین بڑی پیارکی لہراوٹھی - وہ سمجھتا تھا مونہ چومانے کا اوسی نے ٹھیکہ لے رکھا ھے - اسلئے اوسکی لٹس ھوتے دیکھی تو بادشاھی حصہ لینے کو مان کا گھٹنا پکڑکے کھڑا ھوگیا اور دونون کے مونہ کی طرف دیکھکر کلکاریان مارنے لگا - یہ ٹھٹھے کملؔ کے کانون کو کیاھی بھلے لگے - اوس نے ستیش کو گود مین اوٹھا بے گنتی بوسے لے ڈالے - اسکے بعد سریش نے اوس کی گود سے لیکر خوب چوما چاٹا - اسطرح بادشاھی حصہ وصول کرکے ستیش بابو گود سے نیچے اوترے - اوترتے ھی باپ کی پنسل نظر پڑگئی - اوسے جھٹ لینے کے لئے لپکے اور ھاتھہ مین اوٹھاکر مزے لے لیکے منہ مین رکھکر چوسنے چاٹنے لگے *

کروکشیترکی لڑائی کے زمانہ مین ایکدن بھگدت اور

ارجن مین زور کا رن پڑا - بھگدت نے ایک بے روک تیر ارجن کیطرف چھوڑا - سری کرشن نے جو دیکھا کہ ارجن اوسکی روک تھام نہین کرسکتے تو اپنا سینہ سامنے کردیا اور تیر کو چھاتی پہ لیکر روک لیا - اسیطرح سریش چندر کی اس بڑی ڈراونی لڑائی مین ستیش نے سب وار اپنے اوپر لیکر لڑائی کو روکدیا - مگر یہہ لڑائی اور ملاپ یونہین آناً فاناً ہوتے اور دم کے دم مین تھمتے رہے *

اس کے بعد سریش نے پوچھا "توکیا سچ مچ ھی تمہین گوبندپور جانا ہوگا - مین اکیلا کیسے رہونگا" *

کمل — جیسے مین اکیلا چھوڑے ھی تو دیتی ہون مجھے بھی جانا ہوگا آپ کو بھی - لو اب جاؤ سویرے سویرے آفس کا کام نبیڑ آؤ - اور جو دیر کی تو مین اور ستیش دونون دو کونون مین بیٹھکر رونا شروع کردینگے *

سریش — بھلا مین کسطرح جاسکتا ہون - یہی تو السی مول لینے کے دن ہین - تم اکیلی ھی چلی جاؤ *

کمل منی — آو ستیش آو تو - ہم تم دونون ملکر دو کونون مین بیٹھکر رونا شروع کرین *

مان کی پیاری آواز کان مین پہنچتے ھی پنسل بھنبوڑنا چھوڑ مزے مین آکر وہ کلکاریان مارنے لگا اسلئے کمل منی کا رونا دھونا سب رھگیا اوسکی جگہہ

آوسکا مونھہ چومنے لگی - سریش بھی دیکھا دیکھی ایسا ھی
کرنے لگا - ستیش نے اُترا کر اور نخرے مین آکر ایک
ھنسی کی لھر آوتھائی - جب یھہ بڑا کاربار نبڑ چکا تو
کمل پھر بولی " اب کیا حکم ھوتا ھی " *!
سریش — تم جاونا - مین روتا کب ھون - مگر السی کی
فصل مین بھلا مین کیونکر جا سکتا ھون یھہ
سنکے کمل پھر روتھہ بیٹھی - نہ مونہ سے بولے
نہ سر سے کھیلے *
سریش کے قلم مین تھوڑی سی سیاھی باقی رھگئی تھی
قلم ھاتھہ مین لئے چپکے چپکے پیچھے جاکر کمل کے ماتھے پر
آونگلی سے چھاپا ماردیا - وہ ھنسکے بولی " پیارے
دیکھو تو مین تمہین کتنا چاھتی ھون " اور سریش کے
کاندھے بانہون مین دبوچکر مونھہ چوم لیا - چھاپے کی
ساری سیاھی سریش کے گال کو لگ کر رھگئی *
اب کی لڑائی مین یون فتح پانے کے بعد بولی
" اگر کسیطرح جانا نہین ھو سکتا تو اچھا میرے ھی
جانے کا بندو بست کردو *
سریش — لوٹ کے کب آؤگی ؟
کمل — یھہ بھی پوچھنے کی بات ھی - تم نہ گئے تو مین کے دن
ٹک سکتی ھون ؟
سریش نے کمل کو گوبند پور بھجوا دیا - مگر ھم نے

معتبر ذریعہ سے سنا ھے کہ سریش بابو کے صاحب لوگون کو
اوس سال بہت نفع نہوا - بلکہ کوتھي کے کارندون نے
ھم سے چپکے سے یہہ بھي کہا کہ سریش بابوھی کے قصور سے
ایسا ھوا - وہ ان دنون جی لگا کے کام ھی نکرتے تھے
خالي گھر مین پڑے کڑیان گنا کرتے تھے - سریش چندر نے
ایکدن سنا تو بولا " وہ تو ھونا ھی تھا - لچھمی نے
اون دنون مجھسے مونھہ موڑ رکھا تھا " - سننے والون نے
مونھہ پھیر کے کہا " اے پھٹے مونھہ ! کیا جورو کا غلام ھے "
سریش کے کان تک یھہ بات پہنچی تو کانون تک باچھین
کھل گئین نوکر کو بلاکر حکم دیا "دیکھہ بے اچھے اچھے کھانے پکانا
آج بابو لوگ یہین کھانا کھائینگے *

چودھوین فصل

پکڑی گئي

گوبند پور مین نگندر کے یہان ایسا معلوم ھوتا تھا
کہ اندھیرے مین ایک پھول کھلا - کمل منی کی
ھنستي ھوئی صورت دیکھکر سورج مکھي کی آنکھہ کے
آنسو سوکھہ گئے - گھر مین پاون دھرتے ھي کمل
سورج مکھي کے بالون کے جھنڈ لے بیٹھی - بہت دن سے
اوس نے بال نہ سنوارے تھے - کمل نے کہا " دو ایک پھول
کھونس دون " - سورج مکھی نے ڈھیلے ھاتھہ سے
اوسکے گال پر ایک چپت جمائی - مگر وہ " نہین نہین "

کہتی ھی رھی کمل نے چپکے سے دو ایک پھول بالون مین کھونس ھی دئے اور جب عورتون کی سبھا جٹی تو کہنے لگی " دیکھتی ھو نگوڑی کو بڑھاپے مین سر مین پھول لگانے کا شوق چرایا ھے *

نگندر کے چمکتے ھوے مونھہ پر جو گھٹا چھائی ھوئی تھی اوسپر بھی پردہ سا پڑگیا - اوسے دیکھتے ھی کمل نے جھککے سلام کیا - نگندر نے پوچھا " کمل تم یہان کہان ؟ "

اوسنے مونھہ نیچا کرکے اور بالکل بھلے مانس بنکے جواب دیا " جی کیا کہون یہہ بچہ گھسیٹکے لے آیا "

نگندر بولا " بہت ٹھیک ! ارے کوئی ھے ؟ مارو تو باجی کو " یہہ کہکے بچہ کو گود مین اوٹھا لیا اور یہہ سزا دی کہ گال کاٹ لیا - بچہ نے شکریہ مین رال بدن پر ٹپکادی اور موچھہ پکڑکے کھینچ لی *

کندنندنی سے کمل نے اسطرح بات کی " آھا ! یہہ کون ؟ کندی ھے ! کندی اندھی دھندی اچھی تو ھے ؟ " - وہ مونھہ تکتی رھگئی - پھر تھوڑی دیر سوچکے بولی " جی ھان اچھی ھون " *

کمل — جی ھان باجی کہتے کیا مونھہ دکھتا ھے - مجھے باجی کہا کر نہین تو سوتی ھوئی کے جھونٹون مین چنگاری رکھدونگی - اور نہ سہی تو چھپکلی اوپر چھوڑدونگی *

کند بچاری سے جو کہدیا جاے وهی کرنے لگتی تهی
باجی باجی کہنے لگی - جن دنون کلکتہ مین کمل کے پاس
رهتی تهی تو اوسے کچھہ بهی نہ کہتی تهی - بات هی بہت کم
کرتی تهی - مگر اوسکی گهٹی مین پڑی هوئی محبت الفت
دیکهکر اوسیوقت سے اوسے چاهنے لگي تهي بیچ مین جو
کئي برس تک ملنا نہوا تو کچھہ کچھہ بهولسي گئي تهي
مگر اب جو دونون کي طبیعتون نے آپس مین میل کها یا تو
وہ پیار پهر نیا هو کے بڑهنے لگا *

دونون مین گاڑها یارانہ هوگیا - اودهر کمل منی گهر جانے
کی طیاریان کرنے لگي - سورج مکهی نے سنا تو بولي
" نا بهن ابهي نہین دو دن اور ٹهیرو - تم چلي گئین
تو مین نہ بچونگي - تم سے سب باتین کهکر ذرا جی هلکا
هوجاتا هے چین سا آتا هے " - وہ بولي " تمهارا کام
بے کئے نہ جاؤنگی " - سورج مکهي نے پوچها " میرا
کام کیا کروگي ؟ - کمل نے مونهہ سے تو کہا " تمهارا
دریا کرم " مگر جی مین کہا " تمہین کانٹون سے چهڑانا "
کند نندنی اوسکے جانے کا نام سنکر اپنے کمرہ مین جاکر
چپکے چپکے آنسو بهانے لگی - کمل دبے پاؤن اوسکے
پیچهے پیچهے گئي - جاکر دیکها کہ وہ تکیہ پر مونهہ رکهے
رو رهی هے - کمل جهٹ اوسکے بال باندهنے بیٹهہ گئي
بال باندهنے کي اوسے بیماری سے هوگئی تهی - بال

بند ہ چکے تو اوسکا سر اوٹھا کر گود مین رکھہ لیا اور آنچل سے آنسو پوچھے - سب کچھہ ہو چکا تو پوچھا "کندی رو کیون رہی تھی؟" *

کند — تم جاتی کیون ہو؟ *

کمل کو ہنسی آگئی - مگر دو ایک آنسوون کی بوندون نے اس ہنسی کو نہ مانا - بے کہے سنے گالون پر بہکر ہنسی پر آن پڑین - دھوپ کے اوپر بارش ہوگئی *

کمل — اچھا تو اس مین رونے کی کیا بات ہے؟

کند — تم مجھے پیار کرتی ہو *

کمل — اور کوئی نہین کرتا؟

کند چپ ہوگئی *

کمل — کون تجھے پیار نہین کرتا؟ گھر کی بیوی نہین کرتی؟ دیکھہ مجھسے نہ چھپانا *

کند چپ سادھے رہی *

کمل — دادا نہین کرتے؟

کند گپ چپ کے لڈو کہائے بیٹھی رہی *

کمل — اگر مین ہی تجھے پیار کرتی ہون اور تو بہی مجھے چاہتی ہے تو میرے ساتھہ چلنا *

کند اب بہی کچھہ نہ بولی - کمل نے پھر پوچھا "چلیگی کہ نہین؟" اوسنے سر ہلایا کہ "جاؤنگی تو نہین" کمل کا پھول کیطرح کھلا ہوا مونہہ بھاری پڑگیا - پیار سے

اوسکا سر اوتھا کے سینہ سے لگا لیا اور گال پکڑ کے کہا "کند سچ سچ بتائیگی ؟"

کند — کیا ؟

کمل — جو کچھہ مین پوچھون - مین تیری با جی هون - مجھسے نہ چھپانا - کسی سے نہ کھونگی - ساتھہ هی جی مین کہا اگر کسی سے کہا تو سریش بابو سے یا بچے کے کان مین *

کند — کھو کیا پوچھتی هو *

کمل — دادا کو تو بہت چاهتی هے نا ؟

اوس نے کچھہ جواب نہ دیا کمل کی گود مین مونہہ ڈال کے تسر تسر رونے لگي *

کمل — مین سمجھہ گئي تیری شامت آئي هے موت سرپہ کھیلتي هے - خیر اس مین توکسي کا کچھہ بگڑتا نهین مگر ساتھہ هي ساتھہ اور بھتون کا بھي تو ناس لگیگا *

کند سر اوتھا کے اوسکا مونہہ تکنے لگي - کمل اوسکے جي کي بات سمجھہ گئي اور بولي "ناس گئي ! کیا دیدے پھوٹ گئے هین اتنا نهین سوجھتا کہ ...... " بات مونہہ کي مونہہ هي مین رهي - کند کا اوتھا هوا سر پھر نیوڑھا کے اوسکي گود مین آپڑا - اوسکے آنسوون کے ریلے مین کمل کا دل بہہ گیا - کند بہت دیر تک چپ چاپ آنسو

بھاگتي رهی - بچھونکی کیطرح بلک بلک کے رویا کی
روئی تو آپ اور دوسرے کے آنسوون سے سر کے بال سب
بھیگ گئے *

کمل اچھی طرح جانتی تھی کہ چاہ کسے کھتے هین اسلئے
جی مین اوسکے دکھہ پر بہت کڑھی اور آنسو پوچھکر پکارا
"کند" کند نے پھر سر اوٹھا کے دیکھا *

کمل — میرے ساتھہ چلیگی نا؟

کند کی آنکھون سے پھر جھڑیا ن لگ گئین —

کمل — بے جاے نہ بنیگی - لاکھہ کا گھر راکھہ مین ملجائیگا *

کند اور پھوٹکے رونے لگی - کمل نے پوچھا "جائیگی
کہ نہین اچھی طرح جی مین سوچ لے" *

بہت دیر کے بعد اوس نے آنکھین پوچھکے سر اوٹھایا
اور بولی "چلونگی" *

بہت دیر کے بعد کیون؟ کمل کی سمجھہ مین آگیا - وہ
جان گئی کہ دوسرے کے فائدہ پر اوس نے اپنی لاکھون
کی جان بھینٹ چڑھادی - نگندر کے بھلے کے لئے سورج
مکھی کے بھلے کے لئے اوس نے نگندرکو بھلادینے کا سهر
وعدہ کرلیا - یہہ وجہہ تھی کہ اتنی دیر لگون نے جو دیکھا
تو کمل اچھی طرح جانتی تھی اوٹھکر چلدین - صرف
اپنا پہلا کس جانور کا نام هے *رن جانے اوسکے پاون مین
نہ تھی - هریدا سی نے جو اوسے

پندرهوین فصل

## هیرا

اسی بیچ مین هیرا داسی بیشنوی نے آ کے گانا شروع کردیا *

کانٹا بن مین چنے گئی تہی رسوائی کا پہول
لو سکہی کالا کلنک کا پہول
هار بنا کے گلے مین پہنا کان مین پہنا جہمکا
سکہی رسوائی کا پہول

آج سورج مکہی آپ موجود تہی - اوس نے کمل کو بہی گانا سنے کو بلا بہیجا - وہ کند کو ساتھ لئے آئی بیشنوی گانے لگی *

کانٹا لگ کے مری تو مرون
پر پہول کا جوبن لوٹونگی
ڈہونڈتی پہرتی هون چارون طرف
نئی کلی کدهر هے کہلی

بی بی نے تیوری مین بل ڈالکے کہا " بیشنوی باجی پہوٹ گئے هین اتنے موتھ پر - کہین جلد چار کے کاندھے جاؤ موتھ هي مین رهي ... آتا " *
اوسکي گود مین آپڑا - اوہ اس مین کیا برائی هے ؟ "
کمل کا دل بہہ گیا - کند بہہ گئی - کہنے لگی " اور

اوپر سے پوچھتی ھے کیون - ارے کوئی ببول کا جھانکڑ تو لاؤ - نت کھٹ کو دکھادون کہ کانٹا لگے سے کیا چین آتا ھے" - سورج مکھی نے ھریداسي سے ھولے سے کہا "ایسے گیت ھمین نہین بہاتے - بھلے مانسون کے گھر اچھے اچھے گیت گایا کرو" بیشنوی "بہت اچھا کہکے گانے لگی" *

پنڈت جی کے پاون پڑونگی وید شاستر سیکھونگی
کوئی بھی اس مین برا کھے مین برا بھلا پہچا نونگی .

کمل ناک بھون چڑھا کے بولی "گھروالی بیوی آپ کا جی چاھتا ھو تو اپنی بیشنوی کا گانا آپ ھی سنئے مین تو یہہ چلی" وہ یہہ کہکر چلتي بني تو سورج مکھي بھي مونہہ بنا کے اوٹھہ کھڑی ھوئی - دوسری عورتین بھی جنکا جی چاھا چلي گئین جنکا جی چاھا رھگئین - انہین رھنے والیون مین کند نندنی بھی تھی جسکی وجھہ یہہ تھی کہ گیت کا مطلب وہ خاک دھول کچھہ بھی نہ سمجھی بلکہ سچ تو یون ھے کہ سنا ھے نہین کیونکہ وہ اور ھی اودھیڑ بن مین لگی تھی - اسلئے جہان بیٹھی تھی وھین بیٹھی رھگئی اسکے بعد ھریداسی نے اورکوئی گیت نہ گایا - ادھر اودھر کی باتین کرنے لگی - عورتون نے جو دیکھا کہ گانا اب نہوگا تو سب کی سب اوٹھکر چلدین - صرف کند نندنی نہ اوٹھی مگر کون جانے اوسکے پاون مین چلنے کی سکت بھی تھی کہ نہ تھی - ھریداسی نے جو اوسے

اکیلا پایا تو مونہہ مانگی مراد ہاتہہ لگی دل کہولکے جو جو جی مین تہا سب کہہ ڈالا - کند نے کچہہ سنا کچہہ نہ سنا *

سورج مکھی دور سے کہڑی سب دیکھہ رہی تھی - جب دونون سر جوڑ کے باتین کرتی نظر آئین تو اوس نے کمل کو بلاکر دکہایا - وہ بولی "کیا ہوا؟ باتین کرتی ہے کرنے دو - عورت ہی تو ہے کوئی مردوا تہوڑی ہے" *

. سورج مکھی بولی "عورت ہی کہ مرد اسی کی کیا ٹھیک؟"

کمل نے اچنبھے سے کہا "ہی ہی! کہتی کیا ہو؟"

سورج مکھی نے کہا "مجہے تو لگتا ہے بھیس بدلے کوئی مردوا ہی ہے - اچھا یہہ تو ابھی کھلا جاتا ہے - مگر یہہ تو بتاو کہ کند کیا بورے چال چلن کی ہے؟"

کمل یہہ کہکر کہ "ٹھیرو تو سہی مین ببول کا جھانکڑ لاتی ہون - موے کو کانٹا لگنے کا مزا تو چکھا دون" ببول کے جھانکڑ کے پیچھے دوڑی چلی گئی - راستہ مین ستیش سے مڈ بھیڑ ہوگئی - وہ ممانی کی سیندور کی ڈبیہ ہتھیائے بیٹھا تھا اور سیندور لیکر گال، ناک، ٹہوڑی، چھاتی اور پیٹ پر طرح طرح کے بیل بوٹے بنا رہا تہا - یہہ دیکھتے ہی کمل ببول کا جھانکڑ بیشنوی اور کند نند نی سبکو بھول گئی - اسی بیچ مین سورج مکھی نے ہیرا داسی کو بلا بھیجا *

ہیرا داسی کا نام اس سے پہلے بھی ایکبار آچکا ہی

یہاں اوسکا تھوڑا سا کچا چتھا سنا دینا ضروری معلوم ہوتا ھے - نگندر اور اوسکا باپ دونون اسی فکر میں رہا کرتے تھے کہ گھر میں جتنی نوکرین مامائین ہون سب اچھے چلن اچھے ڈھنگون کی ہون - اسلئے دونون اونچے اونچے مہینے دینے پر گلا دھر کے اچھے گھرانون کی عورتون کو نوکر رکھنے کی کوشش کیا کرتے تھے - نوکرین جوان کے یہان چین آبرو سے رہا کرتی تھین تو بہت سے غریب بھلے مانسون کی لڑکیان ان کی نوکری پر راضی ہو جاتی تھین - جتنی ایسی عورتین تھین ھیرا اون سب مین چمکتی ہوئی تھی - اکثر نوکرین کایتھون کی لڑکیان تھین ھیرا بھی ایک کایتھ ھی کی لڑکی تھی - نگندر کا باپ اوسکی نانی کو کسی دوسرے گاؤن سے لایا تھا - پہلے پہلے اوسکی نانی ھی نوکر ہوئی تھی - ھیرا اون دنون بہت بچی تھی نانی کے ساتھ آئی تھی - پھر جب وہ سیانی اور نوکری کے لایق ہوئی تو بوڑھی نے جو چار پیسے جوڑ لئے تھے اونھین سے ایک چھوٹا سا گھر گوبند پورین بنوالیا اور وھین رہنے بسنے لگی - ھیرا اوسکی جگھ دت لوگون کے یہان نوکری کرنے لگی *

ھیرا کی عمر اسوقت بیس برس کی ھے - دوسری نوکرون سے عمر مین چھوٹی ھے - مگر سمجھ بوجھ اور نیک چلنی کے وجھ سے سب سے اچھی سمجھی جاتی ھے

گوبند پور مین مشہور ہے کہ وہ بچپن ھی مین رانڈ
ھوگئي تھي - اوسکے خاوند کا تو کبھی کسی نے نام بھی
نھین سنا مگر اسکے ساتھ ھي یہہ بھي ہے کہ کسی نے یہہ بھی
نھین سنا کہ اوسکے چال چلن پر کوئی دھبہ ھو - پھر بھي
وہ چار ھاتھہ کی زبان رکھتي ہے سھاگنون کیسے کپڑے پہنتي ہے
اور بناؤ سنگھار کی بڑی شوقین ہے - اوپر سے وہ
خوبصورت بھي ہے - اوجلا سانولا رنگ ' نیلوفری آنکھہ '
بوٹا سا قد ' چھرہ جیسے بدلي مین چاند ' بال جیسے
لھراتي ھوئی ناگن - وہ اولٹ مین بیٹھکر گایا کرتي '
نوکر نوکر مین جوتا چلواکر تماشا دیکھا کرتي ' کھانا
پکانیوالی کو کونے بچالے اندھیرے مین ڈرایا کرتی '
بچون کو بیاہ پر مچلنا اور ھٹ کرنا سکھا دیتی اور سوتون کے
چونا اور سیاھي پوتکر بیچا بنا دیتی تھی *

مگر ھیرا مین بہت سي برائیان بھی تھین جو آگے
چلکے معلوم ھونگی - لگے ھاتھون اتنا ھی بتائے دیتے
ھین کہ گلاب کا عطر دیکھتے ھی چرا لیا کرتی تھی *

سورج مکھی نے اوسے بلاکر پوچھا "اس بیشنوی کو
پھچانتی ہے ؟" *

ھیرا — جی نھین - مین کبھی گاؤن سے باھر گئی ھی
نھین - بیشنوي بھیک منگی کو کھان سے

جانے لگی - ٹھاکر باڑی کی عورتوں کو بلاکر
پوچھئے - کرونا یا سیتلا شاید پہچانتی ہو *
سورج مکھی — یہہ ٹھاکر باڑی والی بیشنوی نہیں
تجھی کو معلوم کرنا ہوگا کہ یہہ کون ہے ؟
بیشنوی ہے کہ کوئی اور گھر کہاں ہے اور
کندن کے ساتھہ اتنا پیار کیوں - ان سب باتوں کا
ٹھیک ٹھیک بھید نکال لائی تو نئی بنارسی
ساڑھی پہناکر سوانگ دیکھنے کو بھجوادونگی *
بنارسی ساڑھی کا نام سنکر ہیرا کی چھاتی دھک
دھک کرنے لگی دل بلیوں اوچھلنے لگا - پوچھنے لگی
" تو بھید نکالنے کب جانا ہوگا ؟ " *
سورج مکھی— جب تیرا جی چاہے - مگر ابھی پیچھے پیچھے
نہ گئی تو کھوج نہ چلیگا *
ہیرا — بہت اچھا میں ابھی اسیوقت جاتی ہوں *
سورج مکھی — مگر دیکھنا بیشنوی بد کے نہیں کچھہ سمجھنے
نپائے - نہ اور کسی کو کانوں کان خبر ہو
اتنے میں کمل بھی آپہنچی - جو صلاح
ٹھہری تھی سورج مکھی نے اوس سے بھی
بیان کی وہ سنکے بہت خوش ہوئی - ہیرا سے
کہنے لگی " اور ہوسکے تو موئی کے دو ایک
ببول کے کانٹے بھی چبھوتی آنا " *

هیرا — سب کچھہ کر سکونگی مگر خالی بنارسی نہ لونگی *

سورج مکھی — اور کیا لیگی *

کمل — اوسے ایک موٹا سا خصم چاھئے بیاہ کردینا *

سورج مکھی — اچھا یونھین سھی مگر کھین جمائی بابو پر تو دانت نھین - بول - اگر ایسا ھو تو منگنی کمل کو کرانی ھوگی *

هیرا — اچھا وہ تو جب ھوگا اب تو مینے ایک اپنی پسند کا دولھا ڈھونڈ نکالا ھے *

سورج مکھی — وہ کون ؟

هیرا — جم ( مالک دوزخ ) *

## سولھوین فصل

## نھین

اوسی روز جھٹ پٹے کے وقت کند نندنی باغ مین جو تالاب تھا اوسکے کنارے بیٹھی تھی - تالاب بھت لانبا چوڑا تھا - پانی ھمیشہ صاف نیلا رھتا تھا - شاید پڑھنے والون کو یاد ھو کہ ڈگی کے پیچھے ایک پھولباڑی تھی - پھولباڑی کے بیچ مین سفید مرمر کا بنا ھوا ایک بیلون سے ڈھکا ھوا منڈپ تھا اور منڈپ کے سامنے ھی ڈگی مین اوترنے کے لئے سیڑھیان بنی تھین - یہ سیڑھیان پتھر کیطرح سخت اینٹون کی بنی ھوئی خوب چوڑی اور صاف ستھری تھین - اون کے

دونون طرف دو جگادری مولسری کے پیڑ تھے - شام کے دھندلکے مین انہین مولسریون کے تلے سیڑھیون پر اکیلی بیٹھی کندنندنی تالاب کے جی مین جوتارون بھرے آسمان کا عکس پڑ رہا تھا اوسے تاک لگاے دیکھہ رہی تھی - کہین کہین کچھہ لال لال پھول اندھیرے مین دھندلے دھندلے دکھائی دیتے تھے تالاب کے باقی تین طرف آم، کٹہل، امرود، لیمو، لیچو، ناریل، بیری، بیل وغیرہ پھل کے درخت گھنے اور سیدہ مین کھڑے ہوے اونچی نیچی دیوار کیطرح نظر آتے تھے - کبھی کبھی اونکی شاخون پر بیٹھا ہوا پپیہا کوک اوٹھتا تھا - اور چپ چاپ تالاب کو اپنی جی ہلانیوالی آواز سے گونجا دیتا تھا - کنول کے پھولون کو کھلاتی اور آسمان کے عکس کو جھکولے دیتی تالاب کے اوپر سے آنیوالی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کندنندنی کے سرپر درخت کے پتون مین سرسرا رہی اور گرمی کے اچھی طرح کھلے ہوے مولسری کے پھولون کی خوشبو چارونطرف پھیلا رہی تھی - کند کے اوپر اور چارون طرف مولسری کے پھولون کا چپ چاپ مینہہ برسرہا تھا - پٹیہہ پیچھے سے چمیلی جوھی اور کامنی کی خوشبو آرہی تھی - چارونطرف اندھیرے مین صاف پانی کے اوپر جگنوون کے ہار کے ہار اوٹھتے تھے، گرتے تھے، چمکتے تھے اور بجھہ جاتے تھے - دو ایک بڑی ذات کے چمگادڑ چین پڑک مچا رہے تھے - دو ایک گیدڑ دوسرے جنگلی جانورون کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے اونکی

بولیان بول رھے تھے - دو ایک بادل راستہ بھولے آسمان
مین بھٹکتے پھر رھے تھے - دو ایک تارے ایسا معلوم
ھوتا تھا کہ دل کے دکھہ سے بے سکت نڈھال ھو کر گرے
پڑتے تھے - کندنندنی بھی بھیتری دکھہ سے سوچ بچار
مین پڑی تھی - کیا سوچ رھی تھی؟ یہی کہ "واہ! سب
پہلے ھی چل بسے - امان مرین، بھائی مرے، بابا مرے،
مین کیون نہ مرگئی - نہ بھی مری تھی تو یہان کیون
آئی؟ اچھا تو آدمی کیا مر کے تارے ھو جاتے ھین؟"
باپ کے مرنے کی رات کو جو خواب دیکھا تھا وہ اب اوسے
یاد نہ تھا - نہ کبھی یاد آیا تھا نہ اب یاد آیا - کچھہ یونہین
وھم کو اتنا یاد تھا کہ جیسے مان کو کبھی خواب مین دیکھا
تھا اور اوس نے ستارا بنجا نے کو کہا تھا - وہ سوچنے لگی
"اچھا تو آدمی کیا مر کے تارا ھو جاتے ھین - ایسا ھی ھے
تو ابا امان سب ھی تارے ھو گئے ھونگے مگر کونسے تارے؟
یہہ یا وہ؟ کون کونسا ھے؟ کیسے معلوم کرون؟ اچھا
جو جونسا بھی ھو مجھے تو سب دیکھتے ھین - مین اتنا
رو رھی ھون ...... چل دور ھو اور نہ سوچونگی - رونا
آتا ھے - رونے سے ھوگا بھی کیا - مگر رونا تو ماتھے پر
لکھا ھے نہین تو امان ...... پھر وھی بات - چل ھٹ پرے
اچھا کیا مرنے سے کام نہ بنیگا؟ مگر مرون تو کسطرح؟ پانی
مین ڈوبکر؟ اچھا تو ھے مرکے تارا ھوجاؤنگی - یون تو

جي کا ارمان نکلیگا هرروز دیکهہ سکونگی؟ کسکو؟ کیون
نهین کهہ سکتی کہ کسکو؟ اچها نام مونهہ پرلانے کی کیون
همت نهین پڑتی؟ اب یہان توکوئی هی بهي نهین
کوئی سن بهي نهین سکتا - آونا ایکبار مونهہ پرلا کے دیکهون
کوئی چڑیا بهي نهین هے آودل کهولکے نام لون - نہ، نگ،
نگ، نگندر نگندر نگندر - میرا پیارا نگندر - ای لواور
سنو! میرا نگندر! مین کون؟ نهین سورج مکهی کا
نگندر - اچها اگر سورج مکهي کے ساتهہ بیاه نهوا هوتا تو
میرے ساتهہ هوتا کہ نهین؟ چل چخے دور هو - آو ڈوب
هی مرون - اچها اگر اب مربهی گئی توکل تیرا وٹهونگی
سب لوگ سنینگے - نگندرنگندر هاے نگندر سنکر کیا
کهینگے - مجهسے ڈوبکر تو نہ مرا جائیگا - پهولکے کپا هو جاؤنگی
راکهشسي (دیوني) دکهائی دونگي - اور جو کهین
اونهون نے دیکهہ پایا تو؟ چلو جانے دو زهرکها کے بهی تو
مر سکتی هون - کونسا زهر؟ زهر آئیگا کهان سے؟ لا کے کون دیگا؟
اور لابهی دیا تو جان دیسکونگی؟ هان دیسکونگی مگر آج
نهین آؤ نا اس ارمان بهرے جیوڑے مین یہہ پلاو پکا کے
دیکهون کہ وه مجهسے پیار کرتے هین - کمل کیا بات کهتے کهتے
رک گئی تهی؟ یهی بات هوگي - اچها تو کیا یہہ سچ هے - مگر
کمل نے جانا کیسے؟ مین نگوڑی پوچهہ بهی نسکی - هان
تو یهی بات هے ناکہ چاهتے هین؟ مگر کیون چاهتے هین؟

کیا دیکھکر ریجھے ھین ؟ رنگ روپ یا گن ؟ رنگ روپ لاو
ذرا مین تو دیکھون ( یہہ کہکے تالاب کے صاف مگر کلموے
پانی مین اپني صورت دیکھنے گئي مگر کچھہ دکھائي ندیا
تو پہر اپني جگھہ آکر بیٹھہ گئي ) چل دور ھو - جو بات ھي
ھے نہین اوسکا دھیان کیون کرون - مجھسے سورج مکھي
خوبصورت ھی ' رمني خوبصورت ھے ' باما اچھي ھے '
مکت اچھي ھے ' پرمودا اچھي ھے - مجھسے تو مین سمجھتي
ھون ھیرا داسي بھي اچھي ھے - بے شک ھیرا داسي
بھي مجھسے ھزار درجہ خوبصورت ھے - رنگ سانولا ھے
تو کیا ھوا صورت مجھسے کہین اچھي ھے - اچھا رنگ روپ
تو کیا بہاڑ مین گن کیا ھین ؟ آؤ سوچکے دیکھون - کہان ؟
ایک بھي تو دھیان مین نہین آتا - پرمیشر ھی جانین
کیا بات ھے مگر مرا تو نجا ئیگا - آؤ وھی بات سو چون
جھوٹی بات - بلا سے جھوٹی ھی سہی - جھوٹ کو سچ
سمجھکے سوچون - مگر کلکتہ کو جانا جوھی ! خیر کچھہ ھی
کیون نہو جایا تو نجائیگا - درس نہ دیکھنے پاؤنگی - مین
نہ جاسکونگی ' نہ جاسکونگی پرنہ جاسکونگی - مگر
نہ جاکر بھی کیا کرونگی ؟ اگر کمل کی بات سچ ھے تو
جس نے میرے ساتھہ اتنی بھلائیان کی ھین اوسیکا
ستیا ناس کرونگی - مین جانتی ھون سورج مکھی کے کان
مین بھی بھنک پڑگئی ھے - سچ ھو یا جھوٹ جانا ضرور

چاھئے اور جایا کسیطرح نہ جائیگا - بس تو آؤ ڈوب ھی مرون - مرونگی ضرور مرونگی - ھاے ابا جان ! کیا آپ مجھے ڈوب مرنے ھی کے لئے چھوڑ گئے تھے " *

اسکے بعد وہ دونون آنکھون پر ھاتھہ رکھکر رونے لگی ایکا ایکی خواب مین جو کچھہ دیکھا تھا اسکو ایسا صاف یاد آیا جیسے اندھیرے گھر مین چراغ جل اوٹھے وہ اسطرح اپنی جگھہ سے اوٹھی جیسے کسی کو بجلی چھو گئی ھو "ارے مین تو سب کچھہ بھول ھی گئی تھی - کیون مینے بھلا یا ھے کیون ؟ اما جان نے صورت دکھا کے اور میرے ماتھے کا لکہ ! سب پتر ھکر ستارون کی دنیا مین جانے کو کہا تھا مینے کیون اونکی بات نہ سنی ؟ کیون نہ چلی گئی ؟ کیون نہ مرگئی ؟ اب بھی کیون دیر کر رھی ھون ؟ اب ھی کیون نہین مرجاتی - ابھی ابھی جان دونگی " - یہی جی مین ٹھانکر وہ دھیرے دھیرے سیڑھیون سے اوترنے لگی - مگر پرلے سرے کی ڈرپوک تھی اور بے سکت ھو رھی تھی قدم قدم پہ ڈر لگتا تھا - قدم قدم پہ بدن مین جھر جھریان آتی تھین - پھر بھی اوسکا ارادہ نہ ڈگمگایا تھا مان کا حکم بجالانے کو آھستہ آھستہ بڑھ ھی رھی تھی کہ معلوم ھوا پیچھے سے کسی نے پیٹھہ کو اونگلی چھوائی اور آواز دی " کند " — اوس نے مڑکر دیکھا اور اوس اندھیرے مین بھی دیکھتے ھی پہچان لیا کہ نگندر ھے اسلئے وہ اوسروز مرنے نپائی

میئنے چا ھا تھا کہ اندوہ وفا سے چھوٹون
وہ ستمگر میرے مرنے پر بھی راضی نہوا

نگندر! یہی ھے کیا تمہاری اتنی مدتون کی نیک چلنی؟ یہی ھے کیا تمہاری اتنی برسون کی تعلیم؟ یہی ھے کیا سورج مکھی کے تمپر جان دینے کا بدلہ؟ ای پھٹے مونھہ! دیکھو تم چور ھو نہین چور سے بھی پانچ جوتے بڑھے ھوے ھو - چور سورج مکھی کا کیا کرتا؟ یہی نا کہ اوسکا گہنا پاتا توم چھلا چرا لیتا روپیہ پیسہ اوڑا لیتا - تم تو اوسکی جان لینے آے ھو - چور کو اوس نے کبھی کچھہ نہین دیا اسلئے وہ چوری کرکے چور بنا - تم کو تو وہ سب ھی کچھہ دیچکی تھی اوسپر بھی تم چور سے کہین بڑی چوری کرنے آے ھو - نگندر تمھین تو موت ھی آتی تو اچھا تھا پورکھہ ھوں تو جاؤ ڈوب مرو *

اور کند نندنی! تم چور کے چھوے سے کانپین کیون؟ افسوس چور کی بات سنکر تمہارے رونگٹے کیون کھڑے ھوے - کند نندنی دیکھو تگی کا پانی صاف ٹھنڈا اور خوشبو دار ھے - ھوا کے جھکو لون سے ستارے اوسکے نیچے جھولا جھول رھے ھین - کھو تو وبوگی؟ ڈوب مرو نا - کند مرنا نہین چاھتی - چور نے پوچھا "کند کلکتہ جاؤگی"؟

کند نے جواب ندیا - آنسو پوچھے اور کچھہ نہ کہا *

چور بولا "کند اپنی خوشی سے جاتی ھو؟"

ارے مار ڈالا ! اپني خوشي سے ! اوس نے پھر آنسو
پوچھے اور کوئي بات نہ کي *
" کند روتی کیون ھو " - یھہ سنتے ھي تو وہ پھوٹ پھوٹکے
رونے لگي - نگندر بولا " کند سنو اتنے دنون تو میننے
جون تون کرکے جي پر پتھر رکھا سب کچھہ جھیلا اب
نھین سھا جاتا - جو جو کڑیان جھیل کے جی کو روکا
تھاما ھے - بیان سے باھر ھے - اپنے آپ سے لڑائی لڑکے
آپ ھي گھائل ھوا ھون - کایا پلٹ ھوگئی - شرابی بنگیا
اور نھین سھہ سکتا - رانڈون کے بیاہ کا آجکل چلن
ھوتا جاتا ھے - مین تمھارے ساتھہ بیاہ کرنا چاھتا ھون
صرف تمھارے کھنے کی دیر ھے *
اب کی بار کند نے مونہہ کھولا اور بولی " نھین "
نگندر نے پوچھا " کند نھین کیون ؟ کیا رانڈون کا بیاہ
دھرم شاستر سے منع ھے ؟ وہ بولی " نھین "
نگندر بولا " تو پھر نھین کیون - بولو بولو بولو میری بیوی
بنوگی کہ نھین ؟ مجھے چاھوگی کہ نھین " کند نے جواب دیا
" نھین "
اسپر نگندر نے پیار سے بھری بلکہ چھلکتی ھوئی اور دل
کو برمانے والی باتین ایک ایک مونہہ مین سو سو کھڈالین
مگر کند کیطرف سے پھر وھی مرغے کی ایک ٹانگ " نھین "
جواب مین سنی *

اسکے بعد نگند رنے نظر جما کے دیکھا کہ تالاب کا پانی صاف ٹھنڈا اور خوشبودار ھے - ھوا کے جھونکون سے تارے اوسکے اندر جھکولے لے رھے ھین - جی مین آیا اس مین سو رھون تو کیسا ؟

ھوا مین سے ایسا معلوم ھوا کہ کند کسی آواز آئی "نہین راندون کا بیاہ دھرم شاستر سے آیا ھے - انکار اسلئے نہین ھے"

اچھا تو کند ڈوب کیون نہ مری - صاف ستھرا ٹھنڈا پانی اور نیچے ستارے ناچتے ھوے ! کہو وہ ڈوب کیون نہ مری *

## سترھوین فصل

ھری داسی بیشنوی اپنے باغ والے مکان پر پہنچتے ھی جھٹ دیبندر بابو بن بیٹھی - پاس ھی ایک طرف ستک دھری تھی - چاندی کی زنجیرون اور ھارون سے لدی پھندی خوشی سے ست ست بولنے والی ستک پیاری نے اپنا لانبا ھونٹ چومنے کے لئے آگے بڑھا دیا اور سہاگ کی آگ سے پہ بھڑک اوٹھی - دوسری طرف کندنی رنگ اکشاکماری بلور کے گلاس مین ڈھلکیان لینے لگی - سامنے اوس گھر پلو بلی کیطرح جو دسترخوان کے پاس تاک لگاے بیٹھی ھو ایک مفت چکھوتیان کرنیوالا کھانے کے شوق مین ناک بڑھاے بیٹھا ھی - ستک کھتی ھی " ادھر دیکھو مینے مونہہ آگے بڑھا رکھا ھے - ای پھٹے مونہہ آخ تھو - مینے کب سے مونہہ آگے کررکھا ھے" اکشاکماری کھتی ھین "پھلے مجھے پیار کرو

دیکھو میں کیسی رنگیلی رسیلی ہون - شرم نہیں آتی ! پہلے مجھے کلیجہ میں رکھو " کھانے پہ مرنے والے کی ناک کہتی ہے " میں جسکی ہون تھوڑی سی اوسے بھی - بھول نہ جانا "

دیبندر نے سبھی کا دل رکھا - ستک کا مونہہ چوما تو اوسکی چاہ دھوان دھار ہوکے اوٹھی - اکشاکماری کو کلیجہ میں رکھا تو تھوڑی ہی دیر میں سرپہ چڑھنے لگی - گھریلو بلاوکی ناک کو خوش کیا تو دو چار ہی گلاس میں چیخ اوٹھی توبہ تلا کرنے لگی - نوکر ناک والے کو گولا لاٹھی کر کے الگ لیجا کے رکھہ آے *

اسکے بعد سرندر دیبندر کے پاس آبیٹھا اور مزاج پوچھنے کے بعد کہنے لگا - " آج پھر کہان گئے تھے ؟ "

دیبندر — اتنے میں آپ کے کان تک بھی پہنچ گئی *

سرندر — یہی تو تم ایک اور غلطی کرتے ہو - چوری چھپے کام کرتے ہو اور سمجھتے ہو کسیکو کانون کان خبر نہوگی - مگر گاون گاون ڈھنڈورا پٹ جاتا ہے *

دیبندر — چوری چھپا کسے کہتے ہیں - کسی سے چھپانے کیون لگا ؟ کیا کسی سالہ کا ڈر پڑا ہے ؟

سرندر — اس میں بھی کوئی بڑائی کی بات نہیں - تمہیں ذراسی شرم آتی تو ہمیں بھی تمپر بھروسہ ہوتا اور شرم ہوتی تو بیشنوی کا بھیس بدلے گاون گاون ڈگمگانے لڑکھڑاتے نہ پھرتے *

دیبندر ـــ مگر بھیا سچ کہنا کیسی رسیلی چھبیلی بیشنوی ھے کہین ماتھے کی بندی دیکھکے دل تو پھند سے مین نہین پھنسا ؟

سرندر ـــ مینے وہ جہاسا مونہہ دیکھا ھی نہین - دیکھہ لیتا تو دو ھی پھٹکارون مین سب گھومنا پھرنا بھلا دیتا - اسکے بعد شراب کا گلاس دیبندر کے ھاتھہ سے چھینکر کہنے لگا "اب ذرا اسے تو رھنے دو اور سمجھہ بوجھہ کے رھتے رھتے دو ایک باتین میری سنلو پھر جتنی جی چاھے گھٹا یر کر لینا *

دیبندر ـــ اچھا بھیا کہو کیا کہتے ھو - آج تو بے ڈھت کڑوے چڑیتے بنے ھوے ھو - کہین ھیم بتی کے دامنون کی ھوا تو نہین لگ گئی *

سرندر نے اپنے کہرے پن کی بات ان سنی کرکے کہا "کہو تو یہہ بیشنوی کا بہیس کسکا ناس لگانے کو بدلا تھا ؟"

دیبندر ـــ تمھین معلوم نہین ؟ اتنا تو یاد ھوگا کہ تارا چرن ماسٹر کا بیاہ ایک دیبی کے ساتھہ ھوا تھا - وہ دیبی اب رانڈ ھوکر اوس گاون مین دت لوگون کے یہان پکا ریندھکے پیٹ پالتی ھے - اوسی کو دیکھنے گیا تھا *

سرندر ـــ کیون کیا اتنی بد چلنی کرنے کے بعد بھی پیٹ نہ بھرا جو اوس بے آسرا بے سہارا لڑکی کو جسکا

کوئی سر دھرا نہین گڑھے مین ڈھکیلنے کی سوجہی
دیبندر دیکہو تم ایسے پاپی ہوتے جاتے ہو کہ
شاید اب سے مین تمھارے پاس دو گھڑی آکے
بیٹھہ بہی نسکون *

یہہ بات اوس نے کچھہ اسطرح ڈپٹکر کہی کہ دیبندر
پہلے تو سناتے مین آگیا - پہر بہاری آواز سے کہنے لگا " بہیا
اتنے خفا نہو - میرا دل میرے بس مین نہین - اور سب سے
ھاتھہ اوٹھا سکتا ھون مگر اس لڑکی کا دامن نہین چہوڑ
سکتا - جب سے اوسے پہلی پہل تارا چرن کے یہان دیکھا ھے
اوسیروز سے اوسکا بے دام غلام ھون - ایسا جوبن ایسا حسن
میری آنکہہ نے توکبہی نہین دیکھا - تب جسطرح پیا سے
بیمار کو پہوک دیتی ھے اوسیطرح اوسدن سے اوسکی
چاھت نے میرے تن من مین آگ لگا رکھی ھے - اوسدن سے
اوسکے دیکھنے کے لئے جو جو زمین آسمان کے قلابے ملاے ھین
کچھہ کہہ نہین سکتا - ابتک کسیطرح کام نہ بنا تو مجبور ھو کے
بیشنوی کا ڈھونگ بنایا - مگر تمہین اوسکے لئے فکر مول لینے
کی ضرورت نہین - وہ پرلے سرے کی نیکذات ھے *

سرندر — تو پہر جاتے ھی کیون ھو *

دیبندر — خالی آنکھین سینکنے کو - اوسے دیکھکر' اوسکے ساتھہ
بات کرکے' اوسے گانا سنا کے جی کو جو خوشي
ھوتي ھے بیان نہین کرسکتا *

سرندر — دیکھو میں ھنسی دل لگی سے نہیں سچ سچ کہتا ھون
کہ اگر تم نے یہہ ڈھنگ یہہ کرتوت نہ چھوڑے
اور پھر اسی راہ پر چلے تو میری تمہاری
اسیوقت سے کٹ ھو جائیگی - میں بھی تمہارا
دشمن بنجاؤنگا *

دیبندر — تمہیں میرے ایک جانی دوست ھو - آدھی
دنیا کو چھوڑنا پڑے جب بھی تمھیں نہیں چھوڑ
سکتا - ھان کندنندنی کی چاہ میں اگر تم بھی
چھوٹ جاؤ تو چھوڑ سکتا ھون مگر اوسے دیکھنے کی
آرزو نہیں چھوڑ سکتا *

سرندر — بہت اچھا یونہیں سہی - بس میرا تمھارا میل جول
یہیں تک کا تھا *

یہہ کھکر سرندر بگڑ کے چلا گیا - دیبندر کو اپنے اکیلے دوست
کے چھوٹ جانے کا بے حد رنج ھوا اور دیر تک اوداس
بیٹھا رھا - آخر بہت سوچنے کے بعد بولا "ارے جانے بھی
دو - اس جگ میں کون کسیکا ھے - میں ھی اپنا ھون"
یہہ کہہ برانڈی کا گلاس بھر کے چڑھا گیا - جب اوس
نے سر اوٹھایا اور دل میں خوشی کی لہر اوٹھی تو پلنگ
پر لیٹ کے اور آنکھیں بند کر کے یون گانے لگا *

مان ھے میری ھیرا مالن رادھا کے کنج میں رھتی ھون
کبجا میری نند ھی جسکے جورو ستم سب سہتی ھون

راون بولے چندراولی تم ہو میری کنول کي کلی
یہہ سن مارکے کیچک کو چھڑائی کرشن نے جگیان سینی *

اسوقت یارلوگ سب اوٹھکر جا چکے تھے - دیبندر اکیلا بیٹھا اوس گھنٹی کیطرح جو منجدھار مین پڑی ہو نشہ مین ڈھلکیان لے رہا تھا - مگر مچھہ گھڑیال وغیرہ پانی کے اندر چھپ چکے تھے - ہوا بہت دھیمی چل رہی تھی اور چاندنی چھٹکی ہوئي تھی - اتنے مین کھڑکی کی طرف سے کھڑکھڑکی آواز آئی جیسے کوئی جھلملي اوٹھا کے دیکھہ رہا تھا اور جھٹ سے ڈالدی - وہ معلوم ہوتا ھے کسیکي راہ تکرہا تھا - کہنے لگا " یہ کھڑکي کون چراے لئے جاتا ھے ؟" - کوئي جواب نہ ملا تو کھڑکي سے مونہہ نکالکے دیکھنے لگا - دیکھتا کیا ھے کہ کوئي عورت بھاگي جاتي ھے عورت کو بھاگتے دیکھکر جھٹ کھڑکي کھول چھلانگ لگا ڈگمگاتا لڑکھڑاتا اوسکے پیچھے جھپٹا *

عورت بھاگنا چاھتي تو آساني سے بھاگ نکلتي - مگر نہ جانے جان بوجھکر نہ دوڑی یا اندھیرے مین باغ کے اندر راستہ بھول گئي - دیبندر نے اوسے جاد بوچا مگر مونہہ دیکھکر بھي اندھیرے مین پہچان نسکا نشہ کي ترنگ مین

چپکے چپکے کہنے لگا " رام رے ! یہہ کونسے ببول پر سے ! اسکے بعد کمرہ مین گھسیٹکر لے آیا اور لالٹین کبھي ادھر کبھي اودھر گھوما کے غور سے دیکھنے لگا - پھر اوسي آواز مین بولا " کیون جي تم کون چڑیل هو؟" - آخر جب ٹھیک سمجھہ مین نہ آیا تو کہنے لگا "کچھہ سمجھہ کام نہین کرتي - اچھا آج تو جاؤ اماوس مین لوچي بکرا بھینٹ چڑھاکر پوجا کرونگا - آج یہ تھوڑی سي برانڈی پیتي جاؤ - یہہ کہکر شرابي نے عورت کو بٹھاکر شراب کا گلاس اوسکے ھاتھہ مین پکڑا دیا *

عورت نے گلاس اوسکے هاتھہ سے لیکر فرش پر رکھدیا *

تب متوالا پھر لالٹین اوسکے مونہہ کے پاس لے گیا - اور ادھر اودھر بلکہ چارونطرف گھوماکر غور سے دیکھا کیا دیکھتے هي دیکھتے جھٹ لالٹین پھینکھکر گانے لگا *

کونسي پیپل سے اوترین تمکو دیکھا هے کہین
پر کہان اور کب ذرا بھي یاد اب آتا نہین

عورت نے یہہ سوچکر کہ ابتو پکڑی هي گئي جواب دیا "مین هون هیرا" *

" هیرا کي جے - هیرا کا بول بالا " پکارکے متوالا ناچنے کودنے لگا - اسکے بعد زمین کو لگ کر هیرا کو سلام کیا اور یون اوسکے منگل گانے لگا *

پہنچے اوس دیبي کي خدمت مین میرا جھککر سلام

سایۂ برگد کي صورت جو کہ رهتي هے مدام
شکل مین هیرا کی دت لوگون کے یہان کرتی هی کام
هاتهہ مین جهبڑی لئے تالاب پر جو سیاہ فام
مچهلی اور چاول کو دهوتی رهتی هے هر صبح و شام
رهتی هي دروازہ پر جو هاتهہ مین جهاڑو کو تهام
بهوتنی بنکر جو آئی هے مرے گهر آج شام

هیرا اس سے پہلے دن کو آکر دیکهہ گئی تهی کہ بیشنوی اور دیبندر بابو دونہین ایک هی هین - مگر اس کا بهید معلوم کرنا کہ دیبندر کیون بیشنوی کا بهیس بدلکے دت لوگون کے یہان جایا کرتا تها ایسا آسان کام نتها - اسوقت وہ دل کو بہت سے بڑهاوے اور اوبهارے دیکر اور شیر کا جی اپنے جی مین ڈالکر دیبندر کے یہان آئی تهی - آڑ مین سے سرندر اور دیبندر کی بات چیت سنکر اور مطلب نکالکے جارهی تهی ادگے مین جهلملی هاتهہ سے چهوٹ پڑی اور اس جنجال مین پهنس گئی *

اب هیرا بهاگنے کے لئے بے کل بے چین تهی - دیبندر نے ایک اور گلاس اوسکے هاتهہ مین دیدیا - وہ بولی "آپ هی پیجیئے" - کہنے کی دیر تهی کہ دیبندر وہ بهی غصت سے چڑها گیا - مگر اس گلاس مین آپ بهی غت ربود هو گیا دو ایک بار ڈهلکیان لیکر هاتهہ پاون سید هے کردئے - هیرا اوٹهکر بگٹٹ بهاگی - دیبندر نے انگڑائی لیکر گانا شروع کیا *

برس سولہ کی اوسکی عمر ھے اوٹھتی جوانی ھے
ھے کالا کوئلہ رنگ اوسپہ آنکھہ ایک سرمہ دانی ھے

اسروز ھیرا پلٹکر نگندر کے یہان نہ جا سکی - اپنے ھی گھر جاکر پڑرھی - دوسرے دن نور کے تڑکے جاکر دیبندر کا حال سورج مکھی سے کہا کہ کند کے لئے بھیس بدلکر آتا جاتا ھے - رھا کند کا بے خطا ھونا تو نہ ھیرا نے کہا نہ سورج مکھی کی سمجھہ مین آیا - وہ اپنی آنکھہ سے دیکھہ چکی تھی کہ وہ بیشنوی کے ساتھہ کا نا پھوسی کیا کرتی ھے اسلئے جی مین بیٹھہ گئی کہ وہ خطا وار ھے - ھیرا کی بات سنتے ھی اوسکی نیلاو فری آنکھین لال ھو گئین اور گلے کی رگین پھول گئین - کمل نے بھی سب کچھہ سنا - سورج مکھی نے کند کو بلوایا اور سامنے آتے ھی کہنے لگی "کند مجھے معلوم ھو گیا ھے ھریداسی بیشنوی کون ھے اور تیری اون لگتی ھے تو جو کچھہ ھے یہہ بھی کھل گیا - میرے گھر مین ایسی عورتون کا ٹھکانا نہین - ابھی اسیدم یہان سے اپنا مونہہ گنوا جا نہین تو ھیرا کھڑے کھڑے جھاڑوین مار کے بھگا دیگی" *

کند تھر تھر کانپنے لگی - کمل نے جو دیکھا کہ اب پچھاڑ کھا کے گرتی ھے تو ھاتھہ پکڑ کے سونے کے کمرہ مین لیگئی اور پاس بیٹھکر پیار کرنے اور دلاسا دینے لگی کہ "بکنے بھی دے نگوڑی کو جو کچھہ بکتی ھے - مجھے تو ایک بات بھی سچی نہین لگتی" *

## اٹھارویں فصل

بے آسرا بے سہارا

بہت رات گئے جب گھر کے لوگ سب سو گئے اور سناٹا ہو گیا تو کند نے سونے کے کمرہ کے کنواڑ کھولے اور باھر نکلی خالی تن کے کپڑے لیکر سورج مکھی کا گھر چھوڑ کے چلی اوس اندھیری رات مین تن کے کپڑون کے سوا کچھہ نرکھنے والی سترہ برس کی بے آسرا بے سہارا لڑکی دنیا کے سمندر مین کود پڑی *

اندھیری رات ھے کہ سائین سائین کررھی ھے - ھلکے ھلکے بادل چھائے ھوے ھین - سڑک پگڈنڈی کچھہ بھی نہین سوجھتا *

کون ھے جو بتائے کہ راستہ کدھر ھے - کند نے کبھی نگندر کے مکان سے پاون باھر نہ دھرا تھا - اسلئے کچھہ بھی نہ جانتی تھی کہ کونسا راستہ کدھر جاتا ھے - اور پھر جائے تو کہان جائے ؟ نہ کوئی ٹھور نہ ٹھکانا *

اندھیرے مین لپٹی ھوئی عمارت آسمان سے گلے مل رھی ھے - اسی کالے کالے ڈھیر کے آس پاس وہ چکر کاٹنے لگی - جی لوٹ پوٹ ھوا جاتا ھے کہ نگندر کے سونے کے کمرے مین جو کھڑکی ھے اوس مین سے آنیوالے اوجالے کو دیکھتی جائے آنکھین سینکتی جائے *

سونے کا کمرہ جانا پہچانا تھا چکر لگاتے لگاتے مل گیا کھڑکي مین سے اوجالا بھي آرھا تھا - آئینہ کي جوڑیان بھڑی مگر لکڑی کی کھلی تھین - تینون کھڑکیان اندھیرے مین روشن تھین - پتنگے اونپر اوڑاوڑ کے پڑ رھے تھے - اوجالے کو دیکھکر جا پڑتے تھے مگر اندر جانے کا راستہ نپا کر آئینون سے سر ٹکرا ٹکرا کے پیچھے کو گرتے تھے - کند کا دل ان ننھی ننھی جانون کے لئے بہت کڑھا *

وہ اس کھڑکی مین سے آنیوالے اوجالے کو للچائی ہوئی نظرون سے دیکھتی رھگئی اوسے چھوڑ کے آگے نہ بڑہ سکی سونے کے کمرے کے سامنے کچھہ سرو کے درخت تھے - اونھین کے تلے کھڑکی کیطرف مونھہ کر کے بیٹھہ گئی - رات اندھیری ھے - چارونطرف اندھیرا چھایا ھوا ھے - ھر درخت پر ھزارون جگنوون کی لالٹینین جل اوٹھتی ھین بجھہ جاتی ھین بجھہ جاتی ھین پھر جل اوٹھتی ھین - بادلون نے آسمان مین گھوڑ دوڑ لگا رکھی ھے ایک کے پیچھے دوسرا دوڑا چلا جاتا ھے - سارے آسمان مین صرف دو ایک تارے دکھائی دیتے ھیں - وہ بھي کبھي بادل مین ڈوب جاتے ھین کبھي تیرنے لگتے ھین - مکان کے چارونطرف سرو بھوتون کیطرح آسمان سر پر اوٹھائے کھڑے ھیں ھوا چلتي ھے تو ڈراوني رات کي کولیہ مین بھچکر کند کے سر پر اپني اپني بھوتون کي بولیان بولنے

لگتے هین - مگر رات کا ڈران بھوتون کے جی مین بھی ایسا
بیٹھا ھے کے کاناپھوسی ھی کرنے پاتے ھین - کبھی کبھی ھوا
کے زور سے کھڑکی کے کھلے ھوے کنواڑ دیوار سے ٹکرا کر بول
اوٹھتے ھین - الوسفید عمارت پر بیٹھا چیخ رھاھی - کبھی کوئی
کتا کسی جنگلی جانور کو دیکھکر اوسکے پیچھے سرپٹ بھاگتا ھوا
سامنے سے گذرجاتا ھے - کبھی کوئی سروکی ٹھنی ٹوٹ پڑتی ھے
ناریل کے درخت جو کچھ دور کھڑے ھیں اونکی کالی کالی
چوٹیان اندھیرے مین ھولے ھولے ھلتی ھین - تاڑ کے
پتون کی کھڑکھڑ پھڑپھڑ دورسے کان مین آتی ھے - سب کے
اوپر کھڑکیون سے آنیوالا اوجالا جگمگا رھا ھے اور پتنگو کے
دل بادل ھرپھر کے اوسپر ٹوٹے پڑتے ھین - کند ٹکٹکی
باندھے انھین کی طرف دیکھہ رھی ھے*

اتنے مین کھڑکی کی آئینہ والی جوڑی آھستہ سے کھلی
اوجالے مین ایک انسان کی صورت دکھائی دی - ارے رام!
یہہ تو نگندر کی صورت ھے - نگندرکیا اچھا ھوتا کہ وہ چھوٹا
سا چمیلی کا پھول جسے کندی کہتے ھین تمھین سرو کے تلے
اندھیرے مین نظر آجاتا - تمھین دیکھہ اوسکے دل پر جو
گھونسا لگا ھے اوسکی دھک دھک کی اواز تمھارے کان تک
پھنچ جاتی - تم کو معلوم ھوجاتا کہ تمھارے پھر ابھی آنکھہ
سے اوجھل ھوجانے کے ڈرسے بیچاری دیکھنے کا پورا مزا
بھی نھین اوٹھا سکتی - نگندر تم لیمپ کیطرف پیٹھہ کئے

کھڑے ھو - ذرا اوسے موذہہ کے آگے کر کے کھڑے ھو جاؤ نا
ٹھرو سر کنا نہیں - کند بڑی دکھیاری آفت کی ماری ھے - ٹھرو
تم ٹھرے تو ڈگی کے صاف ٹھنڈے پانی کا اور اوسکی تلی
مین دکھائی دینے والے ستارون کا دھیان اوسے نہ آئیگا
سنو وہ الو بولا - تم سر کے تو کند کو ڈر لگیگا - بجلی کی چمک
دیکھی؟ سر کنا نہین کند بہچککر رھجائیگی - دیکھو وہ کالا
بادل پہر ھوا کے گھوڑے پہ سوار جیسے کسی سے لڑنے کے
لئے بہاگا چلا جاتا ھے - آندھی آنیوالی ھے مینہہ برسنے والا ھے
دکھیا کو کون آسرا دیگا *

دیکھو تم نے کھڑکی کھول رکھی ھے اور پرے کے پرے
پتنگون کے تمھارے کمرہ مین گھس رھے ھین - یہہ دیکھکر وہ
دل مین سوچ رھی ھے کہ کونسی نیکی کئے سے آدمی کو
پتنگون کا جنم مل سکتا ھے - کند پتنگون کو کیا ملتا ھے؟
جل ھی تو مرتے ھین - وہ بہی تو جی سے چاھتی ھے - دل
مین کہہ رھی ھے ”مین بہی کیون اسیطرح نہ جل مری؟“

آخر نگندر آئینہ کی جوڑی بند کر کے کہسک گیا - اف
رے بے درد! اس مین تیرا بگڑتا ھی کیا تھا - نہین نہین
تمھین رات کو جاگنے سے کیا واسطہ - جاؤ سو رھو - طبیعت
بگڑ جائیگی - کند نندی مرتی ھے بلا سے مرنے دو - وہ بہی
جی سے یہی تو چاھتی ھے کہ تمھارے سر مین درد نہو *

جگمگاتی ھوئی کھڑکی مین اب اندھیرا ھو گیا - کند نندی

تکتے تکتے آخر آنسو پوچھکے اوٹھی اور جو راستہ مونھہ کے
سامنے آگیا اوسی پر پڑلی - مگر کہان جاتی هے؟ رات کو
سرو کے درختون کی صورت مین نکلنے والے بہوتون نے
سر سرا کے پوچھا "کہان چلین؟" تاڑوالے کھڑکھڑا کے بولے
"کہان جاتی هو؟" الو بهاری اواز مین پوچهنے لگا "کدهر
چلین؟" جگمگا نیوالی کهڑ کیان بولین "جاتی هو جوتی
کی نوک سے جاو هم نگندرکی صورت تو اب دکہانے سے رهے"
اسپر بهی کندننsee نی' الهڑ کندنندنی هر پهر کے اوسیطرف
دیکھہ دیکهہ لیتی تهی *

وہ آگے بڑھتی گئی' بڑھتی گئی' خالی بڑھتی هي
چلی گئی - بادل آسمان مین اور بهی تیزی سے دوڑنے لگے
اونهون نے آپس مین ملکر آسمان مین اندهیر مچادیا - بجلی
هنسی' پهر هنسی - هوا گرجی' بادل گرجا'
هوا اور بادل ملکے گرجے - آسمان اور رات ملکے گرجے - کند
کہان جاتی هو؟

اتنے مین آندهي اوٹهي - پہلے شائین شائین پهر
دهول - اسکے بعد تو جهونکے درختون کے پتون کو چیرتے پهاڑتے
آپهنچے - آخر پٹ پٹ مینهہ برسنے لگا - کند کدهر جاؤ گي؟

بجلي چمکي تو راستہ کے ایکطرف ایک گهر نظر پڑا
مٹي کي دیوارین اونپر چهپر - مینهہ سے بچنے کو وہ اوسیکے
دروازہ پر آبیٹهي اور پیٹهہ کنواڑون سے لگادی - پیٹهہ کے

لگتے ھی کنواڑون نے پکار مچائی - گہر والی جاگ رھی تہی کنواڑون کی پکار اوس کے کان مین پہنچی - سمجہی آند ھی کا شور ھے - مگر ایک کتا دروازہ کے پاس سویا کرتا تہا - وہ اوٹھکر بہونکنے لگا - اب تو گہروالی بہی ستپٹائی - کہٹکا مٹانے کو دروازہ کے پاس آگئی کہ کہولکر دیکہے کیا ھے - کہولکر دیکہتی ھے کہ کوئی دکہیاری عورت ھے - پوچھا " کون ؟ "

کند نے کچھ جواب ندیا *

,, کون ھے ری بولتی کیون نہین ؟ ,,

کند بولی ,, مینہ سے بچنے کو تھیر گئی ھون ,,

گہر والی نے گہبرا کے پوچھا ,, کون ؟ کون ؟ ذرا پھر تو بولو ,,

کند — مینہہ سے بچنے کو تھیر گئی ھون *

گہر والی بولی ,, یہ آواز تو مین پہچانتی ھون - اندر کیون نہین آتین *

یہ کہکے گہروالی نے اوسے اندر لے لیا - آگ جلا کے اوجالا کیا تو کند کیا دیکھتے ھی کہ ھیرا !

ھیرا بولی ,, مین سمجھ گئی - گہرکی جھڑکی سے بھاگی ھو - ڈرومت مین کسی سے نکہونگی - اب دو ایک دن میرے ھی یہان رھو *

## اونسبویں فصل

### هیرا کی جهلات

هیرا کا گهر چارون طرف دیوارون سے گهرا هوا هی دو صاف ستهری لسی پتی کچی کوتهریان هین - ان کی دیوارون مین لیسن کے اوپر پهولون پرندون اور دیوتاون کی تصویرین بنی هین - آنگن مین گوبری هورهی هے ایک طرف چولائی لگی هے - اسکے پاس گل مهدی ' بیلے ' اورگلاب کے پودے هین - بابوکے باغ کا مالی آپ آکریه پودے لگا گیا تها - پودے کیا هیرا چاهتی تا پورا باغ اوسکے گهراوتها کے لاکر رکهجاتا - مالی کا اس مین فائده کیا تها کہ هیرا اپنے هاتہ سے چلم بهر کے پلادیا کرتی تهی - کالی چوڑیان پهنے هاتهون سے ناریل اوسکے هاتہ مین دیدیا کرتی تهی مالی گهر جاکے رات بهر اسی سوچ مین سر دهنتا رهتا تها *

گهر مین هیرا آپ رها کرتی تهی اوراوسکی نانی ایک کوتهری مین آپ ایک مین نانی - کند کو اوسنے اپنے پاس بچهونا بچها کے سلایا - کند لیٹ گئی مگر نیند نہ آئی دوسرے دن بهی هیرا نے اوسے وهین رکها - کهنے لگی " آجکل دو ایک دن یهین رهو - خفا نهونا - اسکے بعد جهان جی چاهے چلی جانا " - کند راضی هوگئی - هیرا نے اوسے جسطرح اوس نے کها چهپا کے رکها - کوتهری کو تالا

ڈال دیا کہ نانی نہ دیکھنے پاے - اسکے بعد بابو کے یہاں کام پر
چلی گئی - دوپہر کو جسوقت اسکی نانی نہانی دھونے
کو جایا کرتی تھی پھر آئی اور اوسے نہلوا کے اور کھانا کھلا کے
پھر تالا لگا کے چلی گئی - رات کو کام کاج سے چھوٹکے آئی تو
تالا کھولا اور دونون نے بچھونے بچھاے *

اتنے میں باہر دروازہ کی کنڈی سمادھانی سے ہلی
کت ،، کت ،، کت - ہیرا اچنبھے مین رہگئی - رات کو کبھی
کبھی آکے کنڈی کھٹکھٹانیوالا صرف ایک تہا - بابو کے محل
کا دربان کبھی کبھی رات کو ڈرتا کانپتا بلانے کو آیا کرتا تہا
مگر اسکے ہاتھ مین کنڈی ایسی میٹھی آواز ندیتی تھی - اسکے
ہاتھ سے ہلکر تو کہتی تھی ،، کھٹ ،، کھٹ کھٹاک - اوتھ
ایسی تیسی - کڑ کڑ کڑاک - کھول چٹکنی نہین توڑتی ہون
ٹانگ ،، یہ کنڈی یون تو نہین ڈانٹتی - یہ تو کہتی ہے ،، ٹن
ٹن ٹن دیکھون مبری ہیرا کیسی ہے - ڈنگ ڈنگ ڈنگ اوٹہ
تو میرا ہیرا من - دھک دھک دھک آ تو میرا پکھراج ،،

ہیرا اوٹھکر دیکھنے گئی - دروازہ کھولا تو ایک عورت
پر آنکھ پڑی - پہلے تو پہچان مین نہ آئی - پھر پہچانکے ہیرا
بولی ،، کون ! گنگا جلی ! یہ آج کہان راستہ بھولین ،، - ہیرا کی
گنگا جلی مالتی گوالن ہے - دیبندر بابو کے گھر کے پاس ہی
اوسکا گھر ہے - بڑی ٹھٹے باز ہے - تیس بتیس برس کی عمر ہے
بدن پر ساڑھی ہتیلیون پر مہندی اور ہونٹون پر پان کی

لالي هے - گوالن کا رنگ قریب گورے کے هے مگر ذرا دهوپ سے جلا هوا - مونہ پر لال لال تل هین - ناک بیگم بهر مین پہیلی هوئی ماتہا گودا هوا اور با چهون پر تمبا کو کے دهوین کا داغ هے گوالن نہ دیبندر بابو کی نوکر هے نہ رعیت پهر بهی ... کي بندی هے - طرح طرح کی فرمائشین جو اور کوئی پوري نهين کرسکتا اوس سے هوا کرتی هین اور وه سب پوری کردیتی هے اوڑتی چڑیا پهچاننے والی هیرا اوسے دیکهکر بولي " گنگا جلی بهن تمهارے آنے سے تو وهی خوشی هوئی جو مرتے دم تمهارا مونہ دیکهکے هوگی مگر یهہ تو کهو کہ یہ بے وقت آنا کیسے هوا " *

گنگا جلی نے چپکے سے کان مین کہا " تجهے دیبندر بابو نے بلایا هے " هیرا کو تو اولیچنے کی عادت هی تهی هنسکر بولی " کیون کیا بهت سا انعام پائیگی ؟ "

مالتی نے دو تهیلی او نگلیان هیرا کے مار کے کہا " ناس گئی ! اپنی لچهے دار باتین تو تو آپ هی خوب سمجهتي هے مگر یہ تو کهہ چلیگی کہ نهین ؟ "

اندها کیا چاهے دو آنکهین - هیرا تو آپ یهی چاهتی تهی کنہ سے کهنے لگی " بابو کے یهان سے مجهے بلانے آئي هے بن جاے نہ بنیگی - نہ جانے کیون بلایا هے " یهہ کهکے دیا بجها دیا اور اندهیرے مین جلدی جلدی ٹماخ کرکے مالتی کے ساتھ چلدي - دونون آوازین ملا کر اندهیرے مین گاتی چلین *

جتن کیا کیا نہ کرڈالے کہ جی کا سار تن پاؤن
سمندر چیر کے بانکا جوان ایک دھونڈ کے لاؤن

دیبندر کی بیٹھک مین هیرا اکیلی گئی - وہ دیبی کی پوجا کر رھا تھا مگر آج ذرا باریک پیس رھا تھا - سمجھ بوجھ ٹھیک اوسان ٹھکانے تھے - آج هیرا کے ساتھ اور ھی ڈھب کی بات چیت کی - للوپتو اور بانس پہ چڑھانے کا نام نھین - کھنے لگا " - هیرا مین اوسروز چھکا ھوا تھا - تم نے جو کھا اوسکا سر پیر کچھ بھی نہ سمجھا - یھی پوچھنے کو بلوایا ھے کہ تم اوسدن کس لئے آئی تھین " *

هیرا — خالی آپ کے درشن کو

دیبندر ھنسکے بولا " هیرا تم تو مین دیکھتا ھون چاترون کے کان کترتی ھو - یہ بھی نگندر بابو کی قسمت کہ تم جیسی نوکرنی آئی - مین جانتا ھون تم هرداسي بیشنوی کی ٹوہ مین آئي تھین میرے دل کا بھید لینے آئي تھین کہ بیشنوی کا بھیس کیون بدلا کرتا ھون اور نگندر کے یھان کیون جایا کرتا ھون - یہ باتین کچھ تو تمھین معلوم ھي ھوگئي ھین اور جو رھگئي ھین مین چھپانا نھین چاھتا بیوی کا کام کرکے تو انعام پاھي چکي ھوگي اب ایک کام میرا دو تو دیکھوگي کیا بھرپور انعام پاتي ھو " *

جن لوگون کي ساری زندگي پاپون مین ڈوبي ھو اونکا کچا چٹھا سنانا بڑا دل دکھانیوالا کام ھے - ساری بات چیت

کا نچوڑ یہ ہے کہ بہت سے روپیہ کا لالچ دیکر نگندر نے ہیرا سے چاہا کہ کند کو اوسکے ہاتھ بیچڈالے - یہ سنتے ہی ہیرا کی نیلوفری آنکھوں میں خون اوتر آیا کانون میں آگ بھڑک اوٹھی - وہ تنکے بیٹھ گئی اور کہنے لگی "آپ نے مجھے نوکر جانکے ایسی باتین کین - ان کا جواب مین تو دے نہین سکتی جنکی نوکر ہون اون سے کہدونگی وہی آپ کو ان سب کا ٹھیک جواب دیدینگے" *

ہیرا تو یہ کہکے ہوا ہوگئی دیبندر دیر تک ہکا بکا چپ نڈھال بیٹھا رہا - اسکے بعد جی بھر کے دو گلاس برانڈی کے چڑھاے اور آپے مین آکر گنگنا نے لگا *

آئی تھی بھینس جوان غیر گوالے کے یہان
پر نہ چارے ھی پہ مونہ ڈالا نہ سانی کھائی

## بیسوین فصل

### ہیرا کا بیر

سویرے سویرے اٹھکر ہیرا کام کاج پر گئی - دودن سے نگندر کے یہان بڑی ھلچل پڑی ہے - کند کا کہین پتہ نہین لگتا گھر کے لوگ سب جانتے ھین کہ وہ بگڑ کے اور روٹھکے چلی گئی - پاس پڑوس والون مین سے بھی کوئی جانتا کوئی نہین - آخر نگندر نے بھی سنا کہ کند گھر سے نکلکے چلی گئی - مگر جس سے پوچھتا ھی کہ کیون چلی گئی وھی

کانون پہ ہاتہ [illegible] مین کچہ نہین جانتا - وہ سمجہا [illegible] کچہ اوس سے کہا اوسکے بعد یہان ٹہیرنا ٹہیک نہ جانکر چلی گئی - مگر یہی بات تہی تو کمل کے ساتہ کیون نہ چلی گئی - نگندر کے موتہ پر گہٹا سی چہا گئی - کسیکو اوسکے پاس جانے کی ہمت نہوتی تہی - وہ کچہ بہي نہ جانتا تہا کہ سورج مکہي کي اس مین کوئي خطا تہي کہ نہین پہر بہي اوس نے اوس سے بات چیت کرنا چہوڑ دیا گاؤن گاؤن نگری نگری کند کا کہوج لگانے عورتین بہیجین کنووں جال ڈلوادئے *

[illegible] غصہ سے کہویا جلاپے سے آپے سے باہر ہورہی تہی پہر بہی کند کے بہاگ جانے کی خبر سنکر اوسے بہی [illegible] رنج ہوا - خاصکر جب کمل منی نے سمجہا دیا کہ دیبندر نے جو کچہ بکا کسیطرح ماننے کی بات نہین - کیونکہ اگر اسکے ساتہ چوری چہپے سانٹہ گانٹہ ہوتی تو کبہی چہپی نرہتی - اور کند کی طبیعت سے بہی یہ بات انہونی معلوم ہوتی ہے - دیبندر شرابی آدمی ہے سرہند ے موتہ سے یونہین ڈینگ ماردی - یہ سب باتین اوسکے جی کو لگین تو بہت ہی پچہتائی - ادہر خاوند کے آنکہین پہیر لینے سے بہی دلپر گہونسا لگا - سوبار کند کو برا بہلا کہا تو سوہی بار اپنے آپ کو اور بہت سے لوگ اوسکے ڈہونڈنے کو بہیجے کمل نے کلکتہ جانے کی ٹہیرادی - اوس نے نہ اور کسي کو

برا بھلا کہا نہ سورج مکھی کو - گلے کا کنٹھا کھو لگے گھر کے سب لوگون کو دکھا کے بولی " جو کوئی کند کو ڈھونڈ لائیگا اوسکو یہہ کنٹھا انعام مین دونگی " *

پاپن ھیرا سب ٹکر ٹکر دیکھتی اور سنتی ھے مگر پھوٹے مونہہ سے کچھہ نہین بولتی - کمل کے گلے کا کنٹھا دیکھکر لالچ تو آیا مگر اوسکا بھی گلا گھونٹ دیا - دوسرے کام دھام سے نبٹکے نانی کے نہانے کا وقت تاککر کند کو آکے کھانا کھلا گھی رات کو آئی تو دونون بچھونے بچھا کے لیٹ گئین - مگر نیند نہ ھیرا ھی کو آئی نہ کند ھی کو - کند تو اپنے دکھہ درد کے سبب نہ سوسکی - ھیرا دکھہ سکھہ کی اوڈھیربن مین لگی رھی اسلئے نہ سوسکی - کند کی طرح وہ بھی بچھونے پر پڑی کروٹین بدلتی رھی - جو کچھہ سوچ رھی تھی وہ اپنے جی سے ھی کرنے کی باتین تھین مونہہ پر لانے کی نتھین *

ھیرا ! پٹھے مونہہ ! صورت تو دیکھنے مین ایسی بری نہین - عمر بھی تھوڑی ھی ھے پھر دل مین یہ کھوٹ یہ کپٹ کہان سے آئی ؟ قسمت نے اوسے کیون جل دیا ؟ قسمت نے اوسے دھوکہ دیا وہ اورون کو دینا چاھتی ھے - قسمت نے ھیرا کو سورج مکھی کی گادی پر بٹھایا ھوتا تو کیا ھیرا دھوکہ دھڑی سے کام اپنا چاھتی ؟ ھیرا کہتی ھے." کبھی نہین" ھیرا کو ھیرا کی جگہ بٹھایا ھے اسی لئے ھیرا ھیرا ھے - لوگ کہتے ھین " سب بدکار کا اپنا قصور ھے " - بدکار کہتا ھے "

مین تو اچھا خاصہ بھلا مانس ہوتا لوگون کے قصور سے بد کار ہو گیا " - لوگ کہتے ہین "پانچ سات کیون نہو ے ؟" پانچ کہتے ہین " ہم تو سات ہی ہوتے مگر دو اور پانچ ملکے ہی تو سات ہوتے ہین - کہین سے دو اور ہاتھہ لگ گئے ہوتے تو سات ہوجاتے " - یہی باتین تھین جو ہیرا پڑی سوچ رہی تھی *

پھر سوچتی تھی " اب کیا کرون ؟ قسمت سے ایک موقع ہاتھہ آگیا تو اپنی طرف سے کمی کرکے کیون ہاتھہ سے کھوون کند کو نگندر کے یہان پہنچا دون تو کمل کنتھا دیگی - گھر کی بیوی بھی ضرور کچھہ دیگی - اور بابو سے بھی بہت کچھہ لے مرونگی اور جو دیبندر کے ہاتھہ مین پکڑا دون تو بھی بہت سا روپیہ پاؤنگی - مگر یہہ تو جبتک دم مین دم ہے مجھہ سے ہونیوالا نہین - اچھا کند مین ایسے کیا لال لگے ہین کہ دیبندر بابو کو ابلا پری نظر آتی ہے - مین ہاتھہ پاؤن مار کے پیٹ پالتی ہون اچھا کھانے اچھا پہننے کو ملے اور تصویر کی شاہزادی کیطرح دن رات گھر مین ٹنگی رہون تو مین بھی ویسی ہی ہو سکتی ہون - اور پھر یہہ کیگلی گھین پین گھین پین کرنے والی دیبندر بابوکی باتون کو کیا سمجھیگی - مگر دلدل کے سوا کنول کا پھول کہین نہین کھلتا اور کند کے سوا دیبندر بابو کا دل کوئی نہین اوڑا سکتا - اپنے اپنے ماتھے کا لکھا مین کیون جلون مرون - واہ ری قسمت !

مگـر دل کو لال پیلـی آنکہین دکھا نے سے کیا ھوگا - چاہ کا نام
سنکے مجھے ھنسی آیا کرتی تھی - جی مین کہا کرتی تھی
سب کہنے کی باتین ھین لوگون مین ایـک کہا نـي چلی
آتی ھے - دل مین ٹھان رکھی تھی کہ جو چاہ مین پڑتا ھے
پڑے مین تو کبھی کسیکو دل ندونگی - قسمت نے کہا ٹہر
تو سہی ایسی تیسی تجھے مزا چکھاتی ھون - آخر بـیگار
مین گنگا اشنان ھوے دوسرے کا چور پکڑ نے گئی تھی اپنا دل
چوری گیا - ھا ے کیا پیارا مکھڑا ھے ! کیا سـڈول بدن ! کیا
نور کا گلا ! یہہ سب اورکسنے پا ئے ھین ؟ مگر یہہ تو دیکھو
مردوے کو اورکوئی نہ ملا - مجھی سے کہنا رھگیا تھا کہ کند کو
لادے - مارون موے کی ناک پہ مکا - اھا ھا ھا ! اوسکی
ناک پہ مکا لگا نے مین بھی ایک مزا ھے - چل چخے دورھو
اس راستہ مین دھرم کے کانٹے ھین - مدتین ھوئین کہ سب
دکھہ سکھہ قسمت کو سونپ چکی - پھر بھی کند کو دیبندر کے
ھاتھہ مین تو ندیا جائیگا - اسکا تو خیال کئے سے تن بدن مین
آگ لگی جاتی ھے - بلکہ اپنی طرفسے تو جہانتک ھوسکیگا
ایسا کرونگی کہ کند کبھی اوسکے ھتھے نہ چڑھے - اچھا تو پھر
کیا کرنا چاھئے - وہ جہان تھی وھین چلی جاے تو اوسکے
ھاتھہ سے بچی رھیگی - بیشنوی کا بھیس بدلے یا واسودیو
(کرشن) کا وھان دیبندرکـی دال نـہ گلیگـي- بس سب سے
اچھي بات یہي ھے کہ کند کو وھین لیجا کے چھوڑ آؤن - مگر

وہ وہان جانا کب چاھیگی - اوس گھر کی طرف تو اوسکا
مونہہ کرنے کو بھی جی نہین چاھتا - ھان سب کے سب "چیتنا
بھائی - چیتنا بھائی" کرکے لیجائین تو ھوسکتا ھے کہ چلی بھی
جاے - میرے جی مین ایک ارمان اوربھی تو ھے - کیا
پرمیشر کبھی پورا کرینگے ؟ - سورج مکھی کا یہہ ھنستا ھوا مونہہ
کبھی اوداس روانسا بھی ھوگا کہ نہین ؟ پرمیشر چاھین تو
سب کچھہ ھوسکتا ھے - اچھا سورج مکھی سے مین اتنا کیون
جلتی ھون ؟ اوس نے میرا کیا بگاڑا ھے ؟ کبھی بھی توکوئی
برائی نہین کی سدا پیارھی کیا کی بھلائی ھی کرتی رھی
تو پھر بیر کیون ؟ کیا ھیرا یہہ نہین جانتی ؟ وہ کونسی بات
ھے جو ھیرا نہین جانتی ؟ اب کہہ ھی ڈالون ؟ بات یہہ ھے
کہ سورج مکھی سکھی ھے مین دکھی وہ بڑی ھے مین چھوٹی
وہ بیوی ھے مین نوکر - بس اسیلئے مجھے اوس سے بیر ھے
اور جوکھو کہ بڑا تو پرمیشرنے بنایا اوسکی اسمین خطا ؟ تو
مین کھونگی مجھے دیکھہ جلنی بھی تو پرمیشر ھی نے بنایا ھے
میری اسمین کیا خطا - اور پھر مین اوسکا برا یونہین بیکار
تھوڑی چاھتی ھون مگر اوسکے برے مین میرا بھلا ھوتا ھو تو
کیون نکرون ؟ اپنا بھلا کون نہین چاھتا ؟ آونا جانچ پرتال
کرکے دیکھون کہ کیا کدھے سے کیا ھوگا - اچھا تو اب مجھے تو ھے
روپیہ کی ضرورت کیونکہ اور نوکری کرنے کو جی نہین چاھتا
اور روپیہ آے توکہان سے - دت گھرانے کے سوا اور روپیہ

کہان ؟ اور دت گھرانے سے روپیہ کھینچنے کی صورت ھے
تو یہی کہ سب جانتے ھین کند پر نگندر بابو کی آنکھہ پڑ چکی ھے
اوسکا جادو اونپر چل چکا ھے - بڑے آدمی ھین جو جی مین
آے کر سکتے ھین - نہین کر سکتے تو صرف سورج مکھی کے کارن
دونون مین کھٹ پٹ ھوجاے تو سورج مکھی کی پرواہ ھی
نکرینگے - بس اب مجھے کوئی ایسی بات نکالنی چاھئے کہ
درنون مین چخ چلے *

یہہ ھوگیا تو بابو سولہ کی سولہ چیزون کے ساتھہ کند کی
پوجا کرنے لیگنگے - اب وہ تو ٹھیری بھولی بالی سیدھی
سادی اور مین رھی کائیان سیانی - بہت جلد اوسے مٹھی مین
مین لے لونگی - بلکہ اسی بیچ مین اسکا بہت سا سامان
ھو بھی گیا ھے - جو جی چاھیگا اوس سے کرا لیا کرونگی - اسلئے
کہ جب بابو اوسکی پوجا کرنے لگے تو وہ ھونگے کند کے حکم کے
بندے اور وہ ھوگی میرے حکم کی بندی - اسلئے حلوے
مانڈے جو چڑھائینگے سب مجھی کو ملینگے - بس اتنا ھوجاے
کہ نوکری نہ کرنی پڑے اور مجھے کچھہ نہین چاھئے - دیکھون
درگا کیا کرتی ھین - کند کو نگندر بابو ھی کے ھاتھہ مین
دونگی مگر ایکا ایکی نہین کچھہ دن چھپاے رکھنا چاھئے
بھوکون مرکے جب بابو کی چاھت پکی ھوجائیگی تو اوسے
نکالکر اونکے ھاتھہ مین پکڑادونگی - اسپر بھی اگر سورج مکھی
کی قسمت نہ پھوٹی تو بڑی ھی زوودار قسمت ھے - جبتک

بیٹھی کند کو اوٹھک بیٹھک کرایا کرونگی - مگر پہلے نانی کو کمار گھاٹ بھجوادینا چاھئے نہین تو کلھیا مین گڑ نہ پھوڑا جائیگا بھید کھل جائیگا *

اسطرح من سمجھوتے کر کے نت کھت ھیرا اونہین کام مین لانے کی فکرین کرنے لگیگی - نانی کو تو ایک بہانہ سے کمار گھاٹ باپ دادا والے گھر بھجدیا اور کند کو گھر مین چھپا کے بڑی چوکسی سے پہرا دینے لگی - کند اوسکی چکنی چپڑی باتون اور لاڈ پیار پر ایسی ریجھی کہ جی مین کہتی تھی " ھیرا جیسی دوسری نہین - کمل بھی مجھے اتنا تو نہ چاھتی تھی " *

## اکیسوین فصل

### ھیرا کا جھگڑا

اچھا یہہ تو سب ھوا - کند تو آسانی سے مٹھی مین آجائیگی مگر جبتک سورج مکھی نگندر کی آنکھہ مین کریل کے کانٹے کیطرح نہ کھٹکے اوسوقت تک کچھہ بھی نہ بنیگا - سب کی جڑ تو یہی ھے - اسلئے ھیرا اون کے ایک دوسرے سے جدا نہو نیوالے دلون کو الگ کرنے کی فکر کرنے لگی *

ایکدن سویرے سویرے مونہہ اندھیرے آکر گھر کے کام کاج مین لپٹ گئی - کوسلیا نام کی ایک اور نوکر بھی گھر کا کام دھندا کیا کرتی تھی اور اسلئے ھیرا سے جلتی بھنتی تھی

کہ وہ سب نوکرون مین چمکتی ہوئی تھی اور بیوی کے
دان دہش مین سے حصہ بٹا لینے والی تھی - ہیرا نے
اوس سے کہا "کوسلیا باجی آج میرا جی کچھہ گرا سا جاتا ھے
میرا کام کاج کر دوگی ؟ کوسلیا ہیرا سے ڈرتی تھی اسلئے
جی چاہا یا نچاہا راضی ہی ہونا پڑا - بولی "کیون نہین
بہن سر آنکھون پر - آزار بیمار سب ہی کے ساتھہ لگا ھے - اور
پہر ہم تم ایک ہی میان بیوی کے نوکر ٹھہرے چولی دامن
کا ساتھہ نہ کیسے کرونگی" - ہیرا نے تو دل مین ٹھان
رکھی تھی کہ کوسلیا کچھہ ہی کیون نکہے کوئی نہ کوئی چھدا
رکھکر اوس سے لڑنا چاہئے - اسلئے سر ہلا کر اور کڑک کے بولی
"کیون ری کوسلیا مین دیکھتی ہون تونے بہت پیٹ سے
باہر پاؤن نکالے ہین کوسنے دیتی ھے" *

کوسلیا — ارے رام ! مینے کب کوسنے دئے *

ہیرا — اے لو اوپر سے موئی جوتیون سمیت آنکھون مین بیٹھی
جاتی ھے - کہتی ھے مینے کب کوسا - کیون ری
تو پہر یہہ آزار بیمار کیسا - میرے دشمنون کی
کیا تونے کہاٹ کٹی دیکھی تھی - آزار بیمار کا نام لیتی
جاتی ھے اور چاہتی ھے کہ لوگ دعا سمجھین - آزار ہو
تجھے اور تیرے ہوتے سوتون کو *

کوسلیا — اچھا ہو ہو ہزار بار ہو - مگر بہن تو اتنی بگڑتی
کیون ھے آپے سے باہر کیون ہوئی جاتی ھے؟ مرنا تو

ایکدن هوگا هي - جم (مردون کی روحون کا مالک)
تو نہ تجھے بہولے نہ مجھے *
هیرا — پرمیشر کرے تجھے ایک دم کو بہی نہ بہولے - تو
سلگ سلگ کے مرے - جلدار تھی نکلے - نرک
(دوزخ) کو جاے - اپنا سر کھاے *
اب تو کوسلیا سے بھی نرھا گیا - کھنے لگی " سر کھاے اپنا
تو - نرک کو جاے تو - لوکا لگے تیرے مونہہ کو - نصیبون
پہوٹی سات خصمی " - لڑای جھگڑے مین وہ هیرا کے بھی
کان کترتی تھی - هیرا کو چارون شانے چت پچھاڑ دیا *
هیرا بیوی کے پاس فریاد لیکر پہنچی - جاتے وقت کوئی
اوسکا مونہہ دیکھتا تو تل برابر غصہ نتھا بلکہ باچھین کھلی
جاتی تھین - مگر سورج مکھی کے سامنے جاکر کھڑی هوئی
تو مارے غصہ کے اوسانون سے نکلی هوئی تھی - چھوٹتے هی
وہ تیر برسانے لگی جو خدا کیطرف سے عورتون کو ملے هین
یعنے رو رو کے ندی نالے بہادئیے *
سورج مکھی نے عرضی دعوے کو اچھی طرح پڑھا اورسمجھا
تو دیکھا هیرا هی کی خطا هے - پہر بہی هیرا کاجي رکھنے کو
کوسلیا هی کو برا بہلا کھنے لگی - مگر اوسکا جی بہلا اس سے
کہان ٹھنڈا هوتا تھا - کھنے لگی "اس سر کھائی کو ابھی
کھڑے کھڑے نکلوا دیجے نہین تو مین نہین رھنے کی" *
سورج مکھی کھسیانی هو کر بولی " هیرا مین دیکھتی هون

تیری لے بہت بڑھتی جاتی ہے - تونے ہی تو پہلے گالی دی تیری ہی سب خطا اور تیرے کہنے سے میں اوسے نکالدون - مجھسے یہہ ناانصافی کبھی نہوگی - تیرا جی جانے ہی کو چاہتا ہے تو مین روکتی نہین" *

ھیرا تو آپ یہی چاہتی تھی - "بہت اچھا لیجئے مین ہی جاتی ہون" کہکر آنسو بہاتی اور آنسوون سے مونہہ دھوتی باھر بابو کے سامنے جاکھڑی ہوئی *

بابو اکیلے بیٹھک مین بیٹھے تھے - آج کل اکیلے ہی رہا کرتے تھے - ھیرا کو ساون بھادون برساتے دیکھر بولے "ھیرا روتی کیون ہے" *

ھیرا — حضور حکم ہو جاے کہ میرا حساب کردیا جاے اور جوکچھہ میرا نکلے مجھے دیدیا جاے *

نگندر (حیران ہوکر) — این ! یہہ کیا ! کچھہ کہو تو سہی کہ ہوا کیا *

ھیرا — حضور مجھے جواب ملگیا - ٹھاکرانی مانجی نے مجھے جواب دیدیا *

نگندر — کیون جواب ملا؟ تونے کیا کیا تھا کہ جواب دیدیا؟

ھیرا — کوسلیا نے مجھے گالی دی - مین مانجی کے پاس فریاد کرنے گئی - انھون نے اوسی کی بات سنی اور مجھے جواب دیدیا *

نگندر سر ہلا ہنسکر بولا "یہہ اول پٹانگ تو جانے دو سچی سچی کہو" *

هیرا مونہہ بنا کے بولی " سو باتون کی ایک بات یہہ ہے
کہ مین رھنے کی نہین " *
نگندر — آخر کیون ؟
هیرا — یونہین کہ مانجی کی زبان اون کے بس مین
نہین رھی ہے - کچھہ ٹھیک نہین کہ کسے کسوقت
کیا کہہ بیٹھین *
نگندر نے تیوری مین بل ڈالکے ذرا ڈپٹکے کہا " بکتی کیا ہے" ؟
اب تو هیرا کھل پڑی اور جو کچھہ جی مین لے کر
آئی تھی بے دھڑک کھڈالا - بولی " اوسدن کند تھا کرانی
کو کیا کچھہ نکھڈالا - کند تھا کرانی سنکر جھلاٹ مین دیس
چھوڑ کے چلی گئین - ڈرلگتا ہے کہ کہین اسیطرح کسیدن
مجھے بھی جو مونہہ مین آے نہ کھڈالین - اور ایسا ھوا تو
مجھے جی سے جانا پڑیگا - اسلئے پہلے ھی سے مونہہ
گنواے دیتی ھون " *
نگندر — یہہ کیا کہانی ہے ؟
هیرا — آپ کے مونہہ پر کہتے شرم آتی ہے *
یہہ سنتے ھی نگندر کے مونہہ پر اندھیرا سا چھاگیا - هیرا سے
کہا " اچھا آج تو جا - کل بلواؤنگا " *
هیرا نے مونہہ مانگی مراد پائی - اسیلئے تو اوس نے
کوسلیا سے لڑائی جھگڑا مول لیا تھا - نگندر اوٹھکر سیدھا
سورج مکھی کے پاس گیا - اوسکے جاے پیچھے هیرا بھی

جلدی جلدی پاؤن مارتی چلی گئی - نگندر سورج مکھی کو ایک
کمرہ مین لے گیا اور پوچھا "هیرا کو کیا تمنے الگ کر دیا؟" وہ بولی
"هان کر تو دیا" - اسکے بعد هیرا اور کوسلیا کے جھگڑے کا
سارا حال کہا - نگندر نے سب سنکر پوچھا "اچھا کند نند نی کو
تمنے کیا کہا تھا ؟" - یہہ سنتے هی سورج مکھی کے مونھہ پر
هوائیان اوڑنے لگین - دبی زبان سے بولی "کیا کہا تھا ؟"
نگندر — کوئی بری بھلی بات ؟

سورج مکھی کچھہ دیر تک تو سناٹے مین رهی اسکے بعد
جو کہنا چاهئے تھا وهی کہا - کہنے لگی "میرے لئے اس
دنیا مین جو کچھہ بھی هو تم هی هو - اس جهان مین کیا اوس
جہان مین بھی تم هی تم هو - تم سے چھپا کے کیا کرونگی ؟
کبھی کوئی بات هی نہ چھپائی تو آج پرائی بات کیون
چھپانے لگی - مینے بے شک کند کو برا بھلا کہا تھا - مگر اس
ڈر سے کہ کہین ایسا نہو تم برا مانو اور بگڑو تم سے نہ کہہ سکی
خطا معاف کرو سب کہے دیتی هون" *

اسکے بعد هرداسی بیشنوی کا حال معلوم هونے سے
لیکر کند کو لتاڑنے تک سارا حال بے لاگ کہڈالا - آخر مین
بولی "کند کو مینے کیا نکالا کہ اپنے پاون مین آپ کلہاڑی
ماری - دیس دیس اوسکے ڈھونڈنے کو آدمی بھیج چکی
هون پتہ لگ گیا هوتا تو کبھی کی اوسے لوٹا لائی هوتی
خطا کی پھر معافی چاهتی هون" *

نگندر — تمہاری اسمین کچھہ بھی خطا نہین - تم نے کند کے
خزاب ہونے کا جیسا حال سنا اوسے سنکر کون بھلے مانس
کی بہو بیتی اوس سے میٹھی باتین کرتی یا گھرمین ٹکنے دیتي
مگر ذرا اتنا سوچ لیا ہوتا کہ بات سچ ہے یا جھوٹ تو اچھا ہوتا *
سورج مکھی — اوسوقت تو غصہ مین سوجھي نہین - اب
بیٹھی گھنٹون سوچا کرتی ہون *
نگندر — کیون نہ سوجھی ؟
سورج مکھی — میرے جی مین شک پڑگیا تھا کہ...... "کہتے
کہتے ہی خاوند پہ تن من وارنے والی
نیک ذات سورج مکھی اوسکے پاؤن کے
پاس زمین پر بیٹھہ گئی اوردونون پاؤن
پکڑ کے آنسون سے بھگو دئے - پھر مونھہ اوپر
اوٹھا کے بولی تم مجھے جي جان سے بڑھکر ہو
جو بات بھی اس پاپی جی مین آے تم سے
نہ چھپا ونگی خطا معاف کرنا " *
نگندر — تمہین کچھہ کہنا نہ پڑیگا - مین سب سمجھہ گیا
تمہارے جی مین شک آیا کہ مین کند نندنی
کو چاہتا ہون " *
سورج مکھی اوسکے پاون مین مونہہ چھپاکر رونے لگی
پھر بھیگے ہوے پھول کا سا اوداس مونہہ اوٹھا کے خاوند کے
سب دکھون کو مٹادینے والے چہرہ کیطرف دیکھکر بولی

"کیا کہوں تم سے ؟ میںنے جو دکھہ اوٹھایا ھے کہہ نہیں سکتی جوھیں معلوم ھوا کہ تمھاری چاھت کا حصہ بٹانے والی ایک اور نکل آئی ھے جی چاھتا تھا کہ ابھی جان دیدوں صرف اس ڈر سے نہ مری کہ میرے مرنے سے کہیں تمھاری پریشانی بڑہ نہ جاے - خالی خولی زبانی مرنا نہیں سچ مچ بے لاگ مرنا چاھتی تہی - خطا معاف کرنا " *

نگندر دیرتک چپ چاپ رھنے کے بعد ایک لانبی سانس بھر کے بولا ، سورج مکہی قصور سب میرا ھی - تمہاری اس میں کچھ بہی خطا نہیں - تم نے مجھپر بھروسا کیا میںنے اوسکا خون کر ڈالا - میں سچ مچ تمہیں بھولکر کندنندنی پر ... آگے کہا نہیں جاتا - جو جو دکہ اٹھاے ھیں اور اٹھا رھاھوں کسطرح تم سے کہوں ؟ تم سمجھتی ھوگی میںنے من کو مارنے کی کوشش نہیں کی - ایسا نہ سمجھنا - میں اپنے آپ کو جتنا برا بھلا کہ چکا تم کبہی نہ کہ سکتیں - مگر کیا کروں جنم کا پاپی ھوں اسلئے جی کو بس میں نرکہ سکا " *

سورج مکہی اور نہ سن سکی - ھاتھ جوڑ کے اورگڑگڑا کے کہنے لگی " بس بس - تمہارے جی میں اورجو کچھ ھو اوسے جی ھی میں رھنے دو - مونہ سے نہ نکالو مجھ سے نہ کہو تمہارا ھر لفظ تیر کیطرح جی کے پار جاتاھی - جو کچھ ھوا میرے ماتھے کا لکھا - اورسنا نہیں چاھتی نہ یہ میرے سننے کی باتیں " *

نگـنـدر ــ تمھیں نہیں یہ نہوگا - اور بہی سنا پڑیگا - اب تمنے

بات چھیڑ هی دی هے تو مین بهی جو کچهہ دل
مین بهرا هے صاف صاف کہدالتا هون کیونکہ بهت
دن سے بات هونٹون تک آ کے رہ رهجاتی
تهی - مین اس زندگی کو چهوڑنے والا
هون - مرونگا نهین دیس چهوڑکے چلا جاؤنگا
گهر کے رهنے مین اب مزا نرها - نہ مجهے تم سے
چین نہ مین تمهارے لائق خاوند - پاس
رهکر تمهین دکھ دینا اور ستانا نهین چاهتا
دیس بدیس کند نندنی کو ڈهونڈتا پهرونگا
تم گهر کی بیوی جیسی هو ویسی هی بنی رهو
سمجهہ لینا کہ مین رانڈ هوگئی جسکا خاوند ایسا
کمینہ هو وہ اگر رانڈ نهین تو پهر کون ؟ مگر
چاهے کمینہ هون یا اس سے بهی کچهہ بڑهکر تمهین
دهونکا ندونگا صاف صاف کہ دیتا هون کہ میرا
دل دوسرے کے بس مین هے - دیس چهوڑ کے
جاتا هون - کند نندنی کو بہلا سکا تو پهر آجاونگا
نهین تو یهی آخری درشن سمجهو *

یہ تیر کیطرح دل مین چهید کرنیوالی بات سنکر سورج مکهی
نے کیا کہا ؟ کچهہ دیر تک تو پتهر کی مورت کیطرح زمین کی
طرف نظر جمائے دیکهتی رهی - اسکے بعد وهین اوندهے مونہ
زمین پر گرپڑی اور مٹی مین مونہ ڈالکر رونے لگی - شکار

مارنیوالا شیر جسطرح شکار کے سر پر کہڑا اسکے جان توڑنے کا تماشا دیکہتا رہتا ھے اسیطرح نگندر چپ چاپ کہڑا دیہکتا رہا دل مین کہتا تہا " مرنا تو ایکدن سبہی کو ھے - آج مرے تو کیا کل مرے تو کیا - پرمیشر کی مرضی - مین کیا کرون - لاکہ چاھون تو اس سے چہٹکارا کب ھوسکتا ھے - یہ ھوسکتا ھے کہ آپ مرجاون مگر میرے مرنے سے کیا سورج مکہی کی جان بچ جائیگی " *

نہین نگندر نہین تم ٹہیک کہتے ھو سورج مکہی کی جان تمہاری مرنے سے نہ بچیگی - پہر بہی تمہارے لئے مرنا ھے اچہا تہا - کچہہ دیر بعد سورج مکہی اوٹہکر بیٹہ گئی اور خاوند کے پاون پکڑ کے کہنے لگی " ایک منتی اور ھے " *

نگندر — وہ کیا ؟

سورج مکہی — مہینہ بہر اور ٹہرو - اس مین بہی کند نندنی نہ ملی تو جہان جی چاھے چلے جانا - مین نہ روکونگی - نگندر کچہہ نہ بولا چپ چاپ باھر چلاگیا - جی مین راضی ھو گیا کہ ایک مہینہ اور ٹہیرنا چاھئے - سورج مکہی بہی اوسکے جی کی بات سمجہ گئی - نظر جمائے اوسکیطرف دیکہ رھی اور جی مین کہ رھی تہی " میرے لئے جو کچہہ بہی ھو تم ھی تو ھو تمہارے پاون سے کانٹا نکالنے کے لئے تو مین

جان تک دینے کو طیار رہتی ہون - مجھ
پاپن کے کارن تم دیس چھوڑو تو تم بڑے
ٹھہرے کہ میں ؟ "

## پائیسوین فصل

چور پر مور

هیرا داسی کی نوکری تو چھوٹی پر نگندر کے یہان سے
ناتا نہ چھوٹا - سدا وھان کا تاؤ بھاؤ لینے کے لئے بے چین
رهتی تھی - کوئی آدمی وھان کا ملجاتا تو زبردستی پکڑ کے
بیٹھا لیتی اور گپ شپ کرنے لگتی - باتون هی باتون مین
معلوم کرلیتی کہ نگندر سورج مکھی کے ساتھ کیسا برتا و کرتا هی
اگر کبھی ایسا ھوتا کہ کوئی نہ ملتا تو کوئی نہ کوئی بہانہ نکالکے
آپ بابو کے یہان جاتی اور نوکر چاکرون کے جھمگھٹے مین بیٹھکر
دس طرح کی باتین بنا کے اپنا کام نکال هی کے آتی تھی *

کچھ دن تو یونہین گذر گئے مگر ایکدن ایسا ھوا کہ سب بنا
بنا یا کھیل بگڑ هی گیا تھا بال بال بچا - جب سے دیبندر سے
هیرا کی جان پہچان ھوئے مالتی گوالن کی آمد و رفت اوسکے
یہان بہت ھونے لگی تھی - مالتی نے دیکھا کہ هیرا کو یہ بہت
اچھا نہین لگتا - یہ بھی دیکھا کہ ایک کوٹھری همیشہ بندھی
رھا کرتی ھے - هیرا کا کانٹیان پن اوس مین باھر سے کنڈی
اور تالا لگاے هی رکھتا هی - مگر ایکدن جو وہ اچانک آپڑی

تو دیکھا تالا نہین ہے - مالتی نے جھٹ کنڈی کھول کنوازون کو دھکا دیا تو دیکھا اندر سے بند ہین - تاڑ گئی کہ ہو نہو اس مین کوئی آدمی رہا کرتا ہے *

هیرا سے تو اوس نے اسکی بابت کچھ بھی نہ کہا مگر جی مین سوچنے لگی کہ کون آدمی ہوسکتا ہے - پہلے تو سمجھی کوئی مرد ہے مگر اس بات کو اوس نے دیر تک دل مین جگہہ نہ دی کیونکہ وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ کون کون کس کس سے اولجھی ہوئی ہے - ہوتے ہوتے شیطان نے کان مین پھونکا کہ کہین کند نندنی نہو - کند کے گم ہو جانے کا حال سن چکی تھی - اس شک کے مٹانے کی اوس نے جلد ہی ایک صورت بھی سوچ نکالی - ہیرا بابو کے یہان سے ایک ہرنی کا بچہ لئے آئی تھی - وہ بہت ہی چلبلا بے چین تھا اسلئے برابر بندھا رہا کرتا تھا - ایکدن مالتی اوسکو کہانا کھلا رہی تھی - کھلاتے ہی کھلاتے ہیرا کی آنکھ بچا کے رسی کھولدی - بچہ یہہ جا وہ جا ہوا ہوگیا ہیرا پکڑنے کو اوسکے پیچھے دوڑی *

جب ہیرا دوڑتی باہر چلی گئی تو مالتی نے پکارنا شروع کیا - "ہیرا! او ہیرا! اوگنگا جلی! جب ہیرا دور جا پہنچی تو مالتی سر پہ دوہتڑ مار کے بولی" ارے رام! یہہ گنگا جلی کو کیا ہوگیا" ؟ یہہ کہکے دھاڑین مار مار کے رونے لگی اور روتے روتے کند جس کوٹھری مین تھی

اوسکا دروازہ کھٹکھٹا کے بولی "کند تھا کرانی ! کند ! جلد باہر نکلو - دیکھو تو یہہ گنگا جلی کو کیا ہو گیا ؟" کند نے ھڑبڑا کے دروازہ کھولدیا - مالتی اوسکی طرف دیکھر کھل کھل ھنستی ہوئی بھاگ گئی *

کند نے دروازہ بند کرلیا اور ھیرا کے بکنے جھکنے کے ڈر سے وس سے اسکا کچھہ ذکر نہ کیا - مالتی نے جا کر سب دیبندر بابو سے جڑدی - دیبندر نے جی مین ٹھان لی کہ آپ جاکر بات کو دو ٹوک کر آے یا اس پار یا اوس پار - مگر اوسدن تو ایک پارٹی سے فرصت نہ ملی اور دوسرے دن سونے سے *

## تیئیسوین فصل

### پنجرے کا پرند

کند اب پنجرے کا پرند بنی ہوئی ھے ھردم بے چین ھردم بے کل - دو ندیان جن مین سے ایک کسی طرف کو اور دوسری دوسری طرف کو بھتی ھو جب ایک دوسرے سے ٹکراتی ھین تو دھار کا زور بہت بڑھجاتا ھے - کند کا دل بھی ایسی ھی دو ندیون کا سنگم بنا ہوا تھا - اودھر تو بے آبروئی گھڑکی جھڑکی اور شرم سے مونھہ دکھانے کی جگھہ نتھی سورج مکھی گھر سے بھگا ھی چکی تھی ادھر شرم کی دھار پر آپڑی چاہ کی دھار - بہت سی سرپھٹول کے بعد آخر چاہ کی دھار ھی آگے نکل گئی

چھوٹی ندی بڑی ندی میں ڈوبگئی - سورج مکھی کے
ھاتھوں جو بے آبروئی ھوئی تھی - وہ ھوتے ھوئے
آنکھوں سے اوجھل ھونے لگی - سورج مکھی کو جی میں
جگہہ ھی نہ ملی ھر طرف نگندر ھی نگندر نظر آنے لگا - جی
میں کہتی تھی " میں وہ گھر چھوڑ کے آئی ھي کیوں ؟ دو
باتوں سے میرا کیا بگڑتا تھا ؟ اونکی صورت تو دیکھنے میں آتی
تھی اب تو ایکبار بھی دیکھنے کو نہیں ملتی - اچھا تو کیا
پھر وھیں جانا چاھئے ؟ ھاں کوئی بھگا ندے تو جانے
کو بھی طیار ھوں - مگر پھر بھگا دیا تو کیا ھوگا ؟ " دنرات
یہی کھچڑی دل میں پکاتی رھتی تھی - آخر اسکی بھی
پرواہ نرھی کہ جانا ٹھیک ھی یا نہیں - دو چار دن میں
چکوتا ھوگیا کہ جانا ھی چاھئے نہیں تو جی سے جانا ھوگا
اب سوچنے کی بات اتنی ھی رھگئی کہ اگر جاوں تو
سورج مکھی پھر بھگا تو ندیگی - ھوتے ھوتے یہہ جان
پربنی کہ جانے ھی کی جی میں ٹھان لی اب اس میں
چاھے سورج مکھی بھگا دے یا اور جو جی میں آے کرے *

مگر اوس گھر میں جاکھڑی ھو تو کیا منہہ لیکے - اکیلے
جاتے تو بہت شرم آتی ھے - ھاں ھیرا کو ساتھ لیجاے
تو ھوسکتا ھے - مگر ھیرا سے مونہہ کھولکے کہا کب جائیگا
آخر نہ کہا گیا *

ادھر بن دیکھے رھا بھی نہیں جاتا - ایکدن رات ابھی

دو چار گھڑی باقی تھی کہ بچھونے سے اوٹھی - ھیرا ابھی
سوھی رھی تھی - چپ چاپ دروازہ کھولکے باھر نکل گئی
آخیری مہینہ کا دبلا پتلا کمزور چاند اوس چھوٹی سی
خوبصورت لڑکی کیطرح جو سمندر مین گر پڑی ھو آسمان
کے کونہ مین تیر رھا ھے - درختون کے نیچے اندھیرے کے
تھمت لگے ھین - ٹھنڈی ٹھنڈی ھوا ایسی دھیمی دھیمی
چل رھی ھے کہ راستہ کے دونون طرف جو کنول کے پھولون
پتون سے ڈھکے ھوے تالاب ھین اونکا پانی ھلتا بھی نہین -
درختون کی دھندلی پھنگیون کے اوپر گھرا نیلا آسمان
اپنی بہار دکھا رھا ھے - کتے راستہ کے ادھر اودھر سوتے
جاتے ھین - سب سنسار ٹھنڈی اور جھاری بھرکم ھو کے
اپنی سوبھا دکھا رھی ھے - کند ور سے پھونک پھونک کر
پاون دھرتی نگندر کے محل کیطرف مونہہ کئے آگے بڑھتی
چلی جاتی ھے - جانے کا مطلب اسکے سوا کچھ بھی نہین کہ
شاید کسیطرح نگندر کی صورت دیکھنے کو ملجاے - اوسکے محل
مین تو جانا ھونسکا - اچھا وہ تو جب ھوگا ھوگا اس بیچ مین
ایکدن چھپکے دیکہ آنے مین کیا برائی ھے - مگر چھپکے کہان سے
اور کیونکر دیکہ سکتی ھون - سوچتے سوچتے آخر جی مین ٹھان
لی کہ کچھ رات رھے اون کے محل کی تلاش مین نکلونگی اور
چارون طرف کی خاک چھانونگی - ھونسکتا ھے کہ دور سے اونھین
کھڑکی یاباغ یا راستہ مین کھین دیکہ پاؤن - وہ نور کے تڑکے اوٹھ

بیٹھتے ھین دیکھ پاون تو کچھ دور نہین - دیکھتے ھي اولٹے پاون پھر آؤنگي *

یون خیالی پلاو پکانے پکانے پچھلے پہر نگندر کے محل کیطرف مونہہ کرکے چل کہڑی ھوئی - گھر کو ڈھونڈ نے ڈھونڈنے دیکھا کہ پو پھٹنے مین بہت تھوڑی دیر رھگئی ھے راستہ پر نظر دوڑائی تو دیکھا نگندر کا کہین پتہ نہین - کھڑکی کی طرف دیکھا تو وھان بھی نہین - جی مین آیا شاید وہ ابھی جاگے نہین اوٹھنے کا وقت ھی نہین ھوا ھے - اوجالا ھوتا ھے ھونے دو مین سرو کے تلے بیٹھہ رھونگی - یہہ سوچکے جھٹ سرو کے نیچے جا بیٹھی - یہان خوب اندھیرا تھا سرو کی پتیان جھڑجھڑ کے ٹپ ٹپ پانی مین گر رھی تھین - درخت پر بسیرا لینے والے پرند پر پھٹ پھٹا رھے تھے - بیچ بیچ مین دربانون کے پھاٹک کھولنے بھیڑنے کی آواز سنائی دیتی تھي آخر صبح کے اوجالے کی خبر دینے والی ٹھنڈی ھوا چلنے لگی *

پپیہا اپنے سرون کی لہرون سے آسمان مین ھلچل مچاتا سرپر سے کوکتا چلا گیا - تھوڑی دیر مین سرو کے درخت سے کویل نے کوک دی - آخر سب پرندون نے ملکے شور مچایا اب اوسکی آس کا دیا بجھنے لگا - اب سرو کے تلے بیٹھہا رھنا بھی ٹھیک نتھا اوجالا ھوچکا تھا ڈر تھا کہ کوئی دیکھہ نہ لے اسلئے لوٹ کے پھر جانے کو کھڑی ھوئی - مگر

دل مین ایک اور زور کی امید پیدا ہوئی - نگندر کبھی
کبھی سویرے سویرے اوٹھکر اوس پھولباڑی مین جو زنانہ سے
ملی ہوئی تھی ہوا کھا یا کرتا تہا - کہین اب بھی وھین نہ
ٹہل رہا ہو - اوسے بن دیکھے تو کند سے نہ جایا جائیگا -
مگر پھولباڑی چارونطرف دیوار سے گھری تھی - سواے اسکے
کہ گھر کے پیچھے کا دروازہ کہلا ہوا اور اوس مین جانے کی
کوئی صورت نہ تھی اور وہ باہر سے دکھائے ند یتا تہا - اسلئے
وہ اوسی طرف کو گئی کہ دیکھے دروازہ بند ہے کہ کہلا *
دیکھا تو دروازہ کہلا پڑا ہے - جی کڑا کر کے اندر گھس گئی
اور پھولباڑی کے کنارے دبے پاون جاکر ایک
مولسری کے درخت کے نیچے جا کھڑی ہوئی *

پھولباڑی درختون پودون اور بیلون سے پٹی پڑی ہے
خوبصورت پتھر کی روشین جنکے دونون طرف پودون کے
تانتے چلے گئے ہین - جگہہ جگہہ درخت سفید لال اور کاسنی
پھولون سے لدے ہوے ہین - اون کے اوپر صبح کے شہد پر
مرنے والی مکھیون کے دل بادل اوڑتے ہین بیٹھتے ہین
بھنبھناتے ہین اور کسی کسی شہد بھرے پھول پر آدمیون
کیطرح ٹوٹے پڑتے ہین — ننھے ننھے رنگ برنگ پرند کھاے
ہوے پھولون کے گپھون پر اسطرح سواری کا نٹھے پھولون کا
رس چوس رہے ہین کہ معلوم ہوتا ہے درختون مین پھل
لگے ہین - کسی کسی کے گلے سے ساتون سر ملکے آوازین

نکل رهي هين - صبح کی هوا کے نرم جھونکے پھولون سے جھکی
هوئی ڈالون کو جھولا جھلا رهے هين - بے پھول ڈالين اچھی
دبی نہين هين اسلئے جھولے نہين ليتين - مولسری کے
جہاد ے مين بی کوکلا اپنا کالا مونہہ چھپاے بيٹھی هين مگر
گلے بازی سے سب کا دل چھينے ليتی هين *

پھولباڑی کے بيچون بيچ سفيد پتھر کا بنا هوا پھول بيل
کا منڈب هے - اوسکے سہارے سے بہت سي پھول دار
بيلين اپنے پھول نذر لئے کھڑی هين - اوسکی کروٹ مين زمين
مين لگے هوے پودون کی پونگا رين لگی هين *

مولسری کے نيچے سے اوس نے پھولباڑی پر نظر دوڑائی
مگر نگندرکی لانبی ديوتاون کی سی مورت کہين دکھائی
ندی - منڈب کے اندر نظر ڈالی تو ٹھنڈے پتھر کے فرش پر
کوئی ليٹا دکھائی ديا - سمجھی نگندر هی هے - اچھی طرح
ديکھکے اطمينان کرلينے کو درختون کے نيچے نيچے آگے
بڑھی - قسمت کی خوبی ديکھئے کہ منڈب والا انسان
اوسيوقت اوٹھکر باهر نکل آيا - تب قسمت کی پوری کند کو
نظر آيا کہ نگندر نہين سورج مکھی هے *

وهين سہمکر ايک پھولے هوے کامنی کے پيڑ کے نيچے
کھڑی هوگئی - ڈر کے مارے نہ آگے بڑھ سکی نہ پيچھے
هٹ سکی - ديکھا کہ سورج مکھی پھولباڑی مين پھول چنتی
پھرتی هے - پھرتے پھرتے جہان وہ چھپی کھڑی تھی اوسيطرف

کو بڑھنے لگی کند نے دیکھا کہ پکڑی گئی - آخر سورج مکھی کی نظر اوسپر آھی پڑی مگر دور سے پہچان نسکی - پوچھا ''کون ھی ری'' *

کند کی ڈر کے مارے اوپرکی سانس اوپر نیچے کی نیچے رھگئی - ذرہ برابر اپنی جگہ سے نہ سرکی - اتنے مین سورج مکہی پاس آگئی اور دیکھتے ھی پہچان گئی - ھکا بکا ھوکے بولی ''کند یہان کہان ؟''

وہ اب بہی کچھ جواب ندیسکی - سورج مکہی نے اوسکا ھاتہ پکڑکے کہا '' کند آو - آو بہن آو - اب مین تمہین کچھ نکہونگی '' یہ کہکے اوسے زنانہ مین لے گئی *

## چوبیسوین فصل

### اوتار

اوسی دن رات کو دیبندر نشہ مین چور بہیس بدلے کند نندنی کو ڈھونڈتا ھیرا کے یہان آن دھمکا - کوٹھری کوٹھری ڈھونڈا مگر کند کو کہین نہ پایا - ھیرا کپڑا مونہ مین ٹھونسے کہڑی ھنس رھی تہی - دیبندر نے جہلا کر پوچھا '' ٹھی ٹھی ٹھی ٹھی کیون کرتی ھے '' *

ھیرا — تمہارے دکہ اوٹھانے پر - پنجرے کا پرندہ توکب کا اوڑگیا - میری خانہ تلاشی لئے سے ملنے والا نہین - اسکے بعد دیبندر کے پوچھنے پر اوسنے جو کچھ

معلوم تہا الف سے لیکر بڑی یے تک سب کہ سنا یا
آخری چر کا یہ دیا کہ " آج صبح کوا وے گھر مین
نہ پایا تو مین ڈھونڈ نے نکلی - بہت سی خاک
چہاننے کے بعد بابو کے یہان ملی - اب کی بار بڑی
آو بہگت ھے بڑا چو چلا ھے *
دیبندر کی یہ حالت ھوئی کہ کاٹو تو لہو نہین بدن مین
لوٹ کر آنے ھی والا تہا کہ جی مین آیا پوری طرح شک
مٹا کے ھی جانا چاھئے تہوڑی دیر اور بیٹھکے تاو بھاؤ لینا
چاھئے - ایک بادل کا ٹکڑا آسمان پر دکھائی دیتا تہا اوسکی
طرف دیکھکے بولا " معلوم ھوتا ھے . مینہ برسنے والا ھی "
یہہ کہکے دھکر پکڑ سی کرنے لگا - ھیرا آپ یہی چاھتی تہی
کہ وہ ذرا دیر بیٹھے مگر عورت ذات اور اکیلی اور پھر رات
کا وقت کسیطرح بات موںہ سے نہ نکلی - کیونکہ وہ جانتی تہی
کہ اس مین تباھی کی سیڑھی کا ایک پایہ اور اترنا پڑے گا
مگر قسمت مین تو یہی لکہا تہا - وہ بولا " تمہارے یہان کوئی
چھتری بہی ھے ؟ "
ھیرا کے یہان چھتری نہ تہی - دیبندر بولا " اچھا تہوڑی
دیر یہان ٹھیر کے اور پانی کو دیکھکے جاؤن تو کوئی کچھ گمان
تو نکریگا ؟ "
ھیرا — گمان کوئی کیون نکریگا ؟ مگر بگاڑ تو جو کچھ ھونا تہا
آپ کے رات کے وقت یہان آنے ھی سے ھو چکا "

دیبندر — تب تو ٹھیر سکتا ہون نا ؟

ہیرا نے کچھ جواب نہ دیا - وہ سمجھ گیا کہ مونہ چپ برے پہ راضی ہے - جھٹ پھسل پڑا *

ہیرا نے بہت صاف ستھرا بچھونا تخت پہ بچھا کے اوسے بٹھایا اور چاندی سے منڈھا ناریل بکس مین سے نکالکر اپنے ہاتھ سے ٹھنڈا پانی ڈالا میٹھا تمبا کو بھرا اور پتے کی نے بنا اوس مین لگا کے اوسکے ہاتہ مین دیدیا *

دیبندر نے برانڈی کی بوتل جیب سے نکالی اور بے پانی ملائے غٹ غٹ چڑھانے لگا - جب دماغ گرمایا تو ہیرا کی آنکہ اوسے بہت ہی دل کھینچنے والی معلوم ہونے لگی - اور سچ یہ ہی کہ ایسی ہی تھی بھی - وہ آنکھین خوبصورت گھری کالی پتلیان والی اور چلبلی بے چین تھین *

ہیرا سے کہنے لگا " ہیرا تم نے آنکہ تو بڑی بلا کی پائی ہے " - وہ مسکرا کے چپ ہوگئی - ایک کونہ مین ایک ٹوٹی پھوٹی سارنگی پڑی تھی - دیبندر کی آنکہ اتنے مین اوسپر جا پڑی - گنگناتا ہوا گیا اور اوٹھا کے اوسپر گز چلانے لگا سارنگی گھر گھر کرنے لگی - ہیرا سے پوچھا " یہ سارنگی کہان سے ہاتہ آئی ؟ "

وہ بولی " ایک سپاہی سے مول لی تھی " دیبندر نے سارنگی کو ہاتھ مین لیکر کان وان اینٹھ آنٹھکے کام چلاؤ بنالیا اور اوسکے ساتھ گلا ملاکے میٹھے سرون مین میٹھے میٹھے شعر میٹھی

لـسي مين گا نے لگا - هيرا کـسي آنکهه اور بهي چمک اوٹهي اور تهوڑی هی دير مين وه آپے سے نکل گئي - بهول گئي کہ مين هيرا اور يهہ ديبندر هے دهن بندهہ گئی نہ يهہ ميان اور مين بيوی هون - پرميشر نے هم دونون کو ايک دوسرے هی کے لئے بنايا تها اور اسلئے مدتون سے ايک دوسرے کی چاهت مين سکہ چين سے گذارتے چلے آتے هين - اسی دهن مين جي کـسي بات موتہ پر بهـي آگئي - اوسکے موتہ سے کٹ کٹکے نکلنے والے ادهورے لفظون مين ديبندر نے سنليا کہ اوسپر جان ديتي هے *

بات موتہ سے نکلتے هی هيرا چونک سی پڑی سر چکرانے لگا - ديبندر سے بولی ابهی ميرے يهان سے نکل جاؤ " *

ديبندر — ( حيران هوکے ) — اين ! هيرا يهہ کيا ؟ *

هـيـرا — جلدی سے جاتے هو تو جاؤ نہين مين چلی *

ديبندر — ارے يهہ کيا ! نکال باهر کيون کئے ديتی هو ؟

هـيـرا — جانتے هو کہ نہين ؟ مين لوگون کو پکارتی هون تم ميرا ستياناس لگانے آئے هو ؟

هيرا اسوقت پاگلون کيطرح آپے سے باهر تهی *

ديبندر — اسی کو تو کہتے هين تريا چلتر *

هيرا جهنجهلا کے بولی " تريا چلتر ! تريا چلتر تو ايسا برا نہين - تم جيسے مردونکا چلتر هی توحد سے بڑهکر برا هے نہ دهرم رکهتے هو نہ دوسرے کے بهلے برے کا دهيان - خالی اپنا هی سکہ چين ڈهونڈتے پهرتے هو - اسی تاک مين پڑے

پھرتے ہو کہ کسی عورت ذات کا ناس لگاؤ - نہین تو تم میرے
یہان ٹھہرتے ہی کیون ؟ کیا تمہارے جی مین نتھا کہ میرا
ناس کرو ؟ - تم نے مجھے بیسوا سمجھا نہین تو بیٹھنے کی
ہمت ہی کیسے پڑتی - مگر مین بیسوا نہین، دکھیا ہون
لہو پانی ایک کرکے پیٹ پالتی ہون - بیسوا بننے کی مہلت
ہی نہین - ہان کسی بڑے آدمی کی بہو بیٹی ہوتی تو
نہین کہ سکتی کہ کیا ہوتی " *

دیبندر کی تیوری مین بل پڑگئے *

ہیرا دیکھے مرمٹی - مونہ اٹھا نظر جما کے اوسے دیکھنے لگی
اور اوترے ہوے سرون مین بولی "حضور مین آپ کے رنگ
روپ اور اچھائیوں کو دیکھکے پاگل سی ہو رہی ہون - مگر
مجھے بیسوا نہ سمجھئے گا - آپ کو دیکھکر ہی جی خوش
ہوجاتا ہے - اسیلئے جب آپ نے میرے یہان ٹھہرنا چاہا تو
روک نسکی - مگر مین بےبس عورت ذات نروک سکی
تو کیا آپ کو ٹھیرنا چاہئے تھا - تم بڑے پاپی ہو - دھوکے سے
گھر مین گھسکے میرا ناس لگانے کے پیچھے پڑے ہو ابھی
اسیدم یہان سے لمبے ہو " *

دیبندر ایک گلاس اور چڑھا کے بولا " شاباش ! ہیرا
شاباش ! کیا اچھی اسپیچ دی ہے - ایک روز ہمارے
سماج مین آکر بولونا " *

اس ہنسی دل لگی سے ہیرا کے دل مین ایک چرکا

لگا - کھسیانی هوکے بولی " مین اس لائق تو نهین که آپ
میری هنسی اوڑائین - کوئی ، پرلے سرے کا کمینه بهی آپ
پر مرتا هو تو اوسکی چاهت کی بهی هنسی اوڑانا تو اچھا
نهین - مین نه دهرم کو جانون نه اوسپر چلون نه اسطرف
میرا دهیان - بهر بهی جو مینے ڈینگ ماری که بیسوا نهین
هون تو اسکی ایک وجه هے - مین جی مین ٹهان چکی
هون که آپ کی چاهت کے لالچ مین آکے نیل کا ٹیکه نلونگی
اگر آپ تل برابر بهی مجھے چاهتے تو جی سے یه چکوتا نکرتی -
دهرم کو نه مین سمجهتی هون نه اوسکی سیوا کرتی هون
آپ کی چاهت کے آگے مین نیل کے ٹیکه کو پهانس کی برابر
بهی نه سمجهتی - مگر جب آپ کو میری چاهت هي نهین تو
کس سکه چین کے آسرے پر نیل کا ٹیکه مول لون
کس برتے پر آبرو سے هاتهه اوٹهاون - جوان عورت هتے چڑه
جاے تو کبهی آپ چهوڑنے والے نهین - هوسکتا هی که اسیلئے
مجهپر بهی ڈورے ڈالے هون - مگر کل هی شاید بهول جاؤ
اور جو یاد بهی رهے تو یار لوگون مین بیٹهکر میری بات چهیڑ
کے هنسي اوڑانے کو - بهلا اس مین مجھے کیا پڑی هے که آپ
کي لونڈی بنون - هان جسدن آپ مجھے پیار کرنے لگین
اسیدن باندی بنکے جوتیان سیدهی کرنے کو تیار هون "
هیرا کے مونهه سے یه اول ٹپانگ تارترنگی باتین سنکر
دیبندرا وسکے جی کی حالت اچھی طرح سمجهه گیا - جی

مین کہنے لگا مین تجھے پہچان گیا - کٹ پتلی کا ناچ نچا سکتا ہون - جسدن چاہونگا کام نکال لونگا - اسکے بعد اوٹھکر چلا گیا - مگر اوسے ہیرا کا پورا حال اب بہی نہین معلوم ہوا *

## پچیسوین فصل

### خوشخبری

دوپہر کا وقت ہے - سریش بابو صاحب خانہ مین جاچکے ہین - گہر کے لوگ باگ سب کہانا کہا چکے ہین سویا چاہتے ہین - بیٹھک بند ہے تالا لگا ہے - اوسکے باہر چوکہٹ کے پاس ایک دوغلا جہبرا تیریر کتا پاؤن مین سر ڈالے پڑا سو رہا ہے - کوئی من چلی رنگیلی ماما فرصت پا کے کسی رسیا نوکر کے پاس بیٹھی چہپے چوری نریل پی رہی ہے اور پہر پہر باتین کرتی جاتی ہے - کمل منی سونے کے کمرے مین بیٹھی پاون پہیلائے سوئی ہاتھہ مین لئے اون کا کام بنا رہی ہے بال بکھرے اور کپڑے اپنی جگہہ سے ذرا کھسکے ہوے ہین کہین کوئی چڑیا تک نہین - صرف ستیش بابو پاس بیٹھے مونہہ سے طرح طرح کی بولیان بول رہے ہین اور سینہ پہ رال بہا رہے ہین پہلے تو ماکے پاس سے اون کی پنڈی اوڑا لینے کی فکر کی تھی مگر جب دیکھا کہ پہرا سخت ہے تو متی کے شیر کا مونہہ چاٹنے مین لگ گئے ہین - تہوڑی دور ایک بلی پاون پسارے بیٹھی دونون کو گھور رہی ہے - کسی گہرے سوچ مین ڈوبی معلوم

ھرتی ھے - مونہہ پر سمجھداری اور سیانا پن برس رھا ھے
نہ چابلا پن ھے نہ بے چینی ایسا معلوم ھوتا ھے کہ جی مین سوچ
رھي ھے انسانون کی بھی کیا بری گت ھے - سدا اون بڈا اور
کھلونون سے کھیلنا یا اسیطرح کے دوسرے کامون کو لپٹا رھنا -
نہ دھرم کے کامون کا دھیان نہ بلیون کو کھلانے پلانے کا خیال -
نجانے اوس جہان مین ان کی کیا درگت بنیگی - ایک طرف
ایک چھپکلی دیوار کو چپٹی مونہہ پھیلاے مکھی کو ٹکٹکی باندھے
دیکھہ رھی ھے - کوئی شک نہین کہ وہ بھی مکھیون کے برے
چال چلن کو سوچ رھی ھے - ایک تیتلی ادھر سے اودھر
اودھر سے ادھر اوڑتی پھرتی ھے - جہان ستیش بابو نے بیٹھکے
سندیش کھایا تھا وھان مکھیون کے چھتے لگے ھین اور چونٹیون نے
بھی ھلا کر رکھا ھے *

تھوڑی دیر مین چھپکلی مکھی کو نہ پکڑسکی تو دوسری
طرف چلدی - بلی نے بھی انسانون کا چال چلن جلد بدلنے
والا ندیکھا تو ایک لابنی انگڑائی لیکے ایکطرف کو میون ماون
کرتی چلی گئی - تیتلی اوڑتے اوڑتے باھر نکل گئی - کمل منی
کا بھی کام سے جی اوکتا گیا - الگ رکھہ رکھا ستیش بابوکے ساتھہ
گپ شپ کرنے لگی *

کمل نے پوچھا ستیش بابو بتاسکتے ھو مردوے آفس کیون
جایا کرتے ھین ؟" ستیش بابو بولے "الی لی بلی" *
کمل—ستیش بابو تم کبھی آفس نہ جانا *

ستیش بابو بولے "ام" *

کمل نے کہا "تمہارے ام کہنے کو کیا چاھئے - ام کو آفس کی تو ضرورت نہین - کبھی نہ جانا - آفس گئے تو دولہن دوپہر کو بیٹھی رویا کریگی" *

دولہن کی بات ستیش بابو کی سمجھہ مین آگئی کیونکہ کمل منی روز ڈرایا کرتی تھی کہ دولہن آکے ماریگی - اسلئے دولہن کا نام سنتے ھی بول اوٹھے "دو نن مائیگی" *

کمل نے کہا "دیکھو یاد رکھنا آفس گئے تو دولہن ماریگی" *

یہہ بات چیت نہ معلوم کب تک چلی جاتی مگر یہین تک پہنچی تھی۔کہ اتنے مین ایک نوکر آنکھین ملتی ھوئی آئی اور ایک چٹھی لاکر کمل کے ھاتھہ مین دیگئی - دیکھتی ھے تو سورج مکھی کی چٹھی ھے - کھولکر پڑھا - پھر پڑھا - پھر پڑھا - اسکے بعد اوداس مونھہ بناکے چپ رھگئی - چٹھی مین جو کچھہ لکھا تھا وہ یہہ تھا *

پیاری کمل—تم جب سے کلکتہ گئی ھو معلوم ھوتا ھے کہ ھم کو بھول ھی گئین نہین تو ایک چٹھی لکھکے چپ کیون سادہ جاتین - کیا تم نہین جانتین کہ تمہاری خیر خبر کے لئے مین کیسی بے چین رھتی ھون *

کند نندنی کا حال جو تم نے پوچھا تھا تو وہ ملگئی ھے سنکر بہت خوش ھوئی ھوگی ؟ چھورون دیوتاؤن کی پوجا کرنا اس سے بھی بڑھکے اور خوشخبری سناتی ھون کہ تمہارے

دادا کا بہت جلد کنن کے ساتھہ بیاہ ہونیوالا ہے اور میںنے آپ
بیچ مین پڑ کے کرایا ہے - جب رانڈ کا بیاہ دھرم شاستر مین آیا ہے
تو پھر برائی ہي کیا ہے - دو ایک دن کے اندر ہی ہو جائیگا
تم آنسکو گی نہین تو ضرور نیوتا دیتی - اگر آسکو تو پھولون کی
سیج کے وقت ضرور آنا - تمہین دیکھنے کو بہت ہی
جی چاہتا ہے *

چٹھی کا مطلب کمل کی سمجھہ مین کچھہ بھی نہ آیا - بہت
سوچنے کے بعد ستیش بابو سے صلاح لی وہ ایک بنگلہ کتاب
پاکر اوسکا ایک کونہ کہانے مین لگے تھے - کمل نے چھٹی پڑھکے
پوچھا " ستیش بابو بھلا بتاؤ تو دیکھون کہ یہ کیا بات ہوئی "
ستیش بابو سمجھے تو کیا سمجھے کہ ما کے ہاتھہ پر زور دیکر
کھڑے ہوے اور اوسکي ناک بھنبوڑنے لگے - اسلیئے کمل منی
چھٹی پٹہی سب بھول گئی - ستیش بابو نے ناک بھنبوڑنا
چھوڑا تو پھر پڑھنے لگی جي مین کہنے لگی " یہ ستیش بابو کا کام
نہین ہے وزیر کے کام نہ چلیگا - وزیر کا آفس کیا آج ہوھی
نچکیگا ؟ ستیش بابو آو تو ہم تم دونون روٹھہ بیٹھین " *

وزیر یعنے سریش بابو نے وقت پر آفس سے آکر کپڑے
اوتارے - کمل نے اوسے چاے پانی کرایا اور پھر ستیش بابو کو
سینہ سے لگا جا کر اتواتی کھٹواتی لیکر پڑگئی - سریش بابو نے
یہہ دیکھا تو کلی ہاتھہ مین لئے ہنستا ہوا آیا اور کچھہ دور ایک
کوچ پر بیٹھہ گیا اور کلی کو گواہ کر کے کہنے لگا " کلی ! تم پیٹ

مین گنگا چل اور سرپر اگنی رکھتی ھو - گواہ رھنا کہ جو ھم سے روٹھا ھے وہ ابھی ھمارے ساتھہ بات چیت کریگا - کریگا - کریگا نہین تو مین تمھارے سرپہ اور آگ رکھکے یہین بیٹھے بیٹھے دس چلم تمباکو جلا کے راکھہ کر دونگا " *

کمل یہ سنتے ھی جھٹ اوٹھہ بیٹھی اور ایک دل کھینچنے والی ادا سے نیلوفرین آنکھین پھرا کے بولی " ارے مار ڈالا دس چلم تمباکو ! ایک کے دمون نے تو ناک مین دم کررکھا ھے گلا گھونٹ رکھا ھے بات مونھہ سے نہین نکلتی - اوپر سے دس چلمین اور پی جائینگے تو مین آدمی کاھے کو کھاس کوڑا ٹھہری " یہ کھہ پلنگ سے اوٹھی اور چلم کلی پر سے اوتار کے پھینکدی *

اور کسیطرح نجانے والی روٹھن جب اسطرح جاتی رھی تو روٹھنے کا سبب بتاکر سورج مکھی کی چٹھی دی کہ " اسے پڑھو اور جلد مطلب نکالکے بتاؤ نہین تو آج وزیر کا مھینہ کاٹ لونگی " *

سریش — بلکہ مھینہ پھلے ملجاے تو مطلب بتاؤنگا *

کمل مونھہ اوسکے مونھہ کے پاس لے آئی - مھینہ مل چکا تو چٹھی پڑھکر بولا " یہ تو نرا ٹھٹا ھے " *

کمل — کیا ٹھٹا ھے ؟ تمھاری بات کہ چٹھی ؟

سریش — چٹھي

کمل — مین دیکھتی ھون آج وزیر کو برطرف کرنا پڑیگا کیا اس سر مین اتنی بھی سمجھہ بوجھہ نہین ؟ کیا

کوئی عورت اسطرح کی تھتے کی بات زبان پر بھی
لا سکتی ہے ؟

سریش — تو کیا جو بات ھنسی دل لگی مین بھی زبان پر نہین
لا سکتی وہ سچ مچ کر سکتی ہے *

کمل — ھان جی کے جلاپے سے کر سکتی ہے - مجھے تو
سچ ھي لگتا ہے *

سریش — کہتی کیا ھو! سچ مچ

کمل — جھوٹ بولون تو کمل منی کی بہتی کھاون *

سریش نے آھستہ سے اوسکے گال پر انگلی ماری - وہ بولی
" اچھا کمل کی نہین کمل کی سوت کی بہتی کھاون " *

سریش — تب تو مین دیکھتا ھون بہو کون ھی مرنا پڑیگا *

کمل — اچھا جانے دو یہہ بھی نسہی - لگے ھاتھون تو
معلوم ھوتا ہے پرمیشر سورج مکھی کی بہتی
کھلانا چاھتے ھین - مین سمجھتی ھون دادا
زور زبردستی بیاہ کرتے ھین *

سریش اوکتا کے بولا " میری تو کچھہ سمجھہ مین نہین
آتا - کہو تو نگندر کو چٹھی لکھون " *

کمل نے بھی ھان مین ھان ملائی تو اوس نے نگندر
کو جھٹ سے چٹھی لکھالی - جواب مین نگندر نے جو کچھہ
لکھا وہ یہہ تھا *

بھائی مجھے کمینہ نہ سمجھنا - مگر اس بھیک مانگنے کی

بھی کیا ضرورت ہے - جو جیسا ہو سب اوسے ویسا ہی سمجھتے ہین - اگر سچ مچ کمینہ ہون تو تم کیون نسمجھو گے خیر جو کچھ بھی ہو بیاہ تو ضرور کرونگا - اس مین چاہے ساری دنیا مجھے چھوڑ دے مگر بیاہ توکر کے ہی چھوڑونگا اتنا لکھدینے کے بعد اور تو کچھ بھی کہنے کی ضرورت نہین معلوم ہوتی اور تم بھی شاید اور کچھ نکہو - اگر کہو تو مین بھی بحث کرنے کو آستینین چڑھاے بیٹھا ہون *

اگر کوئی کہے کہ رانڈ کا بیاہ ہندو دھرم شاستر مین نہین آیا ہے تو ودیا ساگر مہا شے نے اسپر جو کچھ لکھا ہے اوسے پڑھنے کو دونگا - اون جیسا شاستر کا جاننے والا پنڈتون کا گرو گھنٹال جب کہتا ہے کہ رانڈ کا بیاہ شاستر مین آیا ہے تو کون کہہ سکتا ہے کہ نہین آیا؟ اورجو تم کہو کہ شاستر مین ہے تو ہوے دو لوگون مین اسکا چلن تو نہین - بیاہ کر کے ذات باہر ہو جاؤ گے - تو مین یہہ جواب دونگا کہ گوبند پور مین کسکی چھاتی پر اتنے بڑے بڑے بال ہین کہ مجھے ذات باہر کردے - جہان مین آپ ہی سماج ہون وہان مجھے سماج سے باہر کرنیوالا کون؟ پھر بھی تم لوگون کے خیال سے اسے چھپا رکھونگا - ابھی کوئی جاننے نہ پائیگا *

اچھا چلو تم یہہ سب ازبنگے نہین نکالتے - تم کہتے ہو کہ دو بیاہ کرنا بری بات تو ہے - بھائی تمھین کہان سے معلوم ہوا کہ یہہ بری بات ہے - آریہ ورت مین تو یہہ بات

دری نہ تھی ہاں انگریز برا کہتے ہیں اونہین سے تم نے سنا ہے - انگریزون سے کیا بہول چوک ہوتی ہے نہین - اصل مین یہودیون کا قانون تہا اوسیکو انگریزون نے مان لیا - مگر مین اور تم تو یہودیون کے قانون کو ایشور کا بہیجا ہوا نہین سمجھتے - پہر ایک مرد کے دو بیاہ کرنے کو کسطرح برا بتاتے ہو؟

تم کہوگے کہ ایک مرد کی دو جوروئین ہو سکتی ہین تو ایک عورت کے دو خاوند کیون نہون؟ اسکا جواب یہہ ہے کہ ایک عورت کے دو خاوند ہونے مین طرح طرح کی برائیان ہین مگر ایک مرد کے دو بیاہ کرنے مین اونکا کچھہ بہی ڈر نہین - ایک عورت کے دو خاوند ہون تو بچون کے باپ کا ٹہیک پتہ نہ چل سکیگا اور باپ ہی بچون کا پالنے والا ہے - جب اوسیکا ٹہور ٹہکانا نہوا تو سوسائٹی مین گڑبڑ پڑ جائیگی مگر مرد کے دو بیاہ کرنے مین تو یہہ بات نہین کہ بچون کی مان کا پتہ نہ چلے - اسیطرح کی اور بہی بہت سی باتین کہی جا سکتی ہین *

جو بات آدہے آدمیون کو نقصان پہچا نیوالی ہے وہی بری ہے - مرد کے دو بیاہ کرنے کو تم برا جانتے ہو تو دکہاؤ کہ اس سے بہی آدہے آدمیون کا نقصان ہے *

اب شاید تم گہر کے لڑائی جھگڑے تو تو مین مین کی بات نکالکے سمجھاؤ بجہاؤ کے - مین کہونگا کہ ذرا اس بات

کو بھی تو سوچو کہ میرے نہ بال ہے نہ بچہ - میں مر گیا تو بات دا دا کا نام مٹ جائیگا کہ نہیں ؟ بیاہ کر لوں تو بچوں کی آس بھی ہو سکتی ہے *

اب آخری بکھیڑا رہگیا سورج مکھی کا - تم کہو گے کہ چاہیتی اور چاہنے والی بیوی کی کوکھ میں سوت کا کانٹا کیوں چبھوتے ہو؟ جواب - سورج مکھی اس بیاہ سے رنجیدہ نہیں - اوس نے آپ ہی بیاہ کی بات اوٹھائی ہے آپ ہی مجھ پر چایا ہے آپ ہی بندوبست کر رہی ہے - کہو اب اور کونسی رکاوٹ رہگئی ؟

اب بتاؤ کہ تم اس بیاہ کو کسطرح برا کہہ سکتے ہو *

## چھبیسوین فصل

### کون برائی نکال سکتا ہے

کمل منی چٹھی پڑھکر بولی " کسطرح برا کہہ سکتے ہو ؟"
یہہ تو پرمیشر ہی جانیں - مگر ہاے کیا سمجھہ کا پھیر ہے - مردوے معلوم ہوتا ہے کچھہ ہی نہیں سمجھتے - اچھا جانے دو - وزیر تم کوچ کا بندوبست کرو - ہمیں گوبند پور جانا پڑیگا *

سریش — تم کیا جاکے بیاہ کو روک سکوگی ؟

کمل — نسہی دادا کے آگے جان تو دے سکتی ہوں -

سریش — یہہ تو نہیں کر سکتیں ہاں نئی بھاوج کی ناک چوٹی کاٹ کے لا سکتی ہو - آو یہی جی میں ٹھان کے چلیں -

یہہ کہکے دونوں گوبند پور جانےکا سامان کرنے لگے - دوسرے دن تڑکے ناو مین بیٹھہ گوبند پورکو چلدئے اور ٹہیک وقت پر وہان پہنچ گئے *

گھر پر پہنچنے سے پہلے نوکرون اور گاؤن کی عورتون سے منڈ بھیڑ ہوئی کیونکہ بہت سی کمل کو ناؤ سے اوتروانے اور گھر لیجانے کو آئی تھین - دونون بے چین تھے کہ پوچھین بیاہ ہوگیا کہ نہین مگر ہمت نہ پڑی - شرم کی بات بیگانون کے آگے کسطرح موںہہ پرلاتے ؟

کمل منی کچھہ ایسی گھبرائی ہو کہلائی گھر مین گھسی کہ ستیش جو پیچھے رہگیا تھا اوسکا بھی دھیان نہ آیا - گھر مین پاؤن دھرتےہی نوکرون سے گھبرا گھبرا کے پوچھنے لگی " سورج مکھی کہان ہین ؟" دل دھڑک رہا ہے کہ کہین کوئی یہہ نہ کہہ بیٹھے کہ بیاہ ہوگیا - کوئی سورج مکھی کی سناؤنی نہ سنادے *

نوکرون کے مونہہ سے سنا تھا کہ وہ سونے کی کمرہ مین ہین کہ کمل اوسیطرف کو جھپٹی - کمرہ مین پاون رکھا تو پہلے تو کوئی دکھائی ندیا - آنکھین پھاڑ پھاڑ کے چارون طرف دیکھا تو ایک کونے مین بندکھڑکی کے پاس ایک عورت سر نیوڑھائے بیٹھی نظر پڑی - مونہہ نظر نہ آتا تھا مگر بے مونہہ دیکھے ہی وہ پہچان گئی کہ سورج مکھی ہی ہے - پاؤن کی آہٹ پاکے سورج مکھی اوٹھکے پاس آئی - اوسکا مونہہ دیکھے کمل کی ہمت نہ پڑی کہ بیاہ کی بابت کچھہ پوچھے - دیکھا کہ اوسکے

کاند ھون کی ھڈ یان نکل آئی ھین - دیودار کا سا سیدھا قد کمان کیطرح جھک گیا ھے - ھنسنے والی نیلوفری آنکھون مین گڑھے پڑ گئے ھین - گول مکھڑا لا بنا پڑ گیا ھے - سمجھہ گئی کہ بیاہ ھو چکا - پوچھا "کب ھوا ؟" سورج مکھی نے گری ھوئی آواز مین کہا " کل " *

کسی نے کسی سے اور کچھہ نکہا دونون بیٹھکے چپ چاپ رونے لگین - سورج مکھی کمل کی گود مین سر رکھے رو رھی ھے - کمل کے آنسوؤن کا مینھہ اوسکے بالون پر برس رھا ھے *

اچھا بتاؤ تو نگندر اسوقت دیوانخانہ مین بیٹھا کیا سوچ رھا ھے؟ اور کیا سوچتا یہی سوچ رھا ھے کہ "کہان کند اور کہان مین ! کند میری ھو گئی - میرے اوریہہ نصیب !" سریش چندر پاس آ بیٹھا ھے مگر اوس سے بہی بات چیت نہین کرتا - رہ رھکے یہی جی مین آتا ھے کہ جب سورج مکھی نے آپ ھی بیچ مین پڑ کے بیاہ کرا یا ھے تو اور کوئی میرے سکھہ چین کو برا کہنے والا کون ؟

## ستائیسوین فصل

### سورج مکھی اور کمل منی

رات کو جب دونون کو جی کھولکے بات چیت کرنے کا موقع ملا تو سورج مکھی نے نگندر اور کند نندنی کے بیاہ کی پوری کہانی سر سے لیکر پیر تک کمل کو سنائی - وہ سنکے اچنبھے سے بولی تو یہہ کہو تم نے آپ جوڑ توڑ کر کے

بیاہ کرایا ۔ اچھا یہہ تمھین بیٹھے بٹھاے سوجھی کیا کہ اپنے مرنے کا آپ سامان کیا ؟

میںنھہ کے بعد آسمان کے کسی کسی کو نہ مین رھجا نیوالے پھٹے پھٹے بادلون مین سے جسطرح بجلی چمک اوٹھتي ھے اوسي طرح کی ھنسی ھنسکر سورج مکھی بولي " مین کون ؟ ذرا اپنے بھائي کو تو جا کے دیکھہ آو ۔ ذرا اونکا ھنستا کھل کھلاتا ھوا موںھہ تو دیکھہ آو تب سمجھوگی کہ اونھین آج کیسی خوشی ھے ؟ اونکی اتنی خوشي اپنی آنکھون سے دیکھہ لینے پر بھي کیا میری زندگي ٹھکانے نہ لگي ۔ کس سکھہ چین کے آسرے پہ او نھین بے چین بےکل رکھتی ؟ اونھین ایک آن بھی بے چین دیکھون تو جان دینے کو جي چاھتا ھے ۔ دیکھتي تھی کہ وہ دنرات جی ھي جی مین کڑھتے ھین ۔ سب چین آرام سے موںھہ موڑ کے دیس چھوڑ کے جانے کا سامان کرتے تھے ۔ یہہ دیکھکے تمھین کہو مجھے کیسے چین آسکتا تھا ۔ مینے کہا " جي جان کے مالک ! میری خوشی اسي مین ھے کہ تم خوش رھو شوق سے کند نندنی کے ساتھہ بیاہ کرو ۔ مین جي سے خوش ھون " تب کھین جا کے بیاہ ھوا ھے *

کمل — اور تم اس سے خوش ھو ؟

سورج مکھي — پھر وھي میری بات ۔ مین کوی ھون ؟ جب کبھي اون کے پاون مین کنکری چبھتے بھي دیکھی تو یھي جي چاھا کہ سینہ کیون نہ بچھا دیا کہ اوسپر پاؤن رکھکے چلے جاتے " *

یہ کہکے وہ دیر تک چپ چاپ رهي مگر آنسو ایسے بہے کہ
سب کپڑے بھیگ گئے - پھر ایکا ایکي مونھہ اوٹھا کے بولي " کمل
وہ کونسا دیس ھے جہاں بیٹي کو جنم لیتے ھی مار ڈالتے ھین ؟ کمل
نے اوسکے جي کي بات سمجھکر جواب دیا " بیٹي هونے سے کیا
هوتا هي جو جسکے ماتھے کا لکھا ھے وهي اوسکے آگے آتا ھے " *
سورج مکھي — میرے ماتھے کا لکھا تو بہت اچھا تھا - شاید هی
اور کسی کا ایسا اچھا هو - کس کسی ایسی اچھی
قسمت ھے ؟ کس نے ایسا خاوند پایا - رنگ روپ
آن بان دھن دولت کو تو جانے دو کہ چھوٹي
باتین هین مگر اتنی بھلائیان اتني اچھائیان کس کے خاوند کو ملین
میری قسمت تو بڑی زور کی قسمت تھی پھر نہ جانے ایسا
کیونکر هوا *

کمل — یہ بھی قسمت کی بات *

سورج مکھی — اچھا تو پھر اس آگ سے جی کیون جلا جاتا ھے ؟

کمل — خاوند کا هنستا کھلکھلاتا مونھہ دیکھکے آج هي تو
خوش هوئین - پھر کہتي هو اس آگ سے جي کیون
جلا جاتا ھے ؟ کیا یہ دونون هي باتین سچي هین ؟

سورج مکھي — هان دونون هی سچی هین - اونکی خوشی پر تو
خوش هون مگر اونھون نے مجھے تو ٹھوکر ماردی نا
اس سے بھی بڑھکے یہ کہ مجھے ٹھکرا دینے هی سے
اونھین اتنی خوشی هوئی *

اور کچھہ نہ کہا گیا - گلا گھٹنے لگا آنکھین تیر ے لگین - مگر
کمل اوسکی ادھوری بات کو پوری طرح سمجھہ گئی - کہنے لگی
" تمھارا جی اسی سے تو جلتا ھے نا کہ دادا نے تمھین ٹھوکر
ماردی ؟ پھر کیسے کہتي ھو کہ مین کون ؟ تمھارا دل اب بھي
آدھا آپے سے بھرا ھوا ھے - آپے سے چھوٹ گئي ھوتین تو اتنا پچھتاوا
کیون آتا ؟

سورج مکھي—مین پچھتاتي نھین - جو کچھہ مینے کیا سب اچھا
کیا - اس مین تو مجھے تل برابر بھی شک نھین
مگر مرنے کا دکھہ تو ھواھی چاھے - اپنے
مرنے ھی مین بھلائی دیکھکر اپنے ھاتھون جان
دی ھے تو کیا مرتے دم تمھارے آگے چار آنسو بھی
نہ بہاون ؟

یہ کہکے ھچکیان لے لیکے رونے لگی - کمل نے اوسکا سر
چھاتی سے لگا ھاتھون سے تھام لیا - کوئی موتھہ کھولکے کچھہ
نہ کہہ سکتی تھی مگر جی مین کمل منی بھی سمجھتی تھی
کہ سورج مکھی بڑا دکھہ اوٹھا رھی ھے اور سورج مکھی بھی
جانتی تھی کہ کمل اوسکے دکھہ کو سمجھہ گئي ھے *

آخر دونون نے رونا تھام کر آنکھین پونچھین - سورج مکھي نے
اپني رام کہاني چھوڑ کے اودھر ادھرکي باتین چھیڑدین
ستیش کو بلا کے مونھہ چوما اور اوسکے ساتھہ پیار کي باتین کرنیلگي
کمل سے بہت دیرتک ستیش اور سریش کي باتین کرتي رھي

ستیش کے لکھنے پڑھنے بیاہ برات وغیرہ جي خوش کرنیوالي
باتون پر مسکوت ہوا کي - یونہین باتین کرتے کرتے جب رات بہت
چلي گئي تو اوس نے کمل کو گلے لگایا اور ستیش کو گود مین
وتھاکر موونھہ چوما - دونون سے بدا ہوتے وقت پہر
آنکہین اوسکے بس مین نرھین - روتے ھي روتے ستیش کو دعادی
" بیٹا ! ماموں ھي کیسي کبھي نہ مٹنے والي بھلائیان اور
چھائیان پرمیشر تمہین دین - اس سے بڑھکے اور کوئي دعا میری
سمجھہ مین نہین آتي " *
جہانتک ھوسکا اوس نے اپني معمولي نرم آواز سے ھي باتین
کین پھر بھي کمل اوسکے گلے کا بھر بھرا پن دیکھکے چونک سي
پڑی اور بولي " سچ سچ کہو تمھارے جي مین کیا آرھي ھے ؟ "
سورج مکھي—کچھہ بھي نہین *
کمل—دیکھو مجھسے نہ چھپانا *
سورج مکھي—تم سے چھپاؤن ایسي میری کوئي بات ھي نہین
اسپر کمل نچنت ھوکر سونے کو گئي - مگر سورج مکھي نے
ایک بات اوس سے چھپا رکھی تھی - صبح کو بھانڈا پھوٹا - سویرے
سویرے کمل اوسے ڈھونڈتی سونے کے کمرے مین پہنچی تو
دیکھا اوسکا پتہ نہین - اس بچھونے پر جو دیکھے سے معلوم
ھوتا تھا کہ کام مین نہین لایا گیا ایک پرچہ پڑا ھے - کاغذ کو
دیکھتے ھی کمل کے ھاتھون کے طوطے اوڑ گئے - پڑھنے کی
ضرورت نہ تھی بے پڑھے ھی سب سمجھہ مین آگیا - سمجھہ گئی

کہ سورج مکھی چلدی - پرچہ کھولکے پڑھنے کو جی نہ چاھا توڑ مروڑ کے ھاتھہ مین دبالیا - ماتھے پر ھاتھہ مارکے بچھونے پر بیٹھہ گئی اور بولی " ھاے میری سمجھہ پر کیا پتھر پڑگئے تھے رات سونے کو جاتے وقت کیا پاگل ھوگئی تھی کہ جان بوجھکے پھر نہ سمجھہ سکی " ستیش پاس کھڑا تھا مان کو ماتھے پر ھاتھہ مارتے اور روتے دیکھکر وہ بھی رونے لگا *

## اتھائیسوین فصل

رنج کا پہلا ریلا جب تھما تو کمل نے پرچہ کھولکے پڑھا - اوسی کے نام کا تھا - لکھا تھا *

جب سے اون کے مونھہ سے سنا کہ مجھسے اونھین چین نہین ملتا - کند نندنی کے پیچھے یا پاگل ھوجائینگے یا جان دیدینگے اوسیدن سے جی مین ٹھان لی تھی کہ کند نندنی پھر ملگئی تو اونھین اوسکے ھاتھون سونپ کر خوش کرونگی - اوسے خاوند کا دان دیکر آپ گھر سے نکل جاونگی - کیونکہ آنکھون سے ندیکھا جائیگا کہ میرا خاوند کند کا ھوکے رھے - اب کہ وہ بھی ملگئی اور خاوند کا دان بھی اوسے دیچکی گھر چھوڑ کے جاتی ھون *

کل رات بیاہ کے بعد ھی چلی گئی ھوتی مگر اون کی جس خوشی پر جان بھینٹ چڑھادی اوسے جی چاھا کہ دوایک ھن دیکھکے جاؤن - ادھر تمھین دیکھنے کو بھی بہت جی چاھتا تھا - آنے کو لکہ ھی چکی تھی اور جانتی تھی کہ تم ضرور

آؤگی - یہ دونون ارمان بہی نکل گئے - جو جان سے بڑھکر هین اونہین بہی سکہ چین سے دیکہ لیا تم سے بہی بدا هولی - اب اپنا مونہہ گنواتی هون *

یہ چٹہی جسوقت پاوگی مین دور هونگی - کہکر اسلئے نہ آسکی کہ تم آنے ندیتین - اب تم سے اتنی هی درخواست هی کہ ڈهونڈنے کی تکلیف نہ اوٹہانا *

تم سے پہر ملنے کی آس نہین - کند نندنی کے رهتے نہ مین لوٹ کے آؤنگی نہ تم میرا پتہ پاوگی - مین تہیری اب راستون کی خاک چہاننے والی کنگلی - بہکارن کے بہیس مین دیس بدیس ماری پہرونگی - بہیک مانگکے دن کاٹونگی کون پہچان سکیگا کہ کون هے ؟ روپیہ پیسہ لانا چاهتی تو کوئی روک ٹوک نتہی لا سکتی تہی مگر نہ لائی - خاوند هی کو چہوڑ چلی تو روپیہ پیسہ لیکر کیا کرتی ؟

تم میرا اتنا کام کرنا کہ اون سے میری پا لاگن کہدینا - مینے لاکہ جتن کئے کہ اونہین چٹہی لکہکے آون پر نہ لکہہ سکی آنسوون کے ریلے مین حرف هی نہ سوجہے - کاغذ اکارت گیا - پہاڑ کر پہینکدیا اور لکہنے لگی - پہر پہاڑ کے پہینکا - پہر پہاڑ کے پہینکا - جو بات کہنے تہی کسی چٹہی مین بہی نہ لکہہ سکی لکہتی کیا کہ بات مونہہ سے هی نہ نکلی - اسلیئے چٹہی لکہنا بہی نہوا - جسطرح ٹہیک سمجہو اوسطرح میرا یہہ سندیسہ اونہین پہنچا دینا - سمجہا کے کہدینا کہ اون سے روٹہکر نہین

آئی ھون - جنکا دھیان آنے سے جی کا کنول کھلجا تا ھے اون سے کیا روٹھہ سکتی ھون؟ اونکی چاھت جیسی اٹل تھی ویسی ھی ھے اور جبتک یہہ مٹی مٹی مین نہ ملجا ئیگی ویسی ھی رھیگی - کیونکہ اون کے ھزارون گن مین بھول نہین سکتی - اتنی بھلا ئیان کسے ملی ھین؟ اتنی بھلا ئیان رھتے ھوے بھی اگر یہہ اونکی لونڈی ذرا سی بھول چوک پر اونکی ھزارون بھلا ئیون کو بھلا دے تو لونڈی ھونے کے لایق نہین - جنم جنم کو خاوند سے چھوٹتی ھون - جنم کے خاوند سے بدا ھوتی ھون - اسی سے سمجھہ سکتی ھو کہ کس جلا پے کے کارن سب سے مونہہ موڑ کے جاتی ھون *

جنم کے لئے تم سے بدا ھوتی ھون اور دعا کرتی ھون کہ تمھارے میان کو پرمیشر بڑی سی عمر دے اور بچہ کو پروان چڑھاے اور تم مانگ کو کھ سے سدا سکھہ چین مین رھو - ایک دعا اور بھی دیتی ھون کہ جس دن خاوند کے پیار چاھت سے ھاتھہ دھو بیٹھو اوسی دن اس دنیا سے اوٹھہ جاؤ - ھاے مجھے کوئی یہہ دعا دینے والا بھی نہین *

## انتیسوین فصل

### زھریلا درخت کیا ھے

جس زھریلے درخت کا حال بیج بونے سے لیکر پھل لانے اور کھانے تک ھم نے لکھنا چاھا ھے وہ ھر ایک کے آنگن مین

اوگا هوا هے - لالچون اور امنگون کا زور اسکا بیج هے دنیا مین
جو اوکهاڑ پچهاڑ بناو بگاڑ هردم هوتے رهتے هین اون سے یهه
بیج هرکهیت مین جـم نکلتا هے - ایسـا کوئی آدمی نهین
کہ جسکا من جهالت بیر اور بری چاهتون سے اچهوتا هو - پڑهے
لکهون کے پاون بهی ان امنگون اور چاهتون سے لڑکهڑا جاتے
هین - مگر آدمی آدمی مین بل هے - کوئی تو اپنے جی کی
ان امنگون اور چاهتون کو دبا سکتا هے اور روکے رکهتا هے اور
اوسیکو مها تما کهتے هین کوئی من کو بس مین نهین رکهه
سکتا - اوسیکے یهان زهریلے درخت کا بیج اوگتا هے - من کو
بس مین نه رکهه سکنا هی اسکی جڑ هے - اسی سے اسکی
بڑهواڑ هوتی هے - یهه بهت هی اڑیل پیڑ هے - ایکبار جڑ پکڑ
جاے تو پهر کسیطرح نهین جا تا اور اسکی سوبها آنکهون کو بیعد
بهاتی هے - اسکے رنگا رنگ پتے اور پهولون کے گپهے بهت هی
دل لبها نے والے هوتے هین - مگر اسکے پهلون مین بس بهرا
هوتا هے - جو کها تا هے جان کهوتا هے *

نئے نئے کهیتون مین زهریلا درخت پهل بهی نئی نئی طرح
کے لاتا هے - اسکے خاص پهل روگ اور دکهه درد هین - من کو
مار نے کے لئے دو چیزین چاهئین ایک تو اسطرف دهیان دینا
دوسرے اتنے پورکهه هونا - ان مین سے پورکهه تو جنم کے
ساتهه آتے هین اور دهیان دینا سیکهنے اور کرنے سے - بلکے سچ
تو یون هی کہ جنم کے ساتهه آنیوالی طاقتین بهی سیکهنے

سکھا نے ہی نے سہارے پر ہوتی ہین اسلیئے من کو مارنے
مین سیکھنا سکھاتا ہی سب سے بڑھکے کام آتا ہے - مگر یہہ بدیا
گرو یا اوستاد سے ہاتھہ نہین لگتی - دکھہ سہنا ہی دل کے لئے
سب سے بڑی تعلیم ہے *

نگندر نے یہہ تعلیم کبھی نپائی تھی - ایشور نے اوسے
سب سکھون کا مالک بنا کر دنیا مین بھیجا تھا - چمکتا ہوا رنگ
روپ، دھن دولت، بے روگ بدن، سب چیزون پر پھیلا ہوا علم،
بے دھبہ چال چلن، پیار چاہت مین ڈوبی ہوئی نیک چلن
بیوی، یہہ سب چیزین مشکل ہی سے کسی کو ملتی ہین - مگر
او سے سب دیگئی تھین - اور اپنے چال چلن اور بھلائیون کے
ہاتھون وہ برابر سکھہ چین ہی مین رہتا آیا تھا - سچ
بولتا تھا مگر میٹھی زبان سے - دوسرون کا بھلا کرتا تھا مگر
انصاف کا خیال رکھکر - دل کا نرم تھا مگر فرض کے پورا
کرنے میں پکے ارادہ کا - مان باپ کے جیتے جی اونکی
بیحد عزت کیا کرتا تھا اور اونکی مرضی پر چلتا تھا - بیوی پر
جان دیتا تھا - بھائی بندون کا بھلا کرتا تھا اور نوکر چاکرون
پر مہربانی - ساتھہ لگے بندھون کو پالتا تھا - لڑائی جھگڑا دشمن
سے بھی مول نہ لیتا تھا - لوگون کو صلاح مشورہ دینے کی
بہت اچھی سمجھہ بوجھہ رکھتا تھا - کام کاج مین سیدھا سادہ
بات چیت مین لچا دبا اور ہنسی دل لگی مین تڑاک
پڑاک تھا - ایسے چال چلن کا انعام یہی ہے کہ سکھہ چین کا

تا نتا کبھی نہ ٹوٹتے - بچپن سے اوسکی یہی حالت تھی دیس مین آبرو رکھتا تھا باھر نیکنا می - ساتھہ لگے بندھے لوگ سب غلام تھے پرجا سب لونڈی - سورج مکھی اتّل اماپ گھری چاھت کا ایک پہاڑ رکھتی ھے - اتنا سکھہ نہ ملا ھوتا تو کبھی ایسے دکھہ مین بھی نہ پڑتا *

دکھہ نہ ھوتو کوئی پاپ کے لالچ ھی مین نہ آے - جسکے پاس جس چیز کی کمی ھوتی ھے اوسیکے لئے اوسکی نیت بھٹکتی رال ٹپکتی ھے - جبتک کند نندنی کو للچا ئی ھوئی آنکھہ سے ندیکھا تھا وہ کبھی لالچ مین پڑا ھی نتھا کبھی کسی چیز کی نہوت معلوم ھی نہوئی تھی - لالچ کو دبا نے کے لئے جو عادتین اور جو تعلیم ھونی چاھئے وہ اوس نے پائی ھی نتھی - اسلیئے دھیان دینے پر بھی من کو نہ مار سکا لگاتار سکھہ دکھہ کی جڑ ھے - جب تک پہلے دکھہ نہ سہا جاے رھنے اور ٹکنے والے سکھہ کی نیو ھی نہین جمتی *

ھم یہہ نہین کھتے کہ اوسکا اس مین کچھہ قصور ھی نتھا - نہین تھا اور بھاری قصور تھا - اسی لئے ڈانڈ بھی بھاری دینا پڑا *

## تیئسوین فصل

### کندوؤن جال

یہ کھنے کی تو ضرورت ھی نہین کہ سورج مکھی کے بھاگجانے کا چرچا گھر مین پھیلتے ھی اوسکے پیچھے ھر طرف

آدمی دوڑا دئے گئے اور ھلچل پڑ گئی - نگندر نے چارون طرف
لوگ بھیجے - سریش نے کئی ایک آدمی جہت چلتے کئے
کمل منی نے ھر طرف لوگ دوڑائے - کچھہ نوکرین جو پانی
بھر نے جارھی تھین گھڑے اور گگریان پھینک پھینککے جہپٹ
پڑین ھندوستانی دربان بانس کی ھروتیان ھاتھون مین
لئے چھینٹ کی کمریان پھنے نری کے جوتے چرمر چرمر کرنے لگے
خانساماں لوگ چادرین کاندھون سے اور جنیو کو لھون سے لٹکائے
ٹھاکرانی ماجی کو لوٹا لانے چلے - کئی ایک ٹبر کے لوگ گاڑی
لیکر بڑی سڑک پر پھنچے - گاون والے کھیتون اور گھاٹون پر
ڈھونڈنے لگے یا کسی پیڑ کے تلے پنچایت لگا چلمین اوڑانے لگے
بھلے مانس چوپالون مین شوالہ کے چبوترے پر یا بک بک
جھک جھک کے گرو گھنٹال پنڈت کے پاٹ شالے کے آگے اور
اور جگھہ جگھہ بیٹھکر چرچا کرنے لگے - ایرا غیرا پچکلیان عورتون
نے نھانے کے گھاٹ کو عدالت **خفیفہ** بنادیا - بچون مین ھولی
دوالی کیسی خوشی اور ھلڑ مچ گیا - بہت سے لڑکون کو یقین
ھو گیا کہ پاٹ شالہ کی چھٹی ھو جائیگی - سریش چندر پھلے
تو نگندر اور کمل کو بڑھاوے دیتا رھا کہ کبھی پیدل تو چلی ھی
نھین ھین کتنی دور جا سکینگی ؟ پاو کوس آدہ کوس چلکے کھین
بیٹھہ رھی ھونگی - ابھی پتہ لگا جاتا ھے " - مگر جب دو تین
گھنٹے گذر گئے تو نگندر سے نرھا گیا آپ ڈھونڈنے نکلا - کچھہ دیر
دھوپ مین جھلسنے کے بعد جی مین آیا " کھین ایسا نہو کہ مین

ادھر ڈھونڈتا ھی رھون اور لوگ اونہین گھر لوٹا لیگئے ھون "
یہ سوچکے اولٹے پاؤن پھر آیا - گھر پہ آ کے دیکھتا ھی تو
سورج مکھی کا کہین پتہ بہی نہین - پھر نکل کھڑا ھوا - پھر گھر کو
لوٹ آیا - سارادن اسی تانا پوری مین کٹ گیا *

سچ تو یہ ھے کہ سریش نے ھی ٹھیک کہا تھا - اوس نے
کبھی گھر سے پاون تو باھر رکھا نتھا کہانتک پیدل جاتی - گھر سے
کوئی آدہ کوس پر ایک آم کے باغ مین تالاب کے کنارے لیٹ
گئی تھی - ایک خانساماں جو زنانہ مین آیا جایا کرتا تھا
ڈھونڈتے ڈھونڈتے ادھر آنکلا اور دیکھتے ھی پہچانکر بولا " حضور
چلئے " *

سورج مکھی نے کچھہ جواب ندیا تو ارس نے پھر کہا
" حضور چلئے - گھر پر سب بے چین ھین ھلچل مچی ھے "
سورج مکھی نے جھلا کے کہا " کیون رے تو مجھے گھر کو لوٹا کے
لیجانیوالا کون " ؟ خانساماں ڈر کے چپ ھو گیا مگر وھین کھڑا رھا
سورج مکھی بولی " اگر تو یونہین اڑا کھڑا رھا تو مین تالاب مین
کود کے ڈوب مرونگی " *

خانساماں بیچارے کو کچھہ کرتے دھرتے نہ بنی تو نگندر کے
پاس دوڑا آیا اور اوسے خبردی - وہ جھٹ پالکی ساتھہ لواے
آپ وھان آیا مگر اب وہ وھان کہان ؟ ادھر اودھر بہت ڈھونڈا
مگر اب وھان کیا دھرا تھا ؟

وہ وھان سے اوٹھکر ایک بن مین جا بیٹھی تھی - وھان

ایک بوڑھیا سے مدت بہیتر ھوئی - بوڑھیا آئی تو تہی لکڑیان
چننے اور بٹولنے کو مگر سورج مکہی کا پتہ چلانے مین انعام کا
جو لالچ تہا تو وہ بہی اسی ٹوہ مین تہی - اوسے دیکھکر
پوچہنے لگی " کیون بیوی تم ھماری ٹہاکرانی مانجی
تو نہین ھو ؟" سورج مکہی نے کہا " نہین مائی نہین " *
بڑھیا بولی " ھان تمہین ھماری ٹہاکرانی مانجی ھو"
سورج مکہی — تمہاری ٹہاکرانی مانجی کون ؟
بوڑھیا — بابو لوگون کے گہر کی بہو *
سورج مکہی— مجہے تم نے کونسا سونا چاندی گہنا پاتا
پہنے دیکہا کہ بابو لوگون کے گہر کی بہو
سمجھ لیا *
بوڑھیا — ٹہیک تو کہتی ھو ؟
اسکے بعد وہ لکڑیان چنتے چنتے دوسرے بن مین چلی گئی *
دن تو یون اکارت گیا ھی رات کو بہی کوئی پہل ھاتھ
نہ آیا - دوسرے تیسرے دن بہی کوئی کام نہ بنا مگر ڈھونڈنے
مین کمی نہ آئی - ڈھونڈنے والے مردون مین سے اوسے
کوئی پہچانتا تو تہا نہین بہت سی بیچاری غریبون کو پکڑ
پکڑ کے نگندر کے سامنے لا کہڑا کر دیتے تہے - یہانتک کہ بہلے
مانسون کی بہو بیٹیون کو اکیلے اشنان کے لئے گہاٹ پر جانا ھی
دوبہر بلکہ جوکہم کا کام ھوگیا - اکیلا دیکہتے ھی اوسکے نمک
حلال ھندوستانی نوکر "ٹہاکرانی مانجی" پکار کے پیچہے

پڑجاتے تھے اور جھٹ کہار پالکی لا کھڑی کر دیتے تھے - بہت سی
ایسی بھی تھیں جنھیں کبھی پالکی میں بیٹھنا نہ ملا تھا وہ
بن دام دمڑے پالکی چڑھنے کا ارمان نکال لیتی تھیں *
سریش چندر اور نہ ٹھیر سکتا تھا اسلئے وہ تو کلکتہ جا کر
ڈھونڈوانے لگا - کمل منی گوبند پور ھی میں رھکر تپاس
کراتی رھی *

## اکنیسویں فصل

### ھر خوشی کی انتہا ھے

کند نندنی کے ھاتھہ وہ سکھہ چین آ چکا ھے جسکی اوسے
کبھی بھی آس نہ بندھی تھی - نگندر کی بیوی بن چکی ھے
بیاہ کے دن سمجھی تھی اس خوشی کی نہ ناپ تول ھے
نہ یہہ کبھی آخر ھو - مگر جب سورج مکھی نکل بھاگی تو
دل پہ چوٹ لگی اور پچھتاوا آیا - دھیان آیا کہ سورج مکھی
ھی نے برے وقت میری جان بچائی نہیں تو میں کہاں ھوتی
اور آج سورج مکھی کو میرے کارن گھر سے نکلنا پڑا - اس
خوشی سے تو مرنا ھی بھلا تھا - اب نظر آیا کہ ھر خوشی
کی انتہا ھے *

رات کا وقت ھے - نگندر بچھونے پر لیٹا ھوا ھے - کند نندی
سرھانے بیٹھی پنکھا جھل رھی ھے - دونوں چپ ھیں -
خوشی کا نام نشان بھی کہیں دکھائی نہیں دیتا - تیسرا کوئی

نہین پھر بھی دونون مین بات چیت کچھ نہین سنا آتا ھے - پورے سکھ چین مین کہین ایسا بھی ھوا کرتا ھے *

مگر جب سے سورج مکھی نکل بھاگی انہین پورا سکھ چین ھے کہان ؟ کند کو رہ رہکے دھیان آتا ھے "کیا کیا جاے کہ پھر سب جون کا تون ھو جاے ؟" آج اوس نے مونھ کھولا تو پہلی بات یہی پوچھی "کیا کیا جاے کہ پھر سب جون کا تون ھو جاے ؟"

نگندر کھسیانا ھو کے بولا "کیا کہا ؟ جون کا تون ھو جاے - کیون ! کیا میرے ساتھ بیاہ کر کے پچھتاتی ھو ؟

کند کے دل پہ گھونسا سا لگا - بولی "تم نے میرے ساتھ بیاہ کر کے مجھے جتنا خوش کیا ھے کبھی میرے سان گمان مین بھی نہ آیا تھا - یہ نہین - مین تو کہتی ھون "کیا کیا جاے کہ سورج مکھی پلٹکے آجائین" *

نگندر :— یہ بات مونھ پہ نہ لاو - تمہارے مونھ سے سورج مکھی کا نام سنکر جی جلتا ھے - تمہارے ھی کارن تو سورج مکھی مجھے چھوڑ کے چلی گئی *

کند یہ بات جانتی تو آپ بھی تھی مگر اوسکے مونھ سے سنکر دل مین تیر سا لگا - سوچنے لگی "کیا گھڑ کی جھڑ کی پر آگئی ؟ میری قسمت بری سھی پر مینے تو کوئی برائی نہین کی - سورج مکھی نے آپ ھی تو بیاہ کرایا" مونھ سے کچھ بھی نکہا پنکھا جھلتی رھی - اوسے دیر تک

چپ چاپ دیکھکر نگندر بولا " بات کیون نہین کرتین ؟ کیا
برا مان گئین روٹھہ گئین ؟ " وہ بولي " جي نہین " *
نگندر — ذرا سي جي نہین کہکے پھر چپ سادہ گئین - کیا تم
مجھے نہین چاھتین ؟
کند — نہ کیون چاھتي - ضرور چاھتي ھون *
نگندر — " نہ کیون چاھتي - ضرور چاھتي ھون " تو بچون
کو بھلانے کی سي بات ھوئي - کند مین سمجھتا ھون تمھین
کبھي بھي میری چاھت نہ تھي *
کند — تھی اور برا بر ھے *

نگندر کو سمجھہ لینا چاھئے تھا کہ یہہ سورج مکھی نہین
پر نہ سمجھا - یہہ نہین کہ کند اوسے سورج مکھی کیطرح چاھتی
نہ تھی بلکہ بات کرنی نہ آتي تھي - ڈرنے جھجکنے والي
بھولي بالي لڑکي جسے بات کرني نہ آتي تھي اور کیا
کھتي - وہ اتنا تو نہ سمجھا کھنے لگا " سورج مکھي ھي مجھے
برا بر چاھتي تھي - بندر کے گلے کو موتیون کے ھار کي سمار
کھان ؟ اوسکے لئے تو لوھے کي زنجیر ھي اچھي " *
اب تو کند سے آنسو رو کے نگئے - چپکے سے اوٹھکر باھر
چلي گئي - کوئی ایسا جي دکھانے والا نہ تھا جسکے پاس جا کے
روئے کمل جب سے آئي تھي کند اوسکے پاس جا کے نہ
پھٹکي تھي - اس بیاہ مین سب سے بڑا قصور اپنا سمجھکر
اوسے مونھہ ندکھا نا چاھتي تھي - مگر آج جو یھہ دل کو

برما نیوالا دکھہ پایا تو جي مین آیا کہ ترس کہا نے اور پیار کرنیوالي کمل هي سے جا کے کہے - جبکہ چاهت مین اس کي جہلک بهي ندکهائي دیتي تهي تو اوسي نے ترس کہا کر گود مین اوتہا یا اور آنسو پوچہے تهے - یهي یاد کر کے اوسکے آگے رونے کو چلي - کمل نے اوسے دیکهتے هي ناک بهون چڑهائي اور اپني طرف بڑهتے اور پاس آتے دیکهکر حیرت مین آئي مگر مونهہ سے کچهہ بهي نہ بولي - وہ پاس آبیٹهي اور رونے لگي جب بهي کمل نے نہ بات کي نہ یهي پوچها کہ کیا هوا - آخر وہ آپ هي رو رو کے چپ هوگئي - اسپر کمل بولي تو کیا بولي کہ مجهے کام هے اور کہتے هی اوٹهکے چلدی - اب کند کو دکهائي دیا کہ هر خوشي کي انتہا هے *

## بتیسوین فصل

### زهریلے درخت کا پہل

( هردیو گهوشال کے نام نگندر کا خط )

تم نے جو لکہا هے کہ تم نے اس جنم مین جتنے کام کئے هین اون مین کند نندني سے بیاه کرنا سب سے بڑی بهول کا کام هے اسے مین مانتا هون - یهي کام کر کے تو مین سورج مکهي کو کهو بیٹها - سورج مکهي سي بیوی هاتهہ آنا بڑی زور کي قسمت کا کام هے - خاک سب هي چہانا کرتے هین مگر کوہ نور ایک هي کی قسمت سے نکلتا هے - سورج مکهی وهی

کوہ نور ھے - کند نندنی کس برتے پر اوسکی برابری
کرسکتی ھے *

اچھا تو پھر مینے کند نندنی کو اوسکی جگہہ کیوں بٹھایا ؟
بے سمجھی ! دھوکہ ! اب آنکھیں کھلی ھیں - جسطرح کنبہ
کرن ( راون کا بھائی جو مٹکوں شراب پی جایا کرتا اور چھہ
چھہ مہینہ سویا کرتا تھا ) مرنے کے لئے نیند سے چونکا تھا
اسیطرح میری آنکھہ بھی اس دل لبھا نیوالے خواب سے معلوم
ھوتا ھے مرنے ھی کے لئے کھلی ھے - سورج مکھی کو اب
کہاں پا سکتا ھوں ؟

کند نندنی کے ساتھہ بیاہ کیوں کیا ؟ کیا میں اوسے
چاھتا تھا ؟ بے شک چاھتا تھا - اوسکے پیچھے پاگل ھوا جاتا تھا
دم نکلا جاتا تھا - مگر اب سمجھہ میں آیا کہ وہ نری آنکھوں کی
چاھت تھی نہیں تو بیاہ کو ابھی پندھرواڑا بھی نہیں ھوا ھے
کیسے مونہہ سے نکلا کہ "کیا میں اوسے چاھتا تھا ؟" چاھتا تھا
کیا معنی اب بھی تو چاھتا ھوں مگر ھائے میری سورج مکھی
کہاں چلی گئی ؟ جی میں تھا بہت سی باتیں تمہیں
لکھونگا مگر آج تو اور لکھا نہیں جاتا - دل میں دکھہ ھوتی ھے

## ھردیو گھوشال کا جواب

تمھارے دل کی حالت اچھی طرح میری سمجھہ میں آگئی
یہ نہیں کہ کند نندنی کی چاھت تمہیں نتھی - ضرور تھی اور

کے ساتھہ اور کچھہ نہین صرف محبت ھی ھوتی تو اون کے
کامون سے جو برائیان ظاھر ھوتی ھین اونکا کہین پتہ بہی نہوتا *

## نگندر کا جواب

تمہارا خط ملا - دل کی بے کلی سے ابتک جواب ندیسکا
تم نے جو کچھہ لکہا سب سمجھا اور یہہ بہی جانتا ھون کہ تم نے
جو صلاح دی وھی تہیک ھے مگر جی کو کیا کرون کہ کسی
طرح گھر مین نہین بہلتا - ایک مہینہ ھونے آیا کہ پیاری
سورج مکھی مجھے چھوڑ کے چلی گئی - اوسکی سن
گن ابتک بہی کچھہ نہین پائی - جس راستہ وہ گئی ھے مین بہی
اوسی راستہ جانے کی جی مین ٹھان چکا ھون
مین بہی گھر چھوڑ کے چلا جاونگا اور دیس دیس اوسے ڈھونڈتا
پھرونگا - ملگئی تو ساتھہ لیکے لوٹ آؤنگا نہین تو کبھی گھر کو
نہ آؤنگا - کندنندنی کے ساتھہ گھر مین نرھا جائگا - وہ تو کانٹے کیطرح
آنکھون مین کہتکنے لگی ھے - قصور اوسکا نہین میرا اپنا ھے
مگر اوسکا مونھہ اب دیکھا ھی نہین جاتا - آگے اوسے کچھہ نہ
کہتا تھا اب برابر گھڑکیان جھڑکیان دیتا رھتا ھون - وہ روتی
آنسوؤن سے مونھہ دھوتی رھتی ھے - اب کہو اس مین مین
کیا کرون - لو چل کھڑا ھوا - بہت جلد تم سے ملتا ھون - تم سے
ملکے اور کہین جاونگا *

نگندر نے جیسا لکہا تھا ویسا ھی کیا - جاگیر جائداد کی

دیکھہ بہال کا بوجھہ دیوان پہ ڈالکے جان گھر بار سے مونھہ موڑ دیس دیس گھومنے کو نکل کھڑا ھوا - کمل منی اس سے پہلے ھی کلکتہ جا چکی تھی - اسلئے اس فصل مین جن لوگون کا ذکر آیا ھے اون مین سے اکیلی کند نندنی ھی نگندر کے زنانہ مین رھگئی اور ھیرا داسی اوسکے کام کاج کے لئے - نگندر کا وہ لمبا چوڑا محل اندھیرا ھوگیا - جیسے سیکڑون لمپون سے جگمگا تے لوگون سے کھچا کھچ بھرے اور گیتون سے گونجتے ھوے ناٹک گھر مین جب کھیل ھوچکتا ھے تو لوگون کا نام نشان بھی نہین رھتا سناٹا اور گھپ اندھیرا ھوجاتا ھے - نگندر اور سورج مکھی کے چلےجانے کے بعد اس بڑے مکان مین بھی اندھیرا ھوگیا نگندر کے چلے جانے کے بعد کند نندنی اس بڑے ڈھنڈار مین ویسی ھی اکیلی اور بے غوری پڑی رھگئی جیسے کوئی بچہ دن بھر اوسکے ساتھہ کھیلکے کسی کھلونے کو توڑ پھوڑ کے پھینکدے اور زمین پر پڑے پڑے اوسپر مٹی جمگئی ھو اور گھاس اوگ آئی ھو *

نگندر سورج مکھی کو ڈھونڈتا اوسیطرح دیس دیس پڑا پھرتا تھا جیسے بن مین اچانک آگ لگ جاے اور کسی پرند کا گھوسلا بچون سمیت جل جاے اورجب مان بیچاری بچون کے لئے چوگا لیکر آے اور دیکھے کہ نہ پیڑ کا پتہ ھی نہ گھوسلے کا نہ بچونکا تو کلیجے کے پار جانے والی چیخ پکار مچاتی گھوسلے کو ڈھونڈتی بن کے اوپر منڈلاتی پھرے - جیسے سمندر

کے بے تھاہ پانی مین کوئی موتی گر پڑے تو پھر نظر نہین آتا
اوسیطرح سورج مکھی آنکھون سے چھپ گئی تھی اور اسکا پھر
ھاتھہ آنا کٹھن ھو گیا تھا *

## تینتیسوین فصل

دیبندر کی لا جواب موھنی مورت نے ھیرا کے دل مین
اوسیطرح اندر سے باھر تک آگ لگا رکھی تھی جیسے کوئی
روئی کے کپڑون مین دھکتا ھوا کوئلہ رکھدے - کئی بار ایسا
ھوا کہ دیبندر کی چاہ کا ریلا قریب تھا کہ ھیرا کہ دھرم کے ڈر
اور لوگون کی لاج کو بھالیجاے - مگر اوسکے چاہ سے خالی اور
بری خاھشون سے بھرے ھوے چال چلن کا دھیان ساتھہ ھی
آ گیا اور پاون جمے رھے - وہ من کو مارنے کی سکت اچھی طرح
رکھتی تھی اسلئے دھرم سے کچھہ بہت ندڑنے پر بھی ابتک
اپنی نیک چلنی کو آسانی سے بچاے رکھہ سکی - اسی کے
سہارے سے وہ دیبندر کی چاھت کے زور کو بری بات جانکر
ابتک دباے رکھہ سکی - یہان تک کہ جی مٹھی مین رکھنےھی کی
ایک تدبیر جانکر اوس نے پھر نوکری کی جی مین ٹھانلی
دنرات پراے گھر کے کام دھندے مین پھنسے رھنےسے شاید دھیان
بٹا رھے اور اس بے پھل چاھت کے جلاپے کو جو بچھو کے ڈنک سے
کم نتھا بھولی رھے - جب نگندر کند نندنی کو گوبندپور مین
چھوڑ کے دیس دیس پھرنے کو جانے لگا تو اگلی تابعداری کے

بھروسہ پر ھیرا پھر نوکر رکھہ لئے جانے کے لیے گڑگڑائی
کدن نندنی کی مرضي تتولکر نگندر پھر اوسے نوکر رکھکر لمبا بنا *
ھیرا کے پھر سے نوکری پر گلا دھرنے کی ایک اور وجھہ
بھی تھی - پہلے تو وہ کدن نندنی کو نگندر کی چاھیتی بیوی
بنے والی سمجھکر روپیہ پیسہ کے لالچ سے اوسے پرچانے اور
مٹھی مین لانے کے جتن کر چکی تھی - وہ سمجھی تھی
نگندر کا روپیہ سب کدن کے ھاتھہ لگیگا اور جو کچھہ اوسکے ھاتھہ
لگیگا سب میرا ھوگا - کدن نگندر کی بیوی تو بنچکی مگر روپیہ
پیسہ کچھہ ایسا اوسکے ھاتھہ نہ لگا - خیر نسہی ھیرا کو بھی
اب اسکا لالچ نہین - کیونکہ اب اوسے روپیہ پیسہ کی پہلے
تو چاھت ھی نہین اور ھو بھی تو کدن کے ھاتھہ سے اینٹھے
ھوے روپیہ پیسہ کا نام زھر لگتا ھے *
وہ اپنی بے پھل چاھت کا دکھہ تو جون تون کرکے
جھیل سکتي تھی مگر دیبندر کا کدن کو چاھنا وہ جلاپا تھا کہ
اوسے کسیطرح نہ سہا جاتا تھا - اسلئے جوھین اوس نے سنا
کہ نگندر پردیس کو جانیوالا ھے اور کدن نندنی گھر کی بیوی بنکے
رھنے والی ھے ووھین ھریداسی بیشنوی کا دھیان آکر
اوسکا کلیجہ دھک دھک کرنے لگا - ھریداسی کی آرجار کے
راستہ مین کانٹے بچھانے ھی کے لئے وہ پھرہ دینے کو
آن دھمکی *
اوسکا یہہ ھتھکنڈا کچھہ اسلئے نتھا کہ کدن کا بھلا چاھتی تھی

کندن سے تو اوسے ایسا سوتیا ڈاہ ہوگیا تھا کہ بہلا چاہنا تو رہا
ایکطرف اوسے نرک میں گرتے بھی دیکھتی تو جی
ٹھنڈا ہوتا - صرف اس ڈر سے کہ کہین دیبندر سے اوسکا
میل جول نہو جاے ہیرا نگندر کی بیوی کا پہرا دینے لگی *

کندن کے حق مین وہ کریل کا کانٹا بنگئی - اوس نے دیکھا
کہ ہیرا نہ وہ اگلی سی للو پتو کرتی ہے نہ پیار محبت
جتاتی ہے نہ میٹھی میٹھی باتین بناتی ہے - بلکہ نوکر ہوکر
ہیکڑی کرتی ہے برا بہلا کہتی ہے گھڑکتی جھڑکتی ہے اور
چہچہورا سمجھتی ہے - اوسکے برتاو سے بے حد دل دکھتا جی
جلتا تھا مگر نہ موانہہ پر لاتی تھی نہ اف کرتی تھی - کندن
جتنی ٹھنڈی تھی ہیرا اوتنی ہی گرم - اسلئیے وہ بیوی
ہونے پر بھی نوکری نوکر بنکے رہگئی اور ہیرا نوکر ہو کے
بھی بیوی کی بیوی بن بیٹھی - گاون والیان کبھی کبھی
کندن کے دکھ کو دیکھکر اور ترس کھا کے ہیرا کو برا بہلا کہتی تھین
مگر چار ہاتھہ کی زبان والی ہیرا کے ساتھہ کہان تال ملا
سکتی تھین - دیوانجی کے کان تک سب باتین پہنچین تو
ہیرا سے بولے " جا دور ہو یہان سے ہم نے تجھے برطرف کیا "
ہیرا نے لال پیلی آنکھین نکالکے کہا " تم مجھے برطرف
کرنے والے کون ؟ بابو مجھے رکھکر گئے ہین - جبتک وہ
آپ آکے نہ کہین مین جانے والی نہین - تم مجھے برطرف
کرنے کا اوتنا ہی اختیار رکھتے ہو جتنا مین تمکو برطرف

کرنے کا " - یہ سنکر آبرو کے ڈر سے اور ایک لفظ بھی
دیوانجی کے مونہہ سے نہ نکلا - هیرا اپنی هیکڑی اور دهینگا
دهینگی سے ویسی هی دندناتی رهي - سورج مکھی کے
سوا اور کوئی هیرا کو ٹھیک نہ بنا سکتا تھا *

نگندر کے پردیس جانے کے بعد ایک دن هیرا پھول باڑی
مین جو پھول بیل کا منڈپ بنا تھا اوسمین اکیلی لیٹی هوئی
تھي - جب سے سورج مکھی اور نگندر گھر چھوڑ کے گئے تھے
یہہ منڈپ اوسی کے قبضہ مین رها کرتا تھا - رات هوچکی هے
چاند جو پورا هونے کے لگ بھگ هے آسمان پر اپني جھلک
دکھا رها هے - پھولباڑی کے پودون کے چمکیلے پتون پر اوسکی
کرنین جگمگا رهی هین - بیلون کے جھادون مین جو چھید
چھید سے رهگئے هین اونمین سے سمٹ سمٹکر آنیوالی کرنین
مرمر کے فرش پر پڑ رهي هین اور پاس کی ڈگي کے نتھرے
هوے پانی پر جو شام کی هوا سے هچکولے لے رها هے ناچ
رهی هین - باڑی کے پھولون کی میٹھي بو باس نے
آسمان کو متوالا بنا رکھا هے - اس سمے مین اوسے اچانک
منڈپ کے اندر ایک مرد کی صورت دکھائي دی - آنکھہ
جما کر دیکھتی هے تو دیبندر - آج وہ بھیس بدلکے نہین
آیا هے اپنے هی بھیس مین هے *

هیرا اچنبھے مین آکر بولی "یہہ تو آپ نے پرلے سرے کی

ڈھٹائی سے کام لیا ھے - اور جو کوئی دیکھہ پاے تو مارے پٹرو کہ نہین ؟ "

دیبندر بولا " جہان ھیرا ھو وھان دیبندر کو کیا ڈر؟ "
یہہ کھکر اوس کے پاس آ بیٹھا - اوسے یہہ معلوم ھوا کہ بھاگ جاگ گئے - تھوڑی دیر مین بولی " اچھا یہہ تو کھئے یہان آنا کیسے ھوا ؟ جسکی آس لگا کر آے ھو اوسکے درشن تو ھو نسکینگے " *

دیبندر — وہ تو ھو بھی چکے - مین تو تمھاری ھی آس لگا کر آیا تھا *

ھیرا لالچی چٹورے کے جھانسون مین نہ آئی - ھنسکر بولی " میرے بھاگ جو یون اچانک جاگ اوٹھینگے اسکی تو مجھے آس ھی نہ تھی - اچھا اگر میرے ھی دن پھرے ھین تو آو کہین ایسی جگہہ چلکے بیٹھین کہ جی کھولکے بات چیت کر سکین - آپ کو جی بھر کے دیکھہ سکون - یہان تو سو طرح کی جوکھم ھے " *

دیبندر — تو پھر کہان چلنا چاھئے ؟

ھیرا — جہان کوئی کھٹکا نہو - اپنے اوسی کنج والے باغ مین چلو

دیبندر — اگر تم میرے خیال سے ڈرتی ھو تو بے کھٹکے رھو *

ھیرا — چلو یون ھی سھی - مان لیا کہ آپ کے لئے کوئی جوکھم نہین میرے لئے تو ھے - آپ کے پاس بیٹھے کسی نے دیکھہ لیا تو میری کیا دشا ھوگی *

دیبندر کھسیا نا ھو کے بولا " اچھا تو چلو مگر تمھاری نئی بیوی سے دو باتیں کر کے جانے میں کچھہ برائی ھے ؟ " یہہ سنکر جولاگ کی آگ سے بھڑکتی ھوئی آنکھہ ھیرا نے اوسپر ڈالی وہ دھند لکے میں اوسنے دیکھی نہیں - بولی " آپ اون سے مل کیونکر سکتے ھیں ؟ "

دیبندر بھیگی بلی بنا ھوا دبی زبان سے بولا " تم کرپا کرو تو سب کچھہ ھوسکتا ھے "*

ھیرا — اچھا تو آپ یہیں چوکنے بیٹھے رھئے میں اونھیں بلاے لاتی ھوں *

یہہ کھکر منڈپ سے باھر چلی گئی تھوڑی دور جاکر ایک درخت کے تلے بیٹھہ گئی اور آنکھوں سے گلا کھونٹنے والے آنسوؤں کی جھڑیاں لگ گئیں - اسکے بعد اوٹھکر محل میں گئی مگر کنڈ کے پاس نہیں سیدھی دربانوں کے پاس پہنچی اور چھوٹتے ھی بولی " ارے بیٹھے کیا ھو دوڑ کے جاؤ پھولباڑی میں کوئی چور گھس آیا ھے " *

دبے ' پانڈے ' اور تواری پکے بانسوں کی لاٹھیاں ھاتھوں میں لئے پھولباڑی کیطرف دوڑ پڑے - دور سے اون کے کٹھوے جوتوں کی کھٹ کھٹ سنکر اور کالے کالے گلپٹے دیکھکر دیبندر منڈپ سے چھلانگ مار کے بگٹٹ بھاگا - اواری تواری کچھہ دور تک اوس کے پیچھے دوڑے - چاھتے تو پکڑ لیتے مگر نہ پکڑا - پھر بھی تھوڑی بہت سوغات لئے بغیر چھٹکارا نہوا - یہہ

تو ٹھیک نہ معلوم ھوا کہ پکے بانس کی لاٹھیوں کا مزا بھی چکھا کہ نہیں - اتنا سنا ھے کہ سالے سسرے وغیرہ بہت سے پیارے رشتے بتانیوالے میٹھے میٹھے لفظوں سے تو بھر پور لاد کے چھوڑا - یہہ بھی سنے میں آیا ھے کہ ایکدن اوسکے نوکر نے بچی کھچی برانڈی انعام میں پائی تو دوسرے دن چورو سے گپ لگائی کہ " آج بابو کے بدن پر تیل ملتے ملتے کیا دیکھتا ھوں کہ پیٹھہ پر ایک کالی سی لکیر بنی ھوئی ھے " *

گھر پہنچکر اوس نے دو باتیں جی میں ٹھان لیں - ایک تو کان پکڑا کہ جبتک ھیرا وھاں ھے نگندر کے گھر کیطرف مونہہ نکرونگا - دوسرے یہہ کہ ھیرا کو اسکے کرتوت کا مزا بے چکھاے نچھوڑونگا - آخر اوس سے اوسنے بڑا بھاری بدلہ لیکے پیچھا چھوڑا - اوسکے چھوٹے سے ھتکھنڈے کی ھیرا کو وہ ڈراونی سزادی کہ اوسے دیکھکر اپنا پتھر دل بھی ٹکڑے ٹکڑے ھونے لگا اسکی پوری کھانی تو کہنے کے لایق نہیں کاٹ چھانٹکر تھوڑی سی آگے چلکے کہینگے *

## چونتیسویں فصل

### سڑک کے کنارے

برکھارت ھے - بہت برادن ھے - دن بھر پانی پڑتا رھا ھے دم بھر کو بھی سورج نہیں نکلا - آسمان بادلوں سے ڈھکا ھوا ھے - کاشی کو جانیوالی سڑک پر تھوڑی تھوڑی پھسلن

هوگئی ھے - چلنے والا کوئی بھی دکھائی نہین دیتا - کسکی
شامت آئی ھے کہ مینھہ مین بھیگیگا ؟ صرف ایک جانیوالا ھے کہ اکیلا
چلا جاتا ھے - سادھوون کا سا بھیس ھے - گیروا کپڑے پہنے ھے
گلے مین زدراکھہ کی مالا ھے - ماتھے پر صندل کی لکیر ھے
جٹا کا نام نشان نہین - چھوٹے چھوٹے بال ھین جن مین سے
کوئی کوئی سفید بھی ھوگیا ھے - ایک ھاتھہ مین ڈھاک کے
پتون کی چھتری ھے اور دوسرے مین بھیک کی تو بنی لیے
سادھو جی بھیگتے چلے جا رھے ھین - ایک تو دن کو بھی
اندھیرا تھا اوپر سے راستہ مین رات ھوگئی دنیا اندھیرے بھر گئی
سڑک بے سڑک کچھہ بھی نہین سوجھتا - پھر بھی جانیوالا
راستہ کو لپیٹتا چلا ھی جاتا ھے کیونکہ وہ دنیا کو چھوڑ دینیوالا
سادھو ھے اور جو دنیا کو لات مار چکا ھو اوسکے لئے برا بھلا
راستہ اندھیرا اوجالا سب برابر ھین *

رات بہت جا چکی ھے - زمین پر اندھیرا چھایا ھوا ھے
آسمان کے مونھہ پر گھٹا توپ چڑھا ھوا ھے درختون کی سر جوڑ
چوٹیان گھرے اندھیرے مین پہاڑسی معلوم ھوتی ھین - دونون
طرف کے درختون کے بیچ مین جو کھلی ھوئی جگھہ چلی
گئی ھے اوس مین سے آنیوالے اوجالے مین سڑک ایک لکیرسی
دکھائی دیتی ھے - اکا دکا بوند پڑرھی ھے کبھی کبھی بجلی کے
آن کی آن رھنے والے اوجالے مین دنیا جیسی بھیانک نظر آتی ھے
اندھیرے مین بھی ویسی ڈراونی نہین معلوم ھوتی *
" ھای میا " *

اندھیرے مین جاتے جاتے ایکا ایکی سادھو کے کان مین یہ آواز آئی - آواز اگرچہ صاف سنائی ندی پھر بھی اسکا تو یقین دلاتی تھی کہ آدمی کے گلے سے نکلی ھے نہایت دھیمی اور گری ھوئی تھی مگر دل کے دکھہ کا پتہ دیتی تھی . سادھو سناتے مین آکے سڑک پر کھڑا ھو گیا - رہ رھکے بجلی کوندتی تھی اوسیکی کھڑا راہ تکنے لگا - جب کوندا ھوا تو دکھائی دیا کہ سڑک کے کنارے کوئی چیز پڑی ھے - سوچنے لگا کہ کوئی آدمی تو نہین - بجلی کے پھر چمکنے کی راہ دیکھنے لگا جب پھر کوندا ھوا تو یقین آگیا کہ آدمی ھی ھے - سادھو نے للکار کے پوچھا " یہہ کون سڑک پر پڑا ھے ؟ "

کسی نے کچھہ جواب ندیا - پھر پوچھا تو جواب کی جگھہ وھی صاف سنائی ندینے والی دکھہ بھری آواز پھر کان مین آئی - سادھو چھتری اور تو بنی زمین پہ رکھکر جگھہ کو دھیان مین لاکر ادھر اودھر ھاتھہ بڑھا بڑھا کے ٹٹولنے لگا - دیر نھوئی تھی کہ آدمی کا نرم نرم بدن ھاتھہ کو لگا - " تم کون ؟ " سر پہ ھاتھہ پھیرا تو جوڑا ھاتھہ مین آگیا " ارے درگا ! یہ تو کوئی استری ( عورت ) ھے " *

جواب کا راستہ ندیکھکر سادھو نے بے ھوش پڑی ھوئی عورت کو دونون ھاتھون سے کولیہ مین اوٹھالیا - چھتری اور تو بنی جھان تھین وھین زمین پر پڑی رھگئین سادھو سڑک چھوڑکے اندھیرے مین کھیتون کو چیرتا پھاڑتا گاون کی طرف مونھہ کرکے

چلا - اس دیس کی سڑکین گھاٹیان اور گاون سب اوسکے اچھی
طرح جانے پہچانے تھے - جسم کچھہ ایسا کس بل والا نتھا
پھر بھی اوس جینے سے دور مرنے سے نزدیک کو ننھے بچہ کیطرح
کولیہ مین بھر کے اس بے ڈھنگے بے تکے راستہ پر اولا نگتا پھلا نگتا
لے چلا - جو دوسرون کا بھلا کرنیوالا ہوتے ہین اور اورون کی
چاہت کا بل رکھتے ہین وہ نہین جانتے کہ جسم مین سکت کا
نہونا کسے کہتے ہین *

گاون کے سرے پر سادھو ایک پرانے جھونپڑے پر پہنچا
بے ہوش عورت کو گود مین لئے جھونپڑے کے دروازہ پر آکھڑا ہوا
اور پکارا " بیٹا ھرمنی گھر مین ہو کہ نہین ؟ " گھر کے اندر سے
ایک عورت بولی "این ! یہ تو باواجی کی سی آواز کان مین
آتی ھے - باواجی کب پدھارے ؟ "
سادھو — ابھی ابھي آیا ہون - تم کنواڑ تو کھولو - بڑی بپتا
مین پھنسا ہوا ہون *

ھرمنی نے دروازہ کھولا تو سادھو نے اوس سے دیا جلانے کو
کہکر عورت کو ھوالے سے گھر کے اندر زمین پر رکھدیا - ھرمنی دیا
جلا کر لائی تو بے ہوش کے مونھہ کے پاس لا کر دونون نظر جماکے
دیکھنے لگی *

دیکھا کہ عورت بڑھیا تو نہین ھے مگر اسوقت اوسکے جسم کی
ایسی گت بن رھی ھے کہ عمر کی جانچ پر تال نہین ھو سکتی
جسم دبلا پتلا گھسا پیسہ ھورھا ھے اورکسی جان لیوا روگ کے لچھن

مرتے دم اونکا موتہہ نہ دیکھنے پائی - سکہہ تو میرے لئے مرنے ھی مین ھے مگر اونکا موتہہ دیکھکے نہ مری تو مرکے بہی دکھہ مین رھونگی - اسدم اونہین ایک نظر دیکھہ لیتی تو مرکے چین پاتی " *

سادھوجی نے بہی آنکھون سے آنسو پوچھے اور پوچھا " تمھارے میان ھین کہان ؟ تمہین اون کے پاس پہنچا دینے کی تو اسوقت کوئی صورت نہین - ھان اگر تمھارا حال سنکے وہ آسکین تو اونہین چٹھی لکھون " *

سورج مکھی کا روگ سے مرجھایا ھوا چھرہ خوشی سے دمکنے لگا - مگر آن کی آن مین پھر آس ٹوٹ گئی اور کھنے لگی " وہ آنا چاھین تو آسکتے ھین پر کون جانے آئینگے کہ نہین - مین اونکا ایک بہاری قصور کرکے آئی ھون پھر بہی وہ مجہپر ترس کہاتے ھین - ھوسکتا ھے کہ معاف کردین - مگر وہ تو ھین کالے کوسون مین کیا اتنے دن جیتی رھونگی ؟ "

سادھوجی — کتنی دور ھین ؟

سورج مکھی — ھری پور ضلع مین *

سادھوجی — تو ذرا مت ڈرو ضرور جیتی رھوگی *

سادھوجی یہہ کھکے کاغذ قلم دوات لے آے اور جو وہ بتاتی گئی لکھتے گئے *

## سادھو جی کا خط

آپ مجھے جانتے پہچانتے نہین - مین ایک برھمن اور برھمچاری هون - نہ مین جانتا هون کہ آپ کون هین - اتنا هی جانتا هون کہ سورج مکھی آپ کی بیوی هین - وہ دکھیاری اور روگی مدھوپور گاون مین هرمنی بیشنوی کے گھر پر هین دوا دارو هوتی هے مگر بچنے کی آس نہین - اون کے جی مین ایک ارمان هے اور وہ یہہ کہ مرتے دم آپ کے درشن کر کے سدھارین - اگر اونکا قصور معاف کر سکتے هون تو ایکبار یہان هو جائے - مین اونہین مان کی جگھہ سمجھتا هون - بیٹے کی طرح اون کے کہنے سے یہہ چٹھی لکھتا هون اون مین آپ لکھنے کی سکت نہین *

اگر جیسی آس هے ویساهی هو اور آنا چاهین تو رانی گنج کے راستہ سے آئیگا - رانی گنج مین پوچھہ گچھہ کر کے مادھو چندر گوسائین سے ملئے گا - اون سے میرا نام لیجئیگا تو آدمی ساتھہ کر دینگے اور مدھوپور مین آپ کو ڈھونڈتے پھرنا نہ پڑے گا *

آنا هو تو جلد آئے - دیر کی تو کام نہ بنے گا - اور کیا لکھون *

### شیو پرشاد شرما

خط لکھکے سادھو جی نے پوچھا لفافہ پر کسکا نام لکھون سورج مکھی بولی '' هرمنی آلے تو کہون '' - جب وہ آچکی

تو لفافہ پر نگندر دت کا نام لکھکر سادھو جی پاس کے ڈاکخانہ مین ڈالنے گئے *

سادھو جی خط لیکر ڈاک مین ڈالنے کو جاچکے تو سورج مکہی آنکہون مین آنسو بہرے ھاتھہ جوڑکے اور مونھہ اوٹھاکے تن من زبان سے ایشور کے آگے یون گڑگڑانے لگی " پرمیشر اگر تم سچے پرمیشر ھو اگر مین سوامی کی سچی سیوا کرنے والی ھون تو ایسا ھو کہ یہ چٹھی پھل لاے - سدا سوامی کے چرنون (پاؤن) کے سوا مینے کچھہ نجانا - اگر یہ اچھا کام ھے تو اس اچھائی کے بدلے سرگ (جنت) نہین چاھتی - اتناھی چاھتی ھون کہ مرتے دم سوامی کا مونھہ دیکھکے مرون *

مگر خط نگندر کو ملاھی نہین - خط کے گوبندپور پہنچنے سے بہت دن پہلے ھي وہ دیس دیس گہومنے کو نکل کہڑا ھوا تھا ڈاکیہ ایک دربان کو خط دیکر چلا گیا *

دیوانجی کو نگندر سمجھا گیا تھا کہ جہان جہان میرا جانا ھوگا وھان وھان سے تم کو چٹھی لکہتا رھونگا - جہان کہون وھین میرے نام کے خط بہیجدیا کرنا - اس سے پہلے وہ پٹنہ سے ایک خط مین لکھہ چکا تھا کہ " ناو کے راستہ سے کاشی کو جاتا ھون وھان پہنچکر خط لکھونگا - میری چھٹی ملنے پر میرے نام کے خطپتر وھین بہیجدینا - دیوانجی اسی کی راہ دیکھہ رھے تھے سادھو جی کا خط بہی بکس مین بند کرکے رکھہ چھوڑا کہ سب کے ساتھہ اسے بہی بہیجدونگا *

اپنے وقت پر نگندر کاشی پہنچا - پہنچتے ہی دیوان کو خبردی - دیوانجی نے اور خطوط کے ساتھہ شیو پرشاد سادھو کا خط بہی اوسکے پاس بہیجدیا - خط پڑھکر اور حال معلوم کرکے نگندر نے سرپیٹ لیا اور بلبلا کے بولا " پرمیشر دم بہر کے لئے اوسان ٹہیک رکہو " - بات پرمیشر کے چرنون تک پہنچی اور دم بہر وہ ہوش مین رہا - خانساماں کو بلاکر حکم دیا " مین آج ہی رات کو رانی گنج جاؤنگا - جیسے بنے اسکا بندوبست درو خرچ جتنا بہی ہو ہونے دو " *

خانساماں بندوبست کرنے کو چلا گیا تو نگندر اوندہے مونہہ زمین پر گر کے بے ہوش ہوگیا *

اوسی رات کو اوس نے کاشی کو پیٹھہ دکہائی - ای بنارس! ای سنسار کی آنکھہ کے تارے! سکھہ چین سے رہنے والون مین ایسا کون ہے کہ تمہین دیکھتے دیکھتے اوسکا جی بہر جاے اور پت جہڑ کی رت اور ایسی رات مین اپنی خوشی سے تمہین پیٹھہ دکہا جاے - رات اندھیری ہے - آسمان مین ہزارون لاکھون تارے جگمگ جگمگ کررہے ہین - گنگا کی منجدھار مین ٹہیری ہوئی ناو مین کہڑے ہوکے دیکھو توجدھر نظر ڈالو تارےھی تارے دکہائی دیتے ہین - جب سے دنیا ہے یہ بہی برابر تیزی سے چمکتے چلے آتے ہین - کبہی ایک منٹ کو بہی ان کا چمکنا نہین رکا - نیلے ٹہرے ہوے پانی کے نیچے زمین پر ایک اور آسمان ہے - ندی کنارے سیڑھیون پر اور پہاڑون کے تانتے کی طرح چلے جانیوالے

مکانون مین ہزارون دئے جل رہے ہین - قلعہ کے بعد قلعہ اور محل کے بعد محل ہے - اسیطرح روشنی سے جگمگا تے ہوے مکانون کا تانتا چلا گیا ہے - ندی کے صاف نتھرے ہوے پانی مین ان سب کا عکس پڑ رہا ہے - آسمان شہر اور ندی سب ہی جگمگا رہے ہین - یہ سمان دیکھکر نگندر نے آنکھین بند کر لین دنیا کی یہ چمک دمک اوسے آج ایک آنکھہ نہین بہاتی - وہ جانتا تہا کہ شیو پرشاد کا خط بہت دنون مین پہنچا ہے اسلئے سوچ رہا تہا کہ سورج مکہی اب کہان ہوگی *

## چھبیسوین فصل

ہیرا کا زہریلا درخت پہل لاتا ہے ۔

جسدن چوبے پانڈے وغیرہ نے پکے بانس کی لاٹھیان ہاتھون مین لئے دیبندرکو لتاڑا ہیرا جی ہی جی مین بہت ہنسی تھی مگر بعد مین اوسے بہت پچتانا پڑا - سوچا کرتی تہی " مینے اچھا نہ کیا کہ اونکی یون بے آبروئی کی - جی مین کیا کہتے ہونگے ؟ مجھسے کتنے بگڑے اور جہلاے ہونگے - میری جگہہ تو اون کے جی مین ویسے ہی نتھی - اب تو کوئی آس ہی نرہی " *

دیبندر بہی لومڑی کے سے دھوکے دینے والی ہیرا کو کرتوت کا مزا چکہا کے جی تہنڈا کرنے کے جتن کرنے لگا - ایک دن مالتی کے ہاتھہ اوسے بلا بہیجا - وہ دوایک دن تک تو

هچر مچر کرتی رهی اسکے بعد آئي - دیبندر نے غصہ تل برابر
بہی ظاهر نہونے دیا - بلکہ گرزی هوئی بات کا نام تک مونہہ پر
نہ آنے دیا - میٹھي میٹھی باتین بنانے لگا - هیرا کے لئے وہ
ویسا هے جال بچہانے لگا جیسا مکڑی مکہی کے لئے بچہایا کرتی هے
لالچی هیرا اوس مین آسانی سے پہنس گئی - دیبندر کی
چکنی چپڑی باتون پر للو هوگئی اور چکمون مین آگئی - سمجہی
اسیکو پیار کہتے هین اور دیبندر ضرور اوسپر مرتا هے - وہ اگرچہ
پرلے سرے کی کائیان اور اوڑتے کوے کو پہچاننے والی تہی
مگر یہان چترائی کچہہ بہی کام نہ آئی - جس خواهش نے
شیوجی کے دهیان مین کہنڈت ڈالی تہی اوسی نے اوسکی بہی
سمجھہ بوجھہ کہودی آنکہون پہ پٹی باندہ دی *

دیبندر نے گپ شپ چہوڑ چہاڑ طنبورا اوٹہایا اور نشہ کی
جہونک مین گانا شروع کیا - اوس کا گلا دیوتاون کے گلے سے
لگا کہاتا تہا - گانے بجانے مین پورا تان سین کا دادا تہا - میٹھے
سرون کی لہر کچہہ ایسی اوٹہائی کہ هیرا آپے سے باهر
لوٹ پوٹ هوگئی - اوسے نظر آنے لگا کہ دیبندر سے بڑهکے بانکا
چہبیلا رسیلا جوان دنیا کے پردے پہ نہین - سب بہلائیون کا
پتلا هے اور عورتون کے سارے پیار چاہ کا اکیلا حقدار هے - پیار کے
سوتون سے بہنے والے آنسوون کی اوسکی آنکہون سے دهارین
بندہ گئین *

دیبندر نے طنبورا رکہکے اوسکے آنسو بڑے پیار کے ساتھ اپنے

دامن سے پوچھدئے - هیرا کے بدن مین سنسنیان جهر جهریان آگئین - اسکے بعد اور تهوڑی سی چڑھاکر اور گرماکر وہ ایسی هنسی دل لگی کی رس بهری باتین کرنے لگا اور بیچ بیچ مین ایسی پیاری گپ شپ لگانے لگا کہ جو دیکهتا کهتا هیرا پہ جان دیتا هے - هیرا کی ایک تو سمجهہ بوجهہ منجهی هوئی نہ تهی دوسرے ایسی باتین کبهی اوسکے کان مین نہ پڑی تهین اسلئے ایسی مت گئی کہ سمجهی سرگ کا سکهہ چین یهی هے - اگر وہ کهرے دل کی هوتی اور اچهے لوگون کے سنگ ساتهہ مین رهکر اوسکی سمجهہ منجهگئی هوتی تو ضرور سمجهہ جاتی کہ یهی نرک هے - اسکے بعد چاہ کی بات نکلی - دیبندر کچهہ بهی نجانتا تها کہ چاہ کس جانور کا نام هے - کچهہ کچهہ جانتی تهی تو هیرا هی جانتی تهی پهر بهی وہ اسکی بابت پرانے شاعرون کے چبائے هوے نوالے چبانے مین بڑا اوستاد تها - اوسکے مونهہ سے چاہ کی بڑائیون کے جو لمبے چوڑے گیت سنے تو هیرا سمجهی کوئی آدمی اوسکا سا دل نهین رکهتا اور ایسی ریجهی ایسی مزے مین آئی کہ سر پیر سب بهول گئی - اب دیبندر پهر نئے بسنت کے بهونرے سے ملتے جلتے سرون مین گانے لگا - هیرا کے جی مین چاهت کی وہ نہ دبنے والی امنگ اوٹهی کہ اپنی نازک آواز اون مین ملانے لگی - دیبندر نے اوس سے گانے کو کها - وہ پیار مین شرابور لال لال متوالی انکهین او بهارے پتلی کیطرح بهوین پهڑکا پهڑکا کے هنستے هوے سرون مین گانے

لگی - امنگ مین گلے سے اونچے سر نکلنے لگے ٹیپیین لگانے لگی - جو کچھ گایا سب پیار چاہ کی باتین تھین گاتی کیا تھی کہ چاہت کی بھیک مانگتی تھی *

اسکے بعد اوسی پاپ کے گھر مین بیٹھے بیٹھے دونون پاپیون کے جی مین پاپ کی لہر جو اوٹھی تو آپے سے باھر ھوکے ایک نے دوسرے کو چاھت اور پیار کے گیت سنا سے ھیرا من کو بس مین رکھہ تو سکتی تھی مگر ادھر دھیان ندیتی تھی اسلئے پروا نہ کیطرح آگ مین کود پڑی - جبتک دیبندر پیار سے کورا اور اچھوتا معلوم ھوا اوسنے آپے کو بس مین رکھنے کا کچھہ یونہین سا خیال رکھا مگر جتنا خیال رکھا اوتنی ھی کامیابی بھی ھوئي - اوسکي گود مین بیٹھکر ھنس ھنسکے چاھت کا اقرار کرلینے پر بھي دل لگي دل لگي مین اوسکي درگت بنادی اور خفا کردیا - اسکے سوا اوس دل کي بے چیني کو بھي جو جي مین چھید کئے دیتي تھي پراے گھر کا کام کاج کرکے بس مین لاچکي تھي مگر جونہین معلوم ھوا کہ دیبندر کو بھي چاہ کا چسکا ھے جي کو مارنے کا دھیان ھي چھوڑ دیا - اور ادھر دھیان ندینے ھي سے زھریلا درخت اوسکے کھانے کے لایق پھل لایا

لوگ کھتے ھین کہ ھم تو پاپ کي سزا اس دنیا مین کسیکو بھي بھگتے نہین دیکھتے - یہہ سچ ھو یا نھو مگر یہہ تو ندیکھوگے کہ جو من کو مارنے کیطرف دھیان ندیتا ھو اوسے زھریلے درخت کا پھل نہ کھانا پڑے *

## سینتیسوین فصل

### سورج مکھي کي خبر

برسات گئي - گلابي جاڑے بھي جانے ھي والے ھین کھیتون کا پاني سوکھنے پر آگیا - دھان پھول چکے - تالابون کے کنول نبڑچکے - تڑکے تڑکے درختون کے پتون سے اوس کي بوندین ٹپکنے لگي ھین شام کے وقت کھیت کھیت مین دھوان سا دکھائی دیتا ھے - ایسی رت اور کاتک کے مہینہ مین ایکدن سویرے سویرے مدھوپور کی سڑک پر ایک پالکی دکھائی دی - پالکی گاؤن مین نظر آتا تھا کہ بچے کچے کھیل کود سب چھوڑ چھاڑ اوسکے چارون طرف ٹھٹ لگا کے آن کھڑے ھوے - گاؤن کی بہو بیٹیان اور امک ڈھمک پانی کی گگریان کولہے پر رکھے ذرا دور کھڑی ھوگئین - گگریان کولہے کی کولہے ھی پر رھین آپ ھکا بکا کھڑی پالکی کو دیکھنے لگیـن - بہوئین تو گھونگٹ مین سے آنکھین نکال نکا لکے دیکھتی تھین مگراور سب بیل کے سے دیدے پھاڑ پھاڑ کے گھورتی تھین کسان جوکھیت کاٹ رھے تھے دھان وان پھینک پھانک درانتیان ھاتھون مین لئے اور منڈیس سرسے لپیٹے مونھہ پھیلاے پالکی کو تکنے لگے - پٹیل پدھان اور مکھیا لوگون کی جھٹ پنچایت جمگئی - پالکی کے اندر سے ایک بوٹ والا پاون باھر نکلا ھوا تھا اسلئے سب نے ٹھیرالیا کہ کوئی صاحب لوگ آیا ھے - مگر بچون کو پورا یقین تھا کہ کوئی دولہن ھے *

پالکی کے اندر سے نکلا کون ؟ نگندر - نکلتے کے ساتھہ هی پانچ چار گنواروں نے جھک جھککے سلام کئے - نہ کیسے کرتے کہ وہ کوٹ پتلون پہنے اور انگریزی ٹوپی لگاے تھا - کوئی سمجھا پولیس کے داروغہ هین کوئی سمجھا کانسٹیبل هے *

تماشا دیکھنے والون مین سے نگندر نے ایک بوڑھے سے شیو پرشاد سادھو کا حال پوچھا - اوس کے جی مین بیٹھہ گئی تھی کہ اب کوئی خون کا مقدمہ چلا چاهتا هے سچ بولنا ٹھیک نہو گا - کہنے لگا " هجور مین بچہ نا سمجھہ یہ باتین کیا جانون ؟" نگندر نے دیکھا کہ جبتک کسی بھلے آدمی سے نہ ملا جاے کام نہ چلیگا - گاون مین بہت سے بھلے مانس بھی رها کرتے تھے انہین مین سے ایک چمکتے هوے آدمی کے یہان گیا - گھر والے کا نام رام کرشن راے بید تھا - اوس نے ایک بابو صاحب کو آتے دیکھا تو بڑی آو بھگت سے کرسی پر بٹھایا - نگندر نے سادھو جی کا حال پوچھا تو کہنے لگا " سادھو جی مہاراج تو آجکل یہان نہین " - نگندر سنکے سن پڑ گیا - پوچھا " کدھر سدھارے ؟" *

رام کرشن — یہہ تو کہکے نہین گئے - نہ معلوم کہان گئے هین وہ کہین ایک جگہ جمکر تو رهتے نہین هین آج یہان کل وهان - یونہین چکر لگاتے رهتے هین *

نگندر — کوئی اتنا بھی جانتا هے کہ کب آئینگے ؟

رام کرشن — مجھے آپ اون سے ایک ضروری کام هے - اسلئے مینے

آپ اس بات کی پوچھہ گچھہ کی تھی مگر کوئی
نہین کہہ سکتا کہ کب آئینگے *
نگندر کا جی اندر سے بیٹھہ گیا - پھر پوچھا "اونہین
یہان سے گئے ھوے کتنے دن ھوے"؟
رام کرشن — ساون کے مہینہ مین یہان پدھارے تھے اور بھادون
مین سدھار گئے *
نگندر — ھرمنی بیشنوی کا گھر اس گاون مین کہان ھے؟
آپ کوئی آدمی ساتھہ کرسکتے ھین کہ جاکر
مجھے بتادے؟
رام کرشن — ھرمنی کی جھونپڑی سڑک کے کنارے ھی تھی
مگر اب تو اوسکا نام نشان بھی نہین - آگ سے
جلکر راکھہ ھوگئی *
نگندر سٹ پٹا کے رہگیا - مری ھوئی آواز سے پوچھا "اچھا
تو ھرمنی اب کہان ھے"؟
رام کرشن — یہہ بھی کوئی نہین کہہ سکتا - جس رات کو
جھونپڑی کو آگ لگی اوسی رات کو کہین
بھاگ گئی - کوئی کوئی یہہ بھی کہتا ھے کہ
آپ ھی گھر پھونککے کہین چلدی *
نگندر نے گلے مین پھندے لگتے لگتے بھرائی ھوئی آواز
مین پوچھا "اوسکی جھونپڑی مین کوئی اور عورت بھی
رھا کرتی تھی؟

رام کرشن نے کہا "نہین - ہان ساون کے مہینہ مین ایک پردیسن بیمار ہوکے اوسکی جھونپڑی مین آرہی تھی - سادھوجی نے نجانے کہان سے لاکر اوسے وہان رکھا تھا - سننے مین آیا تھا کہ عورت کا نام سورج مکھی ہے - بیچاری کو کھانسی نے ستا رکھا تھا - مین ہی دوا دارو کیا کرتا تھا - اچھی ہوچکی تھی کہ اچانک........"

نگندر نے گھبرا کر پوچھا "ہان اچانک کیا ہوا ؟

رام کرشن — اچانک بیشنوی کے گھرکو آگ لگی اور بچاری جلکر مرگئی *

نگندر کرسی سے اوندھے موُنھ دھم سے زمین پر آرہا ماتھا سب گھایل لہولہان ہوگیا - چوٹ کھاتے ہی بیہوش ہوگیا - بید علاج مین لگ گیا - کون ہے جو جان کا بچنا چاہتا ہے ؟ جان لینا چاہئے کہ یہہ دنیا سب زہر سے بھری پڑی ہے زہریلا درخت ہریک کے آنگن مین اوگا ہوا ہے - کون دل لگانا چاہتا ہے ؟

## اڑتیسوین فصل

### اتنے ہی دن مین سب نبٹ گیا

اتنے ہی دن مین سب کچھہ نبٹ گیا - جب شام کو نگندر پالکی مین بیٹھکر مدھوپور سے چلا تو جی مین یہی سوچتا جاتا تھا کہ اتنے ہی دن مین سب کچھہ ہوچکا کچھہ بھی نرہا *

اب بھی ھے - مگر یہ سچ کھتے ھو کہ وہ آنکھون کی چاھت تھی
سورج مکھی کي چاھت گھری اور دل کي چاھت ھے
دودن کے لئے کند کي پرچھائین نے اوسے ڈھانک لیا تھا - اب
سورج مکھي کو ھاتھہ سے کھو بیٹھے تو سمجھہ آئي - سورج
جبتک چمکتا رھتا ھے اوسکي کرنین جلتي ھوئي معلوم ھوتي
ھین اور بادل بھلا لگتا ھے مگر وہ ڈوب جاتا ھے تو سمجھہ مین
آتا ھے کہ سورج ھي توسنسار کی آنکھہ کا تارا ھے - اوس بن
دنیا اندھیر ھو جاتي ھے *

مین تمھین اسپر برا بھلا کھنا نھین چاھتا کہ اپنے جي کي
حالت کو نہ سمجھہ سکے اور اتنا بڑا دھوکہ کھا یا - کیونکہ تم جس
دھوکے مین پڑے اوس سے آپ سے بچنا بھت کٹھن ھے - دل
کي بھت سي ایسي حالتین ھین کہ لوگ سب ھي کو چاھت
کھتے ھین - مگر سچي چاھت تو صرف اسي کا نام ھے کہ ھم
جان بوجھہ کے دوسرے کے سکھہ کے لئے
اپنے سکھہ پر خاک ڈالنے کو تیار ھوجائین
جان بوجھکر کا مطلب یہ نھین کہ دھرم کے ڈر سے یا اوس جھان کے
لئے ایسا کیا جاے - اسیلئے کسي جوبن والي کا جوبن لوٹنے کي
ھوس چاھت نھین - جسطرح بھوک کو کھانے کي محبت نھین
کھا جا سکتا اسیطرح برے کام کے پیچھے پڑے رھنے والے کي
بے چیني کو جوبن والي کي محبت نھین کھا جا سکتا - اسي
جي کي بیچیني کا نام آریہ ورت (ھندوستان) کے کبیشرون

(شاعرون) نے کام دیو (محبت کا دیوتا) کے تیر کی کھٹک بتایا ھے - اسي رنگ روپ کي چاھت کا اوتار بسنت سہا ے (کام دیو کا ساتھي) بنکر مہا دیو کے دھیان مین کھنڈت ڈالنے گیا تھا - اسي کي عنایت سے ھرن ھرنیون کے بدنون مین چل ڈالدیتے ھین اور ھاتھی ھتھنیو کے شاخ نیلوفر توڑ دیتے ھین یہ خواھش بھي ایشور (خدا) ھي کي بنائي ھوئي ھے اور اس سے بھي دنیا کا بھلا ھوتا ھے - سب جاندرون کو یھي بےچین اور آپے سے باھر کردیتي ھے - کالیداس بائرن اور جي دیو اسکے شاعر اور ودیا سندر اسکا موزہ چڑانے والا ھے - مگر یہ محبت نھین - محبت کي جڑ سمجھہ بوجھہ ھے - جس سے محبت ھونیوالي ھو اوسکي بھلائیان جب سمجھہ مین آجاتي ھین اور دل اونپر لوٹ ھوکر اونکي طرف کھنچتا اور اون کے ساتھہ ساتھہ جانے لگتا ھي تو جس مین یہ بھلائیان ھوتي ھین اوسکے پاس رھنے کے لئے دل بے چین ھوتا ھے - اس کا پھل ھوتا ھے دلون کا ایک ھوجانا آپ کو بھول جانا بلکہ آپے کو چھوڑ دینا - یھي ھے سچي محبت - یہ رنگ روپ سے نھین پیدا ھوتي - شکسپیر والمیکي اور شری مدبھاگوت کا لکھنے والا اسکے شاعر ھین - مین تو محبت اسي کو کھتا ھون کہ پھلے بھلائیان سمجھہ مین آئیں پھر ساتھہ رھنے کا شوق پیدا ھو اسکے پورا ھونے پر دلون مین لگاؤ پیدا ھو - دلون کے لگاؤ سے پیار اور پیار مین آپے کو بھولجا ے - کم سے کم میان بیوی مین جو پیار ھوتاھے وہ

تو میں سمجھتا ہوں اسیطرح کا ہوتاہے - اور لوگوں میں جو محبت ہوتی ہے اسکی نیو بھی میں تو سمجھتا ہوں اسیطرح پڑتی ہے - ہاں اتنی بات ہی کہ چاہت کی وجہہ ایک ہی نہیں ہوتی - مگر وجہہ جو بھی ہو جڑ اوسکی سمجھہ بوجہہ ہی ہوتی ہے - کم سے کم یہ کہ ایسی وجہہ سے پیدا ہونیوالی چاہت جسکی جڑ سمجھہ بوجہہ نہو ٹکنے والی نہیں ہوتی - رنگ روپ پہ لوٹ ہو جانا اور چیز ہے - رنگ روپ کو دیکھکر جو دل میں ہلچل مچتی ہے اوسکا زور رنگ روپ کو بار بار دیکھتے دیکھتے گھٹتا جاتاہے کیونکہ بار بار دیکھنے سے جی بھر جاتاہے - بھلائیون سے جو چاہت پیدا ہوتی ہے اوس سے کبھی جی نہیں بھرتا - کیونکہ رنگ روپ ایک ہی چیز ہے اسلئے اوسکی سوبھا بھی سدا ایکسی ہی ہوتی ہے - مگر بھلائیاں نئے نئے کامون میں نت نئی سوبھا دکھاتی ہیں - ہاں دونون اکٹھے ہو جائیں تو محبت بہت جلد پیدا ہوتی ہے - مگر جب پیار سے ساتھہ رہتے رہتے محبت ایک بار جڑ پکڑ جاے تو رنگ روپ کا ہونا نہونا دونون برابر ہوجاتے ہیں - ہم برابر دیکھتے ہیں کہ محبت رنگ روپ والون سے بھی ہوتی ہے اور کالے کلوٹون بھدے بھونڈون سے بھی *

بھلائیون سے پیدا ہونیوالی چاہت ٹھیرنے والی تو ہوتی ہے مگر بھلائیون کے پہچاننے میں دیر لگتی ہے اسلئے جھٹ سے ایکا ایکی سر نہیں اٹھاتی اوٹھتے ہی اوٹھتے اوٹھتی ہے ہاں رنگ روپ کا جادو دم کے دم میں چل جاتا ہے - اوسکا

پہلا زور ایسا روگ تہام سے باہر ہوتا ھے کہ اور سب خواهشون
کو اوکہاڑ کے پہینکدیتا ھے - اتنا بہي نہین سمجھہ مین آتا کہ یہ
جادو کیا ھے تکنے والي چاهت ھے یا کچھہ اور؟ یہي معلوم
ہوتا ھے کہ همیشہ رهنے والي محبت ھے - تمہین بهي ایسا هی
دهوکہ هوا - اسکے پہلے ریلے مین سورج مکھي کي جمي هوئي
چاهت تمہاری آنکھون سے اوجھل هوگئي - یهي تم سے بهول
هوئي - مگر یہ بهول چوک سب هي آدمیون کي گھتي مین
پڑی ھے اسیلئے تمهین برا بهلا نهین کہ سکتا بلکہ سمجھاتا هون کہ
اسي مین خوش رهنے کي کوشش کرو *

بے آس نہونا - سورج مکھی یقیني لوٹ کے آئیگی - تمهین
دیکھے بن کب تک رہ سکیگی - جبتک نہ آئین کنول نندنی کو
پیار کرو - تمهارے خطون سے جہانتک مین سمجھا هون معلوم
هوتا ھے کہ وہ بهی اچھائیون سے خالی نهین هین - رنگ روپ
کی چاهت جاتی رهیگی تو تہیر نے والی محبت پیدا
هو جائیگی - اور ایسا هوگیا تو اون کے ساتھہ بهی هنسی
خوشی رہ سکوگے - اور اگر بڑی بیوی سے پهر ملنا نهوا تو
اونهین بهلا بهی سکوگے - سب سے بڑی بات یہہ ھے کہ چھوٹی
بیوی بهی تمهین چاهتی هین اور چاهت کی کبهی حقارت
نہ کرنی چاهئے - چاهت هی تو انسانون کے آگے بڑھنے اور
سدهرنے کا آخری گر ھے - آدمیون کو آپس مین ایک دوسرے

دیکھائی دیتے ھیں - ھو سکتا ھے اپنے زمانہ میں وہ بھی جوبن والی ھو مگر اسوقت تو اوسکا کھیں نام نشان بھی نہیں - گیلے کپڑے بہت میلے اور سو جگہہ سے لیرلیر ھو رھے ھیں - بکھرے ھوے گیلے بال برسوں کے روکھے دکھائی دیتے ھیں - آنکھوں میں گڑھے پڑے ھوے ھیں مگر اسوقت وہ مندی ھوئی ھیں - سانس چل رھی ھے پراوسان نہیں ھیں - معلوم ھوتا ھے کہ موت پاس آن لگی ھے *

ھرمنی نے پوچھا "باواجی اسے کہاں پایا ؟" سادھو نے ساری کہانی دوھرا کے کہا "میں دیکھتا ھوں اسکی موت آ پہنچی ھے - مگر سینک سانک کرنے سے بچ جاے تو بچ بھی سکتی ھے - جیسا میں کہوں ویسا ھی کرکے دیکھو" *

سادھو نے جیسا کہا ھرمنی نے ویسا ھی کیا - گیلے کپڑوں کی جگہہ ایک سوکھا کپڑا ڈھونڈ ڈھانڈ کے لا کے اوڑھا دیا - بدن اور بالوں کا پانی سوکھے کپڑے سے پوچھدیا پھر آگ جلا کے تاپنے لگی - سادھوجی بولے "ایسا معلوم ھوتا ھے کہ دیر سے کچھہ کھایا پیا نہیں ھے - گھر میں دودہ ھوتو گھونٹ گھونٹ کرکے پلانے کی کوشش کرو *

ھرمنی کے یہاں گاے پلی تھی دودہ گھر میں موجود تھا - گرم کرکے تھوڑا تھوڑا پلانے لگی - دودہ پیٹ میں پہنچا تو عورت نے آنکھیں کھولدیں - یہہ دیکھتے ھی ھرمنی نے پوچھا "مائی تم کہاں سے آرھی اور کہاں جارھی تھیں ؟"

ہوش مین آنیوالی بولی "پہلے یہ تو بتاؤ کہ مین ہون کہان ؟"

سادھوجی بولے "تمہین سڑک پہ بے ہوش پڑا پا کر یہان اوٹھا لایا ہون - کہان جانا چاہتی ہو؟"

عورت بولی "بہت دور"

ہرمنی — تمہارے ہاتھون کو تو مہدی لگی ہے - کیا سہاگن ہو؟ - بیمارکی بہوون مین یہہ سنکے بل پڑگئے - ہرمنی کا دل ہلگیا - سادھوجی نے پوچھا "مائی تمہین کیا کہکے پکارین ؟ - دکھیاری تھوڑی سی ہچر مچر کرکے بولی "میرا نام سورج مکھی ہے" *

## پینتیسوین فصل

### آس کی پگتی ندی پر

سورج مکھی کے بچنے کی آس نتھی - بیماری کے علامے سادھوجی کی اپنی سمجھہ مین نہ آے تو دوسرے دن سویرے سویرے گاون کے بید کو بلا بھیجا *

رام کرشن بڑا سمجھدار آدمی تھا - اور بیدک کا بہت ہی اچھا جاننے والا - دوا دارو کے کام مین سارے گاون مین اوسکا ڈنکا بجتا تھا - بیماری کے علامون کو دیکھہ بھالکے بولا "انہین کہانسی ہے اوراوپرسے بخار - جان جوکھونکا روگ ہے مگر ایشور بچائین تو بچ بھی سکتی ہین *

یہ سب باتین سورج مکھی کے پیٹھ پیچھے ھوئین - بیدنے
دوا کا سب بندوبست کردیا مگر یہ دیکھکر کہ دکھیا کا اپنا پرایا کوئی نھین
فیس کا نام نہ لیا - رام کرشن ایھلیت کھال ٗوپاژ نہ تھا - بید
اوٹھکے چلا گیا تو سادھو جی نے ھرمنی کوبھی کسی کام کے بہانہ سے
کھسکا دیا اور کام کی باتین کر نیکو سورج مکھی کے پاس آبیٹھے
وہ بولی " باواجی آپ میرے لئے اتنی دوڑ دھرپ کیون کرتے ھین
میرے لئے اتنے بکھیڑے مین پڑنے کی ضرورت نھین " *
سادھو جی — بکھیڑا کیسا میرا تو کام یھي ھے - اپنا پرایا تو کوئي
رکھتا نھین سادھو ھون - دوسرون کا بھلا کرنا ھي
میرا دھرم ھے تمھارے کام نہ آتا تو تم جیسے کسي
اور کے کام مین لگا ھوتا *
سورج مکھي— تو مجھے چھوڑئے آپ کسي اورھي کے کام آئے
اورکسي کا بھلا کر تو سکئے گا میرا بھلا توکر ھي
نھین سکتے *
سادھو جي— یہ کیون ؟
سورج مکھي—بچنے مین میرے لئے بھلائي نھین - مرناھي اچھا ھے
کل رات سڑک پر گرپڑی تھي تو بھت آس بندھي
تھي کہ اب مرجاؤنگي - آپ نے مجھے
بچا یا ھی کیون ؟
سادھوجي—مائي مین کیا جانتا تھا کہ تم ایسي دکھہ مین ھو
مگر کیسا ھي دکھہ کیون نھو آپ کو مارنا بڑا پاپ ھے

کبھي اپنے ھاتھوں جان نکھونا - آپ کو مارنا
دوسرے کو مارنے کی برابر ھي ھے *

سورج مکھي — مینے کب آپ کو مارنا چاھا؟ میری موت
تو آپ سے آپ ھي سرپر آکھڑی ھوئي تھي
اسی لئے آس بندھي تھی - مگر ھاے میرے لئے
مرکے بھی چین نہین *

" مرکے بھی چین نہین " کھتے ھی کھتے اوسکے گلے مین
پھندے لگنے لگے - آنکھون سے آنسون ٹپک پڑے - سادھوجی
بولے " مین دیکھتا ھون جتنی بار مرنے کا نام آیا اوتنی ھي
بار تمھاری آنکھون سے آنسو گرے پھر بھی کھتي ھو کہ مرنا
چاھتی ھون - مائی مین تمھارے بیٹے کی جگھہ ھون - اپنا بچہ
سمجھکر جو کچھہ تمھارے جی مین ھو کھولکے کھو - تمھارا دکھہ
مٹانے کو جیسا کھو ویسا ھی کیا جاے - یھی بات کھنے کے
لئے مین ھرمنی کو بھانہ سے چلتا کرکے تمھارے پاس آیا ھون
بات چیت سے پایا جاتا ھے کہ تم کسی بڑے گھرانے کی
بھوبیٹی ھو - یہہ بھی مین سمجھہ گیا ھون کہ تمھارے
جی کو کوئی بھاری دکھہ پھنچا ھے پھر مجھسے کھہ کیون نہین
دیتین - اپنا بچہ سمجھکے کھدالو *

سورج مکھی نے آنکھون مین آنسو ڈبڈبا کے کھا " اب
مرنے کو تو بیٹھی ھی ھون شرم کئے سے کیا ھوگا؟ میرے
جی مین اور کوئی بھی دکھہ نہین - دکھہ ھے تو یھی کہ

کیا ہو چکا ؟ سکھ چین ؟ وہ تو اوسیدن جا چکا تھا کہ سورج مکھی گھر سے نکل کھڑی ہوئی ۔ تو پھر اب کیا جاتا رہا ؟ آس ۔ جب تک آس لگی رہتی ہے کچھ نہین جاتا ۔ آس گئی کہ سب گیا *

نگندر آج سب سے ہاتھ دھو بیٹھا ۔ پلنگر گوبندپور کو جا رہا ہے گھر مین رہنے بسنے کے لئے نہین بلکہ گھر کے سب دھندون کو نبٹا کر سارے کھڑاگ کو ٹھکانے لگا کر جنم جنم کو اون سے پنڈ چھوڑانے کے لئے ۔ بہت سے بکھیڑے ہین ۔ چیز بس کو ٹھکانے لگانا ہے ۔ گھر بار ملک میراث کا کاغذ بہن کے بیٹے ستیش چندر کے نام کرنا ہے ۔ وکیل کے یہان جاے بن اوسکی لکھا پڑی نہوسکیگی ۔ گھر کا سب سامان کمل منی کو دینا اور سمیت سماتکے اوسکے یہان کلکتہ بھیجنا ہے ۔ صرف تھوڑے سے نوٹ پاس رکھنے ہین کہ جو دو چار برس کی زندگی ہو اونہین سے نبھ کا خرچ چل جاے ۔ کند نندنی کو کمل منی کے پاس بھیجنا ہے ۔ جائداد کی آمدنی اور خرچ کے کاغذ سریش چندر کو سمجھانا پڑھانا ہے ۔ سورج مکھی جس پلنگ پر سویا کرتی تھی اوسپر لیٹ کر تھوڑی دیر آنسو بہا کے جی کی بھڑاس نکالنی ہے ۔ اوسکا گہنا پاتا سب ساتھ لانا ہے وہ کمل کو دینے کو جی نہین چاہتا ۔ اپنے ساتھ رکھنا ہے کہ جہان کہین جانا ہو ساتھ ساتھ لئے پھرے اور جب وقت برابر ہو جاے تو اونہین دیکھتے دیکھتے دم دیدے ۔ یہہ سب

کام نبٹا کے جی مین ھے کہ جنم بھر کو گھر سے مونھہ موڑ کے پھر دیس دیس گھومتا پھرے اور جتنے دن جئے دنیا کے کسی نہ کسی کونے بچالے مین چھپے چھپے کاٹدے

یون جی مین ادھیڑ بن کرتا کھچڑی پکاتا پالکی مین بیٹھا چلا جا رھا ھے - پالکی کا دروازہ کھلا ھوا ھے - کاتک کی چاندنی رات ھے آسمان تارون سے پٹا پڑا ھے - سڑک کے کنارے بجلی کا تار ھوا کے سپاٹے سے جھنجھنا رھا ھے - آج کی رات اوسے کوئی تارا ایک آنکھہ نہین بھاتا - چاندنی کھر کھری لگتی ھے جس چیز پر آنکھہ پڑتی ھے آنکھون مین کانٹا سی کھٹکتی ھے - دنیا بھی کیا پتھر کا کلیجہ رکھتی ھے - سکھہ چین کے دنون مین جو رنگ روپ دکھایا اور دل لبھایا کرتی تھی آج وھی سوبھا کیون دکھا رھی ھے ؟ جس دوب پر چاند کی کرنون کا اوجالا دیکھکر جی ٹھنڈا ھوا کرتا تھا وہ آج بھی اوسی طرح کیون جھلک رھی ھے ؟ آج بھی آسمان ویسا ھی نیلا بادل ویسے ھی سفید تارے ویسے ھی جگمگا تے اور ھوا ویسی ھی اٹکھیلیان کرتی ھے - ڈھور ویسے ھی چر رھے ھین - آدمی ویسے ھي ھنسي دل لگي مین لگے ھوئے ھین زمین ویسي ھي گھوم رھي ھے - زندگي کے سوت ویسے ھي بے روک پڑے بہہ رھے ھین - دنیا کي یہ بے دردی اب تو سہي نہین جاتي زمین پھٹ کیون نہین جاتي اور اوسے نگل کیون نہین لیتي ؟

سوچ کے دیکھتا ھے تو سب اپني ھی کھوٹ نظر آتی ھے

ابھی تین تیس ھی برس کی تو عمر ھوئی ھے اور اسی مین
کچھہ بھی نرھا ھا تھہ جھاڑ کے بیٹھہ گیا - ایشور نے اوسے
جو کچھہ دیا تھا اوس مین سے تو کچھہ بھی متنے والا نہ تھا
جن جن چیزون سے آدمی کو سکھہ ھوتا ھے اوسے جتنی دی تھین
شاید ھی اور کسی کو دی ھون - روپیہ پیسہ حکومت اور
عزت دنیا مین پاون رکھتے ھی معمول سے بڑھکے پائی تھین
سمجھہ جسکے بغیر ان سب چیزون سے بھی آدمی کو سکھہ نہین
ھوتا اوسکے دینے مین بھی داتا نے کنجوسی نہ برتی تھی
لکھانے پڑھانے مین ماں باپ نے کوئی کسر اوٹھا نرکھی تھی
اوس سے بڑھکے پڑھا لکھا کون تھا ؟ رنگ روپ کس بل تندرستی
ملنساری لوگون کے ساتھہ پیار محبت یہہ سب بھی پرمیشر نے
اوسے بے ناپ تول دئے تھے - ان سب سے بڑھکے مشکل سے ھاتھہ
لگنے والا دھن اور اس دنیا کی ایک ھی انمول چیز پیاری
چاھنے والی بیوی ھے - قسمت سے وہ بھی اوسکے ھاتھہ آگئی تھی
دنیا مین دوسرا کون تھا جسے سکھہ چین کی اتنی چیزین
ملی ھون ؟ پھر بھی آج اوس جیسا بپتا مین پھسنا ھوا اور
کون تھا ؟ آج دھن دولت عزت آبرو رنگ روپ جوانی لکھا پڑھا
سمجھہ بوجھہ سب دیکر اپنی پالکی کے کسی کہار سے بھی حالت
بدل سکتا تو سمجھتا کہ سورگ (جنت) مین پھنچ گیا - کہار کیا اوسکے
تو جی مین آرھا تھا کہ جیل مین کوئی خونی بھی ایسا نہوگا کہ
مجھسے بڑھکے سکھی اور اچھا نہو - اوس نے تو کسی غیر کو

مارا ہوگا مگر میں نے تو سورج مکھی کو مار ڈالا - میں نے من کو مار کے رکھا ہوتا تو وہ پردیس میں جاکے کیوں مرتی ؟ کون ماں باپ بھائی کا مار ڈالنے والا ہے جو مجھ سے بڑھکے پاپی ہو میں سورج مکھی کا مارنے والا ہوں اور سورج مکھی کیا میری نری بیوی ہی تھی ؟ نہیں وہ تو میرے لئے سب ہی کچھ تھی - رشتہ میں بیوی' یارانہ کو بھائی' دل رکھنے کو بہن' جی بہلانے کو گھر والی' مامتا میں ماں' ادب کرنے میں بیٹی' ہنسی دل لگی کو ہمجولی' صلاح دینے کو گرو' اور سیوا کرنے کو لونڈی تھی - ہائے سورج مکھی! ایسی بیوی کسے ملی جینے کا سہارا' گھر کی لچھمی' جی کا دھرم' گلے کا چندن ہار' میری آنکھوں کا تارا' کلیجہ کا ٹکڑا' جسم کے لئے جان' اور جان کے لئے سب کچھ - خوشی کی اوبھارنے والی' دکھ درد میں ڈھارس دینے والی' کام کے وقت جی بڑھانے والی اور پریشانی میں سمجھا نے بجھانے والی - اور دنیا میں ایسا کون ہے؟ دیکھنے میں اوجالا' سنے میں راگ' سونگھنے میں ہوا' اور چھونے میں ایک دنیا - میرے اس زمانہ کا سکھ' گذرے ہوے کی یاد' اور آنیوالے کی آس اور اوس جہان کی بھلائی تھی - میں تھیرا بندر موتیوں کی قدر کیا جانتا ؟

ایکا ایکی دھیان میں آیا کہ میں تو چین سے پالکی میں چڑھا جا رہا ہوں مگر سورج مکھی تو پیدل چلتے چلتے بیمار پڑگئی تھی - جھٹ پالکی سے اوتر پیدل چلنے لگا - کہار خالی پالکی

پیچھے پیچھے لے چلے - تڑ کے تڑ کے جس بازار میں پہنچا وھین سے پالکی کو چھوڑ کہارون کو چلتا کر دیا - جتنا راستہ رھگیا تھا پیدل کاٹا *

پھر جی مین آیا جتنی زندگی رھنی ھے سورج مکھی کے خون کا اوتارا دینے مین کاٹونگا - کیا اوتارا ؟ گھر چھوڑ نے کے بعد سے جو جوسکھ چین سورج مکھی سے چھوٹ گئے سب سے ھاتھ اوٹھاونگا - لاؤ لشکر دھن دولت بھائی بند کسی کا ساتھ ندونگا گھر سے نکلکے جو جو تکلیفین سورج مکھی نے اوٹھائین سب ایک ایک کرکے جھیلونگا - گوبندپور سے دیس دیس مارا پھر نے کو نکلا تو پیدل ھی چلا کرونگا - چنی بہوسی کہایا کرونگا اور کسی پیڑ کے تلے یا ٹوٹے پھوٹے اوجاڑ کھنڈر مین پڑ رھاکرونگا - اور کیا اوتارا ؟ جہان کہین کوئی بے اسرا بے سہارا عورت نظر پڑیگی تو اوسکی مدد کرنے مین جان کھپاد یا کرونگا خون پانی ایک کردیا کرونگا - اپنے خرچ کے لئے جو روپیہ ساتھ لونگا اوس مین سے اتنا اوٹھا کے کہ جیتا رھون جو کچھہ بچیگا سب دکھیاریون کی سیوا مین اوٹھا یا کرونگا - ستیش کے نام جو جائداد کا کاغذ کرونگا اوس مین بھی لکھدونگا کہ میرے جیتے جی اوسکی آدھی آمدنی بے سہارا عورتون کی مدد کرنے مین اوٹھایا کرے - اچھا پاپ کا اوتارا تو مان لیا کہ ھوگیا دکھہ کا اوتارا کیا ھوگا ؟ دکھہ کا اوتارا تو مرنا ھی ھے - دکھہ تو مر کے ھی مٹ سکتا ھے - آونا یہی اوتارا کیون ندون ؟ ھاتھہ آنکھون پر رکھکے اور پرمیشر کو پکار کے مرنے کی دعا مانگنے لگا *

## اونتالیسوین فصل

سب مٹ گیا نہ مٹی تو بے کلی

پھر رات جا چکی تھی - سریش چندر بھٹیک مین اکیلا بیٹھا تھا کہ اتنے مین نگندر پیدل سامنے آکھڑا ہوا - ھاتھہ مین جو کرمچ کا بیگ تھا اوسے دور پھینکدیا اور چپکے سے ایک کرسی گھسیٹکر بیٹھہ گیا - سریش چندر اسکا اوداس کمھلایا ہوا مونھہ دیکھکے ڈر گیا - کچھہ سمجھہ مین نہ آتا تھا کہ کیا پوچھے - جانتا تھا کہ سادھو جی کا خط اوسے کاشی مین ملگیا تھا اور خط پاکر مدھو پور گیا تھا کیونکہ یہ سب باتین وہ آپ اوسے لکھکر کاشی سے چلا تھا - جب دیکھا کہ نگندر نہ مونھہ سے بولے نہ سر سے کھیلے تو اوٹھکر اوس کے پاس جا بیٹھا اور ھاتھہ پکڑ کے کہا " نگندر بھیا تمھین یون چپ چاپ دیکھکر تو کلیجہ مونھہ کو آتا ھے - کہو مدھو پور گئے تھے ؟

نگندر " گیا تھا " کہکے پھر چپ ھوگیا اور کچھہ نہ کہا *

سریش بھچک گیا اور پوچھا " سادھو جی ملے کہ نہین ؟ "

نگندر — نہین

سریش — سورج مکھی کی کچھہ خبر ملی کہ کہان ھین ؟

نگندر نے آسمان کیطرف اونگلی اوٹھا کے کہا " سرگ (جنت) مین " *

سریش چپ ھو رھا - نگندر بھی مونھہ نیچا کئے چپ بیٹھا رھا تھوڑی دیر مین سر اوٹھا کے بولا " شاید تم سرگ کو نہین مانتے - نہ مانو مین تو مانتا ھون "

سریش جانتا تھا کہ نگندر آگے سرگ ورگ کو نہ مانتا تہا - سمجھہ گیا کہ اب ماننے لگا ھے اور یہ سرگ چاھت اور درشن کی پیاس کی گڑھی ھوئی ھے - جی کسیطرح نہین مانتا کہ سورج مکھی کہین بھی نہین - ھان یہ مانکر کہ سورج مکھی سرگ مین ھین جی کو بڑی ٹیک سے لگتی ھے *

دونون چپ سادھے بیٹھے رھے - سریش جانتا تھا کہ یہ دلاسا دینے کا وقت نہین - دوسرے کی بات ھی زھر لگیگی بلکہ یہی سوچکے کہ دوسرے کا پاس بیٹھنا بھی برا لگتا ھوگا سریش اوسکے لئے سونے بچھونے کا بندو بست کرانے کو اوٹھا - کھانے کو کہنے کی ھمت نہ پڑی جی مین کہا اسکا بوجھہ کمل کے سر ڈالونگا *

کمل نے جو سنا کہ سورج مکھی دنیا مین نہین تو کوئی بوجھہ ھي اپنے سر نہ لیا - ستیش کو اکیلا چھوڑ رات بھر کے لئے آنکھون سے اوجھل ھوگئي - اوسے بال بکھیرے خاک پر لوٹتے اور روتے پیٹتے دیکھکر کھلائي چپکے سے ستیش کو اوسکے پاس چھوڑ کے کھسک آئي - ستیش مان کو خاک پر لوٹتے اور آنسو بہاتے دیکھکر پہلے تو چپ چاپ پاس بیٹھا رھا - پھر اپني ننھی سی پھول کو شرما نیوالي اونگلي مان کي ٹھوڑی کو لگا کے مونھہ اوٹھانے کي کوشش کرنے لگا - مان نے سر تو اوٹھا لیا مگر مونھہ سے کچھہ نہ کہا - اوسکا جي خوش کرنیکو بچہ نے اوسکا مونھہ چوم لیا مان نے اوسکے بدن پر ھاتھہ پھرا کے پیار کیا مگر نہ کوئي بات کھي

نہ موتہہ چوما - اسپر ستیش ماں کے گلے میں باھیں ڈالکے گودمیں لوٹ لگ گیا اور رونے لگا - ایشور کے سوا بچہ کے جي میں کون گھس سکتا اور جان سکتا ھے کہ وہ کیون رویا *

آخر اپني ھي سمجھہ پہ بھروسہ کر کے سریش نے تھوڑا سا کھانا ایجا کے سامنے رکھدیا - وہ بولا " اسکے تو ضرورت نہیں مگر تم ذرا یہاں بیٹھو بہت سي باتیں کہني ھیں - بلکہ اسي لئے آیا ھوں "

اسکے بعد جو کچھہ رام کرشن سے سنا تھا سب اوس کے آگے دوھرایا اور آگے کے لئے جو جو کچھہ سوچا تھا وہ بھی سب کہا *

سریش چندر بولا " تعجب ھے کہ راستہ میں سادھو جي سے تمھاری مٹھ بھیڑ نہوئي - کل ھي تو وہ تم کو ڈھونڈتے ھوے کلکتہ سے مدھو پور گئے ھیں "

نگندر—ایں ! سادھو جي کو تم کیا جانو ؟

سریش—وہ بڑے ھی اچھے آدمي ھیں - تمھیں جو خط لکھا تھا اوسکا جواب جب نہ پایا تو آپ تمھیں ڈھونڈتے گوبند پور پہنچے وھاں تم تو نہ ملے مگر سنا کہ اونکا خط تم کو کاشي بھیجدیا جائیگا اور وھیں تمھیں ملجائیگا - اسلئے آگے گھبرانا اور ڈاپٹتے پھرنا بیکار سمجھکے اونھوں نے اور نہ کسي سے کچھہ کہا نہ سنا پرشو تم کو چلے گئے - وھاں سے پلٹتے ھوے پھر گوبند پور آے کہ تمھارا حال معلوم کریں - وھاں تمھارا حال تو کچھہ بھي نہ معلوم ھوا اتنا سنا کہ مجھسے معلوم ھو سکتا ھے - اسلیے پرسوں میرے پاس آے

میننے تمھارا خط دکھا یا تو کل تم سے ملنے کے بھروسہ پر مدھوپور چلدئے - رات ھي تم سے ملنے کي بات تھي *

نگندر — مین رات رانی گنج مین نتھا - سورج مکھی کی
کوئی بات بھی انھون نے تم سے کہی ؟

سریش — کل سب کہونگا *

نگندر — تم سمجھتے ھو کہ سنکے میرا جی اور دکھیگا - کہو کہو
میرے دکھہ مین اور بڑھوتری ھو ھی نہین سکتی
سریش چندر نے سادھوجی سے سورج مکھی کے
سڑک پر پڑے ملنے' بیمار پڑنے' اور دوا دارو سے بھلی
چنگی ھونے پر آجانے کی بابت جو کچھہ سنا تھا
دوھرا دیا مگر بہت سی باتین اوڑا کے - اوس نے
جو جو دکھہ سھے تھے اونکا نام تک نہ لیا *

نگندر سنکر گھر سے نکل کھڑا ھوا - سریش پیچھے پیچھے ھو لیا مگر اوس نے کھسیانا ھو کے روکا اور لوٹا دیا - دو پھر رات گئے تک وہ پاگلون کیطرح سڑکون پر مارا مارا پھرتا رھا چاھتا تھا کہ لوگون کے ریلے مین پڑکر آپ کو بھول جاے مگر ریل پیل اوسوقت کم ھوگئی تھی اسلئے آپ کو بھلا نے نہ بنی - پھر سریش کے گھر لوٹ آنا پڑا اور وہ پھر پاس آ بیٹھا نگندر بولا "اور بھی بہت سی باتین ھین - سادھو جی نے اون سے یہہ بھی تو سنا ھوگا کہ کہان کہان گئین اور کیا کیا کیا کیا تم سے اونھون نے اور کچھہ نہ کہا ؟"

سریش — اب آج یہہ باتین جانے دو - ذرا جی تہرا ہوا ہے آرام کرلو *

نگندر نے تیوری مین بل ڈالکے ڈپٹکر کہا "کہتے ہو کہ نہین"؟ سریش نے اوسکے موںہہ کیطرف نظر کی تو دیکھا پاگل سا ہو رہا ہے - موںہہ بجلی کو پیٹ مین رکھنے والے بادل کیطرح کلجہوان پڑ گیا ہے - ڈر کے بولا "کہتا ہون" نگندر کی باچھین کہل گئین - سریش نے کہانی کو چہوٹا کر کے کہا پہلے تو وہ پیدل چہوٹے چہوٹے سفر کرتی ادہر ہی کو آرہی تہین"

نگندر — کتنا راستہ روز کاٹ لیتی تہین ؟

سریش — کوس ڈیرہ کوس *

نگندر — گہر سے تو وہ ایک پیسہ بہی لیکر نہ نکلی تہین گذارا کسطرح ہوتا تہا ؟

سریش — کسی دن بہوکون مرنا کسی دن بہیک........ ہائین ہائین . کیا پاگل ہو گئے ہو ؟

اوس نے یہہ ڈانٹ نگندر کو اسلئے دی کہ دیکہا وہ اپنے ہاتہون سے اپنا گلا گہونٹ رہا ہے - بولا "مرنے سے کیا ہوگا کیا سورج مکہی ملجائیگی ؟" یہہ کہکے نگندر کا ہاتہہ اپنے ہاتہہ مین لے لیا - وہ بولا "کہے جاو" *

سریش — جبتک تم ٹہرے ہوے جی سے نہ سنوگے مین کچہہ نہین کہنے کا *

مگر سریش کی بات نگندر کے کان مین پہنچی ہی نہین

اوسکے اوسان جا چکے تھے - آنکھین میچے سرگ مین پہنچی
ہوئی سورج مکھی کا دھیان کر رھا تھا - اور دیکھ رھا تھا کہ وہ
موتیون جڑے سنگھاسن مین رانی بنی بیٹھی ھے - چارون
طرف پھولون سے پیدا ہونیوالے پرند اوڑ رھے ھین اور بین
کے سے سرون مین گا رھے ھین - اوسکے پاون کے تلے سیکڑون
کنول کھلے ھوے ھین - سنگھاسن کے اوپر چھتری مین سیکڑون
چاند چمک رھے ھین - ارد گرد ہزارون تارے جگمگا رھے ھین
آپ کو دیکھا کہ ایک اندھیری کوٹھری مین پڑا ھوا ھون
جوڑ جوڑ دکھتا ھے - بھوت پریت بیتون سے مار رھے ھین -
سورج مکھی اونھین اونگلی کے اشارے سے روکتی ھے *

طرح طرح کے جتن کر کے سریش اوسے ھوش مین لایا
آپے مین آتے ھی وہ زور سے چیخا " سورج مکھی ! جی جان سے
پیاری تم کہان ھو؟ " اوسے یون چلاتے سنکر سریش سن
ھوگیا اور بھچککر چپ چاپ بیٹھا رھگیا - تھوڑی دیر مین وہ
ٹھیک اپنے پہلی حالت پہ آ کے بولا " کہے جاو " *

سریش نے ڈرتے ڈرتے پوچھا " اب اور کیا کہون ؟ "

نگندر — کہو کہو نہین تو ابھی جان دیدونگا *

سریش ڈر کے مارے پھر کہنے لگا " سورج مکھی کو بہت دن
یون تکلیف نہ اوٹھانی پڑی - ایک پیسہ والا برھمن بیوی سمیت
کاشی کو جاتا تھا - کلکتہ تک ناو مین جا رھا تھا - سورج مکھی
ایکدن ایک پیڑ کی جڑ مین لیٹی ھوئی تھین کہ برھمن اور برھمنی

بھی کھانا پکانے کے لئے وھین اترے - سورج مکھی اور برھمنی مین
بات چیت ھوئی - اونکی گت دیکھکر اور چال چلن پر لوٹ ھو کے
برھمنی نے اونھین ناو مین لے لیا کیونکہ باتون باتون مین اونکے
مونھہ سے نکل گیا تھا کہ مین بھی کاشی جانیوالی ھون *
نگندر — برھمن کا نام کیا اور گھر کہان ھے ؟
جی ھی جی مین اوس نے نہ جانے کیا بات ٹھہرائی - اسکے
بعد پوچھا " ھان پھر کیا ھوا ؟ "
سریش — اوس کے کنبے مین ملکر سورج مکھی برھمنی تک برھمن کے
ساتھہ گئین - کلکتہ تک ناو مین کلکتہ سے رانی گنج تک ریل مین
اور رانی گنج سے بیل گاڑی مین - یہان تک پیدل چلنے کی
تکلیف نہ اوٹھانی پڑی *
نگندر — اسکے بعد کیا برھمن نے اونھین ساتھہ سے الگ کر دیا *
سریش — نہین اونھون نے آپ اون لوگونکا ساتھہ چھوڑ دیا - کاشی
جانے کو جی ھی نہ چاھا - تمھین بن دیکھے کب تک رھسکتی
تھین - تمھین دیکھنے کو جی ایسا بے چین ھوا کہ برھمنی سے پیدل
پلٹ پڑین *
یہ کہتے ھی کہتے اوسکی آنکھون مین آنسو بھر آے اور نگندر کا
مونھہ تکنے لگا - اوسکے آنسوون سے نگندر کو بے حد فائدہ پہنچا
سریش کے گلے لگ کے اور کاندھون پہ ھاتھہ رکھکے رونے لگا
جب سے اوسکے یہان آیا تھا ابتک اوسکی آنکھہ سے آنسو نہ ٹپکا تھا
اوسکا سوگ رونے سے باھر تھا - اب اوسکا رکا ھوا ریلا بہ نکلا

دیر تک اوسکے کاندھے پر سر ٹیکے بچون کیطرح بلک بلک کے روتا رھا
جی بہت کچھہ ھلکا ھوگیا - جس سوگ مین رونا نہ آے وہ
جم کا بلاوا ھے *

پھر اس نکلنے کے بعد اوسکا جی ذرا ٹھیرا تو سریش بولا " اچھا
اب جانے دونا - آج اس کتھا کے بکھاننے کی ضرورت کیا ھے ؟ "
نگندر بولا " اور کہو گے بھی کیا - اور اوپر جو جو بیتی سب میری
آنکھون مین پھر رھی ھے - برھئی سے اکیلی پیدل مدھو پور
آئین - پیدل چلنے کی تھکن بھوک دھوپ مینھہ اور اور بہت سے
دکھون سے بیمار ھوکر وہ سڑک پر مرنے کو پڑ گئین *
سریش پہلے تو چپ رھا - پھر کہنے لگا " بھئی کیون بیکار
ان باتون کو سوچتے ھو - تمھارا اس مین کیا قصور ؟ تم نے اونکی
بے مرضی کوئی بات تھوڑی کی - جس مین اپنا قصور نہو
اوسپر پچتانا سمجھدار آدمی کا کام نہین " *
یہ بات نگندر کی سمجھہ مین نہ آئی کیونکہ وہ جانتا تھا
کہ سب میرا ھی قصور ھے - مینے زھریلے درخت کا بیج دل سے
اوکھاڑ کیون نہ پھینکا ؟

## چالیسوین فصل

### هیرا کے زھریلے درخت کا پھل

هیرا نے انمول موتی کوڑیون کے مول بھادیا - برسون کڑیان
جھیلکے دھرم پالا جاتا ھے مگر ایکدن کی بے پرواھی سے اوسکا

ناس هوجاتا هے - هیرا کی بهی یهی حالت هوئی ۔ جس دهن دولت کے لالچ مین اوس نے یہ انمول موتی لٹادیا وہ ایک جهدجهي کوڑی نکلی کیونکہ دیبندر کی چاہ ریلے کے پانی کیطرح تهی کہ جیسا ندلا هوتاهی ویساهی پلک جهپکتے اوتر جاتاهے - دودن مین ریلے کا پانی اتر گیا اور هیرا کو کانپ مین اندها چهوڑ گیا - نام پر مرنے والا کنجوس مکهی چوس جسطرح جان کهپا کے کمائے هوے روپیہ پیسہ کی مدتون رکهوالی کرکے بیٹے بیٹی کے بیاہ برات مین ایکدن کی خوشی کے لئے اوتہا اور اوڑا دیتا هے اوسیطرح اوس نے اتنے دنون بڑی چوکسی سے دهرم کی رکهوالی کرکے ایکدن کے چین کے لئے اوسکا ناس کرڈالا اور جنم کے مکهی چوس کیطرح همیشہ رهنے والے پچهتاوے کی سڑک پر آن کهڑی هوئی دیبندر نے جب اوسے ویسے هی چهوڑا جیسے کوئی کهلاڑی لڑکا کسی کچے پهل کو تهوڑا سا چکهکے پهینکدے تو اوسکے جی پہ بڑی چوٹ لگی - اور خالی چهوڑنا هی تو نتها دیبندر نے تو اوسکی وہ بے آبروئی کی وہ دل دکهایا کہ کمینی سی امینی عورت بهی اوسے نہ سهہ سکتی تهی *

آخری دن جب وہ دیبندر سے ملی تهی تو اوس کے پاون پکڑ کے اور گڑگڑا کے کہا تہا " اور جو جی چاهے کرنا مگر لونڈی کو پیٹهہ ندکهانا اور مونهہ نموڑنا " - اوس نے جواب دیا " مینے جو تمهاری اتنی للو پتو کی اتنا بانس پر چڑها یا تو صرف کند نندنی کے لالچ مین - اوس سے ملا سکو تو تم سے بهی ملتا رهونگا نہین تو

سمجھو یھین تک کا میل جول تھا - تم جیسی ناک چوٹی
گرفتار تھین ویسا ھی مینے تمھین پھل چکھا یا - اب یہ نیل کا
ٹیکہ ماتھے پر لئے ٹھنڈی ٹھنڈی گھر سدھا رو *

ھیرا کی آنکھون مین مارے غصے کے اندھیرا آگیا - جب ذرا
اوسان ٹھکانے ھوے تو دیبندر کو اوسکے مونھہ پر کھڑی ایک ایک
مونھہ مین ھزار ھزار سنانے لگی - اور وہ وہ کوسنے گالیان دین کہ
چار ھاتھہ کی زبان والی پرلے سرے کی لچیان ھی دینا جانتی
ھین - دیبندر آپے سے نکل گیا اور لات مار کے نکال باھر کردیا
ھیرا تو پاپن ھی تھی مگر وہ پاپی بھی تھا اور تھوڑ بھی - یہ
پھل تھا جو اون کی چاہ بناہ کے درخت مین لگا *

لات کھا کے ھیرا گھر کو نہ گئی - سیدھی ایک چنڈال ( وہ
ھندو جسکا باپ شدر اور مان برھمنی ھو - ایک بہت ھی ذلیل
ذات کا نام ) کے یہان پہنچی جو چنڈا لون اور نیچ ذات کے لوگون
کی دوا دارو کیا کرتا تھا - دوا دارو کیا یون کہنا چاھئے کہ زھر کی
گولیان دیکر لوگونکی جان لیا کرتا تھا - ھیرا نے اوسکے گھر پہ جاکر
دروازہ کھٹکھٹا یا اور جب وہ باھر نکلا تو چپکے چپکے کہنے لگی
" ایک گیدڑ روز میری ھانڈی کھا جایا کرتا ھے - ناک مین دم
کر رکھا ھے - جبتک اوسے مار نہ ڈھرون جان بچتی نہین دکھائی
دیتی - جی مین آتا ھے کہ بھات مین زھر ملاکے رکھہ چھوڑون
اب کے ھانڈی چاٹنے آے تو زھر کھا کے جان سے جاے - سنا ھے

تمہارے پاس طرح طرح کے زھر رھا کرتے ھین - کوئی ایسا زھر دو نا کہ کھانے کے ساتھہ ھي ڈھیر ھو جاے *

گیدڑ کی بات چنڈال کے جي کو نہ لگی - کھنے لگا " تمھین جو چاھئے میرے پاس ھی تو سہی مگر بیچ نہین سکتا - پولیس کے کان مین بھنک پڑگئی کہ زھر بیچا ھے تو دھر لیا جاؤنگا " وہ بولی " اسکا ذرا بھی ڈر نکرو - دیوتا اور گنگا مائی کی سوگن کھاتی ھون کہ کسی کو کانو کان خبر نہونے پائیگی - بس اتنا دیدو کہ دو گیدڑ مرجائین - پچاس روپیہ دونگی " *

چنڈال سمجھہ تو اچھی طرح گیا کہ یہ کسی کی جان لیا چاھتي ھے مگر پچاس روپیہ کے لالچ سے پالا ھارگیا - زھر بیچنے پہ گلا دھر دیا - ھیرا نے روپیہ گھر سے لاکر اوس کے ھاتھہ مین پکڑاے اوس نے جان لیوا ھلاھل کاغذ مین لپیٹ پڑیا بنا کے اوسکے ھاتھہ پہ رکھدیا - چلتے چلتے ھیرا بولی " دیکھو کسی کے آگے یہ بات مونھہ پہ نہ آنے پاے نہین میرے تمہارے دونون ھی کے لئے برا ھوگا " - چنڈال نے کہا " بھلا ایسا ھو سکتا ھے ؟ کبھي نہین مین تو یہ بھی نہین جانتا کہ تم ھو کون " - یہ سنکے ھیرا نچنت نڈر ھو کے گھر کو چلدی *

گھر پہنچکر پڑیا ھاتھہ مین لئے پھوٹ پھوٹ کے روئی - پھر آنسو پونچھکر یون جی سے باتین کرنے لگی " مینے کونسا برا کام کیا ھے کہ زھر کھا کے جان دون ؟ جس نے میرا ناس لگایا ھے اوسی کو نہ کھلاؤن - مین کیون مرون ؟ یہ زھر مین نہ کھاؤنگی - یا وہ

کہائیگا جس نے میری یہ درگت بنائی هے یا اوسکی چاهیتی کنڈ ننڈنی - دونون مین سے ایک کو مار کے مرنا پڑا تو آپ بهی جان دیدونگی " *

## اکتالیسوین فصل

هیرا کی نانی بڈهی
تکّل هی یا کہ گڈّی
چلتی هی اتّو کرتی
پاون اینڈے بینڈے دهرتی
دانتون سے توڑے پتهر
کہائے کٹهل بہتر

هیرا کی نانی لٹهیا ٹیکتی کوب نکالے چلی جارهی هے پیچهے پیچهے بچون کے ٹڈی دل ان لا جواب تک بندیون کی رٹ لگاتے تالیان بجاتے ناچتے کودتے چلے جاتے هین - نجها نے ان تک بندیون مین برا ماننے اور چڑنے کی کوئی بات هی بهی کہ نہین مگر هیرا کی نانی کے مرچین لگی جاتی هین آپے سے باهر هو رهي هے - بچون کو جم کے یهان بهیج رهی هے اور اون کے باپ دادون کو بهی بہت بری بری چیزین کهلا رهی هے هر روز ایسا هی هوا کرتا هے *

نگندر کے پهاٹک مین پاون دهرا تب کہین جاکر بوڑهی کا پنڈ چهوٹا بچون کے هاتهہ سے جان بچی - دربانون کی کالی

بہونرا موچھین دیکھتے ھی بچے رن چہوڑ کے بھاگے - مگر بھاگتے بھاگتے بھی کوئی تو چلاتا تھا *

رام چرن د بے
جاوگے جب سونے
گہر مین کودا چور
تو کیسے بہئے گی بہور

کوئی چیختا تھا

رام دین پانڈے
را کھے لاٹھی کاندھے
چور کی آہٹ پاکے
بھاگے دم دبا کے

کوئی پکار مچاتا تھا

رام لال سنگ
ناچے اڑنگ بڑنگ
دال روٹی کا دھنتر
کام کاج کے لئے پتھر

در باذون کی زبان سے بہت سے ایسے انوکھے لفظ سنکر جنکا اینٹ ابھو کے سوا اورکسی لغت کی کتاب مین بھی پتہ نہین چل سکتا بچے سب ھرھو گئے *

ھیرا کی نانی لٹھیا کھٹکھٹاتی نگندر کے نیچ کے دوا خانہ مین آن دھمکی - ڈاکٹر کو دیکھ بھال جان پھچانکے چٹ سری

پوچھنے لگی "کیون بیٹا ڈاکٹر بابو کہان ہین" - ڈاکٹر بولا "کہو نا کیا کام ہے مین ہی تو ڈاکٹر بابو ہون" - ڈھڈو بولی بیٹا کیا کرون آنکھون سے نہین سوجھتا - ستر بہتر یا پون سو کی عمر ہونے آئی - اپنا دکھڑا کیا کہون - ایک بیٹا تھا وہ جم کی بھینت چڑھگیا - اب ایک نواسی رہگئی ہے اوسکی بھی...... کہتے ہی کہتے بوڑھی "اون ہین ہین ہین" کر کے دھاڑین مار مار کے رونے لگی *

ڈاکٹر نے کہا "ارے! کچھہ کہو تو سہی ہوا کیا"؟

بوڑھی نے اسکا تو کچھہ بھی جواب ندیا جنم بھر کی آپ بیتی سنانے لگی اور جب بہت سے رونے جھینکنے کے بعد یہہ پوری ہوئی تو ڈاکٹر کو پھر پوچھنا پڑا "تو کچھہ کہیگی بھی کہ ہوا کیا"؟

اسپر بوڑھی پھر آپ بیتی چھیڑنے والی ہی تھی کہ دیکھا ڈاکٹر بہت کھسیانا ہو رہا ہے اسلئے اپنی چھوڑ ہیراکی' ہیراکی مان کی' ہیرا کے باپ کی جنم کہانی سنانے لگی - بڑی مشکلونسے کہین جاکے مطلب ڈاکٹر کی سمجھہ مین آیا کیونکہ اس مین نہ کسی رام کہانی کی ضرورت تھی نہ رونے جھینکنے کی *

بات اتنی ہی تھی کہ بوڑھی نواسی کے لئے تھوڑی سی دوا چاہتی تھی - ہیرا پیٹ ہی مین تھی کہ اوسکی مان پاگل ہوگئی تھی - اور کچھہ دن پاگل پن مین کاٹکر اوسی مین مرگئی تھی - ہیرا بچپن سے بڑی سمجھدار تھی - ماکے روگ

کا کوئی لچھن کبھی اوس میں دکھائی ندیا تھا - مگر آج کل بوڑھی کو کچھہ شک سا ہونے لگا ہے - ہیرا اکیلی بیٹھی کبھی تو آپہی آپ ہنستی ہے کبھی کوٹھڑی کے کنواڑ بھیڑ کے ناچتی ہے - کبھی چلاتی ہے کبھی پچھاڑ کھاتی ہے - بوڑھی ڈاکٹر سے اسی کی دوا لینے آئی ہے *

ڈاکٹر سوچ بچار کے بولا " تیری نواسی کو ہسٹیریا ( اختناق الرحم ) ہوگیا ہے - بوڑھی نے پوچھا " تو بیٹا ہسٹیرس کی کیا کوئی دوائی نہیں ؟ "

ڈاکٹر بولا " نہ کیوں ہوتی ؟ ہے - اوسے خوب گرم رکھنا اور یہ کسیٹرایل ( رینڈی کا تیل ) تھوڑا سا لئے جا - کل سویرے سویرے پلا دینا - پھر اور دوا دونگا ؟ " ڈاکٹر بابو نے کچھہ ایسی ہی سمجھہ پائی تھی *

بوڑھی کسیٹریل کی شیشی ہاتھہ میں لئے اٹھیا کھٹکھٹاتی چلدی - راستہ میں ایک پڑوسن سے مٹھ بھیڑ ہوئی - اوس نے پوچھا " ہیرا کی نانی کہاں گئی تھیں اور یہ ہاتھہ میں کیا ہے ؟ " بوڑھی بولی " ہیرا کو ہسٹیرس ہوگیا ہے - ڈاکٹر کے پاس گئی تھی - اوس نے یہ کیسٹورس ( کیسٹرایل کی خرابی جسکے معنی کنہیا کارس ہوگئے ) دیا ہے - اچھا بہن یہ تو بتاؤ کہ کیسٹورس کیا کوئی اچھارس ہے ؟ "

پڑوسن بہت سوچ بچار کے بولی " ہوگا نہیں - کیسٹو ( کرشن جی ) ہی سے تو سب کی آس لگی ہے - اونکی کرپا ہو

تو هستیرس بھی اچھا ھو سکتا ھے - مگر ھیرا کی نانی یہ تو بتا تیری نواسی مین اتنا رس آیا کہان سے ؟ " ھیرا کی نانی بہت سوچ سمجھکے بولی " عمر کے ھاتھون ایسا ہی ھوجایا کرتا ھے " پڑوسن نے کہا " کسی نئے جنے ھوے بچھڑے کا موت پلادے سنا ھے اس سے رس خوب پک جاتا ھے " *

بوڑھی گھر پہنچی تو یاد آیا نہ ڈاکٹر نے گرم رکھنے کو کہا تھا جھٹ ایک ڈھبری مین آگ بھر ھیرا کے آگے لا کے رکھدی *

ھیرا بولی "اری تو کبھی نہ مرے یہ آگ کیسی ؟ " بوڑھی نے کہا " ڈاکٹر نے تجھے گرم رکھنے کو کہا ھے " *

## بیالیسوین فصل

### اندھیرا گھر - اندھیری زندگی

گوبند پور مین نگندر کا چھہ محلہ اوسکے اور سورج مکھی کے نھونے سے اندھیرا پڑا ھے - دفتر مین عملہ کے لوگ ھاتھ پہ ھاتھ دھرے بیٹھے رھتے ھین - زنانہ مین کند نندنی ٹبر کی کٹی ایک پھٹی ٹوٹی عورتون کے ساتھ پڑی رھتی ھے - مگر چاند نھو تو روھنی ( ایک منزل قمر ) سے کہین آسمان کا اندھیرا جاتا ھے ؟ کونے کونے مکڑیون کے جالے ھین - کوٹھری کوٹھری کوڑے کرکٹ کے انبار لگے ھین - پرچھتی پرچھتی کبوترون کے گھوسلے ھین - کڑی کڑی چڑیان ھین - باغ مین سوکھے پتون کے ازنگ لگے ھین - تالاب مین سوار اوگ آئی ھے - آنگن مین جھاڑیان

هین پھولباڑی مین جھاڑ جھنکاڑ - کھتون بکھاریون مین چوھون کی ریل پیل ھے چیز بس پر پھپوندی چڑھگئی ھے - بھتون پر چھتریان بنگئی ھین - بھتون کو چوھون نے کاٹ ڈالا ھے چھچھوندر بچھو چھوٹے بڑے چمگادر رات دن اندھیرے مین دھما چوکڑی مچاتے پھرتے ھین - سورج مکھی نے جتنے پرند پال رکھے تھے سبکو بلی چٹ کرگئی - اکا دوکا کہین رھگئے ھین راج ھنسون کو گیدڑ کھا گئے - مور جنگلی ھوگئے - گایون کے ھاڑ نکل آئے ھین دودھ دینا چھوڑ دیا ھے - کتے نہ دوڑین نہ جھپٹین نہ اوچھلین نہ کودین نہ بھونکین نہ غرائین - بند ھے بند ھے کوئی مرگیا کوئی بورانا ھوگیا کوئی بھاگ گیا - گھوڑون کو طرح طرح کے روگ لگ گئے ھین یا یون کہنا چاھئے کہ بے روگ کے روگی ھین - اصطبل مین جگہہ جگہہ گھاس کوڑا، سوکھے پتے، خاک دھول اور کبوترون کے پر پڑے ھین - بے زبانون کو گھاس دانہ کبھی ملجاتا ھے کبھی نھین - سائیس اصطبل کیطرف مونہہ پھیرا کے نہین دیکھتے سائیسنیون مین ھی گھسے رھتے ھین - مکان کی کہین منڈیر ڈھی گئی ھے کہین استرکاری جھڑ پڑی ھے - کہین آئینہ کی جوڑیونکا چوکٹا، کہین جھلملی، کہین بارجہ ٹوٹ گیا ھے - فرش کی چٹائیون پر مینہہ کے پانی کے دھبے ھین رنگین دیوارون پر پانی کے بہنے سے دھاریان بنگئی ھین الماریون پر کمیلہ نے گھریان بنا لی ھین - جھاڑون اور ھانڈیون پر چڑیون کے گھوسلون سے جھڑ نیوالے تنکے

اور گھاس کوڑا پڑا ھے - گھر میں لچھمی نہین اور لچھمی نہو تو بیکنٹھہ (بہشت) بھی اوداس اور بھیانک ھوتا ھے *

کند نندنی اس گھر مین ویسی ھی پڑی رھتی تھی جیسے اوس باغ مین جسکی دیکھہ بھال کرنیوالا مالی کوئی نہو اور گھاس سے پٹا پڑا ھو کوئی گلاب کا پھول کھلا ھو - جہان اور دس پانچ کو کھانے کو ملتا تھا اوسے بھی ملجاتا تھا - کوئی اوسے گھر کی بیوی سمجھکے بات کرتا تو سمجھتی تھی مجھے بناتا ھے - دیوانجی کوئی بات پوچھوا بھیجتے تو اوسکی چھاتی ڈرسے دھک دھک کرنے لگتی تھی - اسکی ایک وجہہ بھی تھی - وہ یہہ کہ نگندر اوسے تو خط پتر کچھہ لکھتا نتھا دیوانجی کے نام جو چٹھی آتی اوسیکو منگا کر پڑھلیا کرتی تھی - اور پڑھکے واپس نکرتی تھی - اونکا پڑھنا ھی اوسکی سندھیا (شام کی پوجا) اور بھجن ھوگیا تھا - اسلئے ڈر لگا رھتا تھا کہ کہین دیوانجی مانگ نہ بیٹھین - یہہ وجہہ تھی کہ دیوانجی کا نام آتے ھی اوسکا مونہہ سوکھہ جاتا تھا - دیوانجی بھی ھیراکی زبانی یہہ سب سن چکے تھے اسلئے چٹھیان منگاتے نہ تھے - نقل پاس رکھکے اوسے پڑھنے کو دیا کرتے تھے یہ سچ ھی کہ سورج مکھی کو کڑی جھیلنی پڑی مگر کند نندنی کیا نہین جھیل رھی ھے ؟ سورج مکھی میان کو چاھتی تھی تو کیا کند نہین چاھتی ؟ اوسکے چھوٹے سے جی مین وہ پیار بھرا پڑا ھے جسکی نہ ناپ ھے نہ تول اور جو باھر نکلنے کا راستہ نہ پاکر

اولٹی چلنے والی ھواکیطرح اوسکے جی پر سیکڑون تھپیڑے
مارا کرتا ھے - بیاہ سے بہت پہلے بچپن ھی سے وہ نگندرکو چاھتی
تھی - مگر نہ اوس نے کبھی مونھہ کھولکے کسی سے کہا نہ کسی کو
خبر ھوئی - نگندر کے ملنے کی نہ کبھی ھوس کی نہ آس بندھی
اپنی بے آسی کو آپ ھی آپ سہا کی - آسمان کا چاند اچانک
ٹوٹکے اوسکی گود مین آپڑا تھا - مگر اب وہ چاند کیا ھوا کہان چلاگیا
کس بات پر نگندر نے اوسے ٹھکرادیا ؟ دنرات وہ یہی سوچا کرتی
اور آنسو بہایا کرتی تھی - اچھا نہین چاھتا تو چلو یون ھی
سہی اچھا ھے - اوسکی ایسی قسمت ھے کہان تھی کہ وہ اوسے چاھے
مگر اوسکا مکھڑا کیون دیکھنے کو نہین ملتا - اور پھر اتنا ھی تو
نہین - خیال آتا ھے کہ مین ھی تو سارے بگاڑ کی جڑ ھون
سب جانتے ھین کہ میرے آنے ھی سے تو بھرے گھر پر جھاڑو
پھر گئی - پھر سوچتی تھی کہ گھر اوجاڑنے کا الزام میرے سر کیسے
آسکتا ھے - ھاے وہ کیا بری گھڑی تھی کہ نگندر نے کندسے
بیاہ کیا - جسطرح اوس پیڑ کے نیچے جسے یوپس ( جزیرۂ جاوا
کا ایک درخت جسکی نسبت ایک ڈچ سیاح نے لکھدیا تھا کہ جو
جانور اسکے تلے بلکے پاس آجاے وہ مرجاتاھے - ڈارون وغیرہ نے
اندھا دھند اوسکی بات کو مانکر اور دوھراکر اس کہانی کو پھیلادیا )
کہتے ھین جو آجاتا ہے وھی مرجاتاھے اوسیطرح اس بیاہ کی
پرچھائین جسپر پڑی اوسیکا ناس ھوا *

پھر خیال آتا تھا کہ سورج مکھی کی یہ بری گت میرے ھی

سبب سے تو ھوئی - اوس نے مجھے آسرا سہارا دیا اور بہن کیطرح چاھا پیار کیا - میں نے اوسکو سڑک سڑک پر پڑی پھرنیوالی بہکارن بنادیا - مجھسے بڑھکے پھوٹی قسمت والی کون ھوگی ؟ ھاے میں مر کیون نہ گئی ؟ اب بہی مر کیون نہین جاتی ؟ پہر جی مین آتا " ابہی نہ مرونگی - وہ آلین اونہین ایکبار اور دیکھہ لون - وہ کیا آئینگے ھی نہین ؟" سورج مکھی کے مرنے کی تو اوسے خبر نتھی جی مین کہتی تھی " ابھی بیکار جان کھو کے کیا ھوگا ؟ سورج مکھی آجائین تو کہا سنا بخشوا کے مرونگی اون کے راستہ میں کانٹا بنکے نرھونگی " *

## تینتالیسوین فصل

### واپسی

کلکتہ کے ضروری کام پورے ھوچکے - دان پتر ( ھبہ نامہ ) لکھا جا چکا - سادھو جی اور بے نام برھمن کے انعام کا اوس مین بہت اچھا بند وبست کر دیا گیا - ھری پور مین اوسکی رجسٹری ھوئی تہی اسلئے ساتھہ لئے ھوے نگندر گوبند پور گیا سریش چندر سے کہتا گیا کہ جس سواری مین آنا ٹھیک سمجھو اوسی مین آجانا - سریش نے بہت چاھا کہ اوسے دان پتر (ھبہ نامہ) لکھنے اور پیدل جانے سے روکے مگر ایک نہ چلی سب کوششین اکارت گئین - آخر وہ بہی ندی کے راستہ سے اوسکے پیچھے پیچھے چل کھڑا ھوا - وزیر بن کمل منی کا کام کہان چلتا تہا

ستیش کو ساتھ لئے بے پوچھے گچھے وہ بھی ناؤمین آن دھمکی *

کمل کو گوبند پور مین آتے دیکھکر کند کو یہ معلوم ہوا کہ پھر آسمان مین ایک تارا چمکا - جب سے سورج مکھی گھر سے گئی تھی کمل اوس سے جلنے لگی تھی موںھہ دیکھنا نہ چاھتی تھی مگر اب کی بار اوسکا سوکھا موںھہ دیکھتے غصہ جاتا رھا بہت جی پسیجا اوسکا جی خوش کرنے اور ھنسانے کی کوششین کرنے لگی نگندر کے آنے کی خبرسی تو کند کا چہرا پھر ھنسنے لگا - مگر ساتھہ ھی سورج مکھی کی سناونی بھی سنا نی ھی پڑی - وہ سنتے ھی رونے لگی - یہ سنکر ھمارے ناول کی بہت سی پڑھنے والیان جی ھی جی مین ھنس رھی ھونگی کہ یہ تو وھی کہاوت ھوئی کہ تھور مرے - اور گیدڑ روئین مگر بی بیو کند بڑی انیلی تھی اوسکی موٹی سمجھہ مین ابتک نہ آیا تھا کہ سوت کے مرنے پر ھنسنا ھوتا ھے اسلئے اس گیگلی لڑکی نے سوت کے مرنے پر بھی آنسو بہائے اور تم جو بوجھہ بوجکڑ بنی بیٹھی ھو ھم تو تم سے بھی جب ھی خوش ھوتے کہ سوت کے مرنے پر چار آنسو آنکھہ سے گرا تین *

کمل نے اوسے دلاسا دیا - اوسکا اپنا جی اس سے پہلے ھی تھیر چکا تھا - پہلے پہلے وہ آپ بھی بہت روئی پیٹی تھی پھر جی مین آیا رونے پیٹنے سے کیا ھوگا - میرا رونا اونھین بھی برا لگتا ھے اور مین روتی ھون تو ستیش بھی میرے ساتھہ رونے لگتا ھے - سورج مکھی تو رونے سے لوٹکر آنے سے رھی پھرا نھین

دونونکو کیون رولاون - سورج مکھی کو تومین جیتے جی کبھی بھولنے والی نہین مگر میرے ھنسنے سے ستیش ھنسے تو کیون نہ ھنسون - یہ سوچکے وہ رونا دھونا چھوڑ پھر وھی پہلی سی کمل منی ھوگئی *

ستیش سے اوس نے کہا "اس بیکنٹھہ (بہشت) کی اچھی اگر بیکنٹھہ چھوڑ کے چلی گئی تو کیا دادا کو بڑہ کے پتون پہ سونا ھوگا ؟" اوس نے جھٹ راج مزدور فراش مالی بلا جہان جسکی ضرورت تھی کام پر لگادئیے - ادھر کمل نے وہ ھبڑ دھبڑ مچائی کہ چھچھوندرون اور چمگادڑون مین کھلبلی اور بھاگڑ پڑگئی - کبوتر غٹرغون کرتے اس کانس سے اوس کانس اور اوس کانس سے اس کانس پر اوڑاوڑ کے آنے جانے لگے - چڑیان بھاگ نکلنے کے لئیے ایسی ھڑبڑائین کہ آئینہ والی جوڑیون کو کھلے دروازے سمجھکر کانچ پر چونچین مار مار کے پیچھے کو گرنے لگین - نوکرین جھاڑوین ھاتھون مین لئے ھرطرف پالا جیتنے دوڑ پڑین - کچھہ بھی دیر نہ لگی تھی کہ گھر پھر اوجلا ھوگیا اور جھک جھک کرنے لگا *

آخر نگندر آ پہنچا - شام ھوگئی تھی - جسطرح ندی کا پانی جوار کے وقت زور سے اوچھلتا ھوا زناٹے سے جاتا ھے مگر جوار ھوچکتا ھے تو ٹھیر جاتا ھے اور سناٹا ھوجاتا ھے اوسیطرح نگندر کے سوگ کا ریلا پورا چڑھکے اب تھم گیا تھا اور بھاری بھرکم پڑگیا تھا - دکھہ تو ویسا ھی جون کا تون تھا مگر بے چینی

کم ہوگئی تہی - گاون والون کے ساتہہ اوس نے ٹہیرے ہوے
جی سے بات چیت کی اور سب کو بلوا کر ایک ایک کا حال
پوچھا - کسی سے بات چیت کرتے وقت سورج مکہی کا نام
تک نہہ لیا مگر اوسے یون جی کو مارتے اور سنبہالتے دیکہکر
اوسکے دکہہ پر سب ہی کا جی بہر آیا - پرانے نوکر سلام کر کے
گئے تو آنکہون سے آنسو نکل پڑے - اورتو اوس نے سبہی کو
خوش کیا مگر دل دکہایا تو ایک کا - کندن دکہیا سے ملنے نہہ گیا *

## چوالیسوین فصل

### ٹمٹماتے ہوے دئیے کے اوجالے مین

اوسکے حکم سے نوکرون نے سورج مکہی کے کمرہ مین
نگندر کے لئے بچہونا بچہایا - کمل نے یہہ سنا تو سر ہلایا - آدہی
رات کو جب اور سب لوگ سوگئے تو وہ کمرے مین سونے کو
گیا - سونے کو کیا رونے کو گیا - کمرہ خوب چوڑا چکلا اور
خوبصورت تہا - نگندر کے سارے سکہہ چین کا گہر تہا اسلئے
بڑے شوق اور امنگ سے بنوایا تہا جیسا چوڑا تہا ویسا ہی اونچا
بہی تہا اور فرش مین سفید اور کالے پتہر جڑے تہے -
دیوارون پر نیلے لاکہی اور لال بیل بوٹے پہل پہول بنے
ہوے تہے - انپر رنگ برنگ کے چہوٹے چہوٹے پرند بیٹہے پہل
کہارہے تہے - ایک طرف دیودار کا پلنگ پڑا تہا جو ہاتہی دانت سے
جڑا کہدائی کے کام سے لدا ہوا تہا - دوسری طرف رنگ برنگ

کپڑون سے منڈہی ہوئی کرسیون کو چون بڑے بڑے آئینون اور دوسری گہر کی سجاوٹ کی چیزون کی بہتات تہی - کئی ایک تصویرین دیوارون سے اٹک رہی تہین - یہ ولایتی نہ تہین سورج مکہی اور نگندر دونون نے سرجوڑ کے ٹہرایا تہا کہ کس کسکی تصویرین ہون اور ایک دیسی مصور سے کہچوائی تہین - وہ ایک انگریز کا شاگرد تہا اور بہت ہی اچہی تصویرین کہینچی تہین نگندر نے بڑے مہنگ مولے چوکٹون مین بٹہا کے سونے کے کمرہ مین لگوائی تہین - انمین سے ایک کمار شنبہو (کتاب کا نام) سے لی گئی تہی - مہادیو پہاڑ کی چوٹی پہ ایک چبوترے پر آسن مارے تپشیا کررہے ہین - بیل پہولون سے ڈہکے ہوے کنج کے دروازہ پر نندی (مہادیو کے خاص نوکر کا اور اونکے سانڈ کا نام) بیٹہا ہے - مہادیوجی کے بائین ہاتہہ مین سہنری بیت ہے اونگلی مونہہ مین لئے بن کے شورکو چپ کررہے ہین - بن سناٹے مین کہڑا ہے - بہونرے پتون مین چہپے ہوے ہین - ہرن لیٹے ہوے ہین - ٹہیک اسی وقت مدن (عشق کا دیوتا) آن کہڑا ہوتا ہے - ساتہہ ہی ساتہہ بسنت بہی آتا ہے - پاربتی بسنت کے پہولون کے گہنونسے لدی ہوئی مہادیوجی کے سلام کو اس سے پہلے ہی آچکی ہین - جوہین پاربتی مہادیوجی کے سلام کو جہکی ہین ایک گہٹنا زمین کو لگ چکا ہے دوسرا لگاچاہتا ہے اور سر کاندہون سمیت زمین کیطرف آرہاہے کہ تصویر لیلی گئی ہے - جہکنے مین کانون سے نیچے لٹکنے والے بالون مین سے

دو ایک پھول جھڑ پڑتے ھین - چھاتی سے کپڑا ذرا سرک جاتا ھے - کام دیو ( شہوت کا دیوتا ) بسنت پھولے بن مین دور چھپے ھوے ایک گھٹنا زمین پہ ٹیک کر دل چھیدنے والی کمان کو جھکا کر پھولون کا تیر جوڑ تے ھین - دوسری تصویر مین دکھایا ھے کہ رام سیتا کو لنکا سے ساتھہ لئے واپس آرھے ھین - دونون اوڑن کھٹولے مین بیٹھے ھوا مین اوڑے جا رھے ھین - ایک ھاتھہ سیتا جی کے کاندھے پہ رکھے دوسرے ھاتھہ کی اونگلی سے نیچے کو اشارہ کر کے زمین کی سوبھا انہین دکھا رھے ھین - اوڑن کھٹولے کے چارون طرف نیلے لال اور سفید بادل دھوئین کی موجین اوڑاتے پھرتے ھین - نیچے بڑے نیلے سمندر کی لہرین اوٹھہ رھی اور سورج کی کرنون سے ھیرے کے ڈھیرون کیطرح جگمگا رھی ھین ایک طرف دور سے سفید محلون والی لنکا اپنی جھلک دکھا رھی ھے جنکے سنہرے کلس سورج کی کرنین پڑنے سے کندن کیطرح دمک رھے ھین - دوسری طرف کنارے پر کھڑے ھوے کھجور اور تاڑ کے درختون سے لوڑنے والی مرغابیون کے پرے سمندر کے کالے نیلے پانی مین اوڑتے دکھائی دیتے ھین - تیسری تصویر مین ارجن سبھدرا ( کنھیا کی بہن اور ارجن کی بیوی ) کو رتھہ مین بٹھاے اوڑاے لئے جاتے ھین - رتھہ بادلون کو چیرتا پہاڑ کا راستہ بناتا چلاجاتا ھے - پیچھے پیچھے جادوون ( کنھیا جی کے کنبہ کے لوگ ) کی بے گنتی فوج دوڑ رھی ھے اور دور تک اون کے جھنڈون کے تانتے اور دھول کے بادل دکھائی دیتے ھین

سبھدرا آپ رتھبان بنی رتھ ھانک رھی ھین - گھوڑے ایک دوسرے پر موتھہ مارتے جاتے ھین اور ٹاپون سے بادلون کی دھجیان اوڑاے دیتے ھین - سبھدرا اپنے رتھہ ھانکنے پہ لٹو ھوکے موتھہ پھرا کے ارجن پر ترچھی نظر ڈالتی ھین اور کند کے پھولون کو شرمانیوالے دانتون سے ھونٹ چبا کے دبی دبی ھنسی ھنستی ھین رتھہ کے فراٹے سے نکلنے والی ھوا مین بال اوڑ رھے ھین اور دو ایک لٹین پسینہ مین بھیگ کر چھلے بنکر ماتھے کو چپک کر رہ گئی ھین چوتھی تصویر مین رتنا ولی ( سری ھرش کے ناٹک کی نائکہ ) آبی کپڑے پھنے تارون کے نکھرے ھوے اوجالے مین کھجور کے پیڑ سے پھانسی پہ لٹک کر جان کھونے جاتی ھین - ایک پھولون سے لدی ھوئی بیل درخت سے لٹک رھی ھے - ایک ھاتھہ سے بیل کا اگلا سرا پکڑ کے گلے مین لپیٹتی ھین اور دوسرے ھاتھہ سے آنسو پوچھتی ھین - بیل کے پھول بالون مین انوکھی پھبن دکھا رھے ھین - پانچوین تصویر مین شکنتلا راجہ دشینت ( شکنتلا کا خاوند ) کے دیکھنے کے لئے پاون مین پھانس لگ جانے کا بہانہ کرکے نکالنے بیٹھہ جاتی ھین - پریمبدا (شکنتلا کی سہیلی ) تاڑ جاتی ھے اور مسکراتی ھے - اسپر شکنتلا ایسے جھنجلاتی اور لجاتی ھین کہ موتھہ اوپر نہین اوٹھا سکتین - نہ دشینت کیطرف دیکھہ ھی سکتی ھین نہ جگھہ سے ٹل ھی سکتی ھین - چھٹی تصویر مین چلا جوان ابھیمانو ( ارجن اور سبھدرا کا بیٹا ) لڑائی کے ھتیار سجکر اوترا ( ابھیمانو کی بیوی اور راجہ ورات

کی بیٹی ) سے رن کو جانے کی اجازت مانگتا ھی - اوترا رن کو
نہین جانے دیتی اور روکنے کے لئے کنواڑ بند کر کے دروازہ پر کھڑی
ھوجاتی ھے - اوسکے ڈر اور گھبراھٹ کو دیکھکر ابھیمانو کو ھنسی
آتی ھے اور تلوار کی نوک سے زمین پر لکیرین کاڑھکے بتاتا ھی کی
یو ن دشمن کے پرون کو ھنسی کھیل سمجھکر چیر پھاڑ کے
پھینکدونگا - مگر اوتراھی کہ کچھہ دیکھناھی نہین چاھتی دونون
ھاتھہ آنکھون پہ دھرے رو رھی ھے - ساتوین تصویر مین ستیا بھاما
( کرشن جی کی چاھیتی بیوی ) کنھیاجی کو سونے موتیون مین
تولنے کی منت پوری کررھی ھین - راج باڑے کے پاس جو
اپنے سفید محلون اور اون کے کلسون سے جگمگا رھا ھے ایک پتھر کے
فرش کا چوڑا چکلا میدان ھے - اوس مین ایک بہت اونچی
چاندی کی ترازو کھڑی ھے - اوسکے ایک پلڑے مین دوارکا کے
مالک سری کرشن جی طرح طرح کے گہنون سے یون جگمگاتے ھوے
بیٹھے ھین جیسے کوئی بادل کا ٹکڑا بجلی سے چمک اوٹھا ھو
یہ پلڑا زمین سے لگا ھوا ھے - دوسرے مین سونے موتی لال
ھیرون کے ڈھیر لگے ھین پھر بھی ذرا نہین جھکتا - ترازو کے
پاس ھی ستیا بھاما کھڑی ھین - اسوقت پکی عمر کی بھاری
بھرکم نیلوفری آنکھہ والی حسین ھین اور گہنون سے لدی ھوی
ھین - ترازو کی گت دیکھکر مونھہ اوترا جاتا ھے - گہنے اوتار اوتار کے
ترازو مین ڈال رھی ھین - چمپاکو شرمانیوالی اونگلیون سے موتیون کے
گہنے کانون سے کھول رھی ھین - شرم سے پسینہ کی بوندین

ماتھے پر اوبھر آئی ھین - دل کے دکھہ سے آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آے ھین - جھنجلات سے نتھنے پھول رھے ھین - ھونٹ چبارھی ھین - رکمنی (کنھیا جي کي دوسری بیوی) سونے کی مورت بنی پیچھے کھڑی سب دیکھہ رھی ھین - اونکا بھی مونھہ اوداس ھو رھاھے اور وہ بھی اپنے گھنے اوتار کے سیتا بھاما کو دیرھی ھین - مگر آنکھہ سری کرشن سے لڑی ھوئی ھے کنکھیون سے کنھیا کیطرف دیکھتی ھین اور ھونٹون کے کنارون سے مسکراتی ھین - مگر کنھیا کو اس مسکراھٹ مین صاف نظر آتا ھے کہ سوکن پر جی ٹھنڈا کرتی ھین - سری کرشن ایسے چپ چاپ بھاری بھرکم بنے بیٹھے ھین جیسے کچھہ جانتے ھی نھین - مگر آنکھہ بچا کے وہ بھی رکمنی کیطرف دیکھہ دیکھہ لیتے ھین اور اونکی ترچھی نظر سے بھی مسکراھٹ پھوٹ رھی ھے - بیچ مین گورے رنگ اور چٹے بھس والے رشی نادر ھین - وہ بہت خوش خوش سب کچھہ دیکھہ رھے ھین - اون کے پٹکے کے سرے اور ڈاڑھی ھوا مین اوڑ رھے ھین - ادھر اودھر اور طرح طرح کے کپڑے پھنے والون کے ٹھٹ کے ٹھٹ کھڑے سوبھا بڑھا رھے ھین بہت سے بھیک منگے برھمن آے ھوے ھین - بہت سے بندوبست کرنیوالے ھاڑ اور ھبڑ دبڑ کو روک رھے ھین - اس تصویر کے نیچے سورج مکھی نے اپنے ھاتھہ سے لکھہ رکھا ھے " جیسی کرنی ویسی بھرنی سوامی کی برابری سونے چاندی کے ساتھہ ! " *

جسوقت نگندر اکیلا کمرے مین گھسا دوپھر رات جاچکی تھی

اوز رات بہی کیسی نہایت ڈرونی - شام سے بوندا باندی هورهی
اور زناٹے سے هوا چل رهی تہی - اب بار بار جہلے پڑ رهے تہے اور
هوا نہایت زوروں پر تہی - کہڑکے کنواڑ جہاں کہیں کہلے رهگئے تہے
یوں آپس میں لڑتے تہے کہ معلوم هوتا تہا بجلی کڑک رهی
هے - آئینہ کی جوڑیوں سے جہن جہن کی آواز آرهی تہی - نگندر
نے کمرے میں پاوں رکہتے هی کنواڑ بند کر لئے تو هوا کا شور ذرا
مدها پڑ گیا - پلنگ کے پاس بہی ایک دروازہ تہا مگر اوس سے هوا
نہ آتی تہی اسلئے کہلا چہوڑ دیا *

کمرے میں آ کے وہ لا بنی سانس بہر کے ایک صوفے پر بیٹھہ
گیا - اور بیٹھکر جو رونے کا تار باندها هے تو کوئی نہیں کہہ سکتا
کہ کتنا رویا - هزاروں بار اسی صوفے پر بیٹھکے سورج مکہی کے
ساتھہ گپ شپ اور سکھہ چین کی باتیں کر چکا تہا *

بے جان بے سمجھہ صوفے کو پہلے تو بہت بار چوما چاٹا اور
گلے لگایا پہر موںھہ اوٹہا کے سورج مکہی کی چاهیتی تصویروں
کیطرف ٹکٹکی باندهہ کے دیکہنے لگا - کمرے میں ایک لیمپ
جل رها تہا - اوسکی چلبلی بے چین کرنوں میں تصویریں
جیتی جاگتی نظر آتی تہیں - هر تصویر میں اوسے
سورج مکہی دکہائی دینے لگی - یاد آیا کہ پاربتی کو پہولوں سے
سجا دیکہکے ایکبار سورج مکہی کا جی بہی پہول پہننے کو چاهاتہا
اسپر اوس نے آپ پہولباڑی سے پہول چنکر لا دیئے تہے اور اپنے
هاتھہ سے اوسے سر سے پاؤں تک پہولوں سے سجادیا تہا - اس سے

وہ خوشی ہوئي تھي کہ کسیکو موتیون سے لد کر بھي نہوئي
ہوگي - اسیطرح سبھدرا کو رتھہ ھانکتے دیکھکر ایکدن اوسکا
جي چاھا کہ آپ بھي بگي ھانکے - بیوی کے ناز او ٹھانیوالے
نگندر نے اوسکا ارمان نکالنے کو ایک چھوٹا سا تانگا دو
برھما کے ٹٹو جوڑکے زنانہ باغ مین لا کھڑا کردیا - دونون
اوس مین سوار ھوے - راسین سورج مکھي نے اپنے ھاتھہ
مین لے لین - ٹٹو آپ سے آپ چل کھڑے ھوے - وہ سبھدرا
کي طرح نگندرکي طرف مونہہ پھرا کے چبا چبا کے رکي رکي
ھنسي ھنسنے لگي - اتنے مین ٹٹو پھاٹک کے پاس جا پہنچے
اور ایکا ایکي تانگے کو باھر لیجا سڑک پر جا کھڑے ھوے
شرم کے مارے سورج مکھي کي جان پر بنگئي گھونگٹ نکالنے
لگي - اوسکي یہہ بری گت دیکھکر نگندر نے راسین اپنے ھاتھہ
مین لے لین اور تانگے کو زنانہ مین لوٹا لایا - تانگے سے
اوترے تو مارے ھنسی کے دونون کے پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے
کمرے مین آئی تو سورج مکھی نے سبھدرا کی تصویر کو
گھونسا دکھا کے کہا " ناس گئي توھي تو سارے فساد کي
جڑ ھے " - یہ سب باتین یاد کرکے وہ کیسا پھوٹ پھوٹ کے
رویا ھے ؟ جب دکھہ اور نہ سہا گیا تو اوٹھکر ٹہلنے لگا - مگر جدھر
آنکھہ جاتي ھے کوئي نہ کوئي نشاني سورج مکھی کي
آنکھہ کے سامنے آجاتي ھے - دیوار پر کمنگر نے جو بیل
بنائي تھي اوسکي ریس کرکے اوس نے بھي ایک بیل

بنادی تھی - وہ آج تک جون کی توں تھی - ایکدن ھولی مین سورج مکھی نے نگندر کے پچکاری ماری تھی - وہ اوسکے تو نہ لگی دیوار پر جا لگی تھی - ابیر کا دھبہ آج تک بنا ھوا تھا مکان بنکے تیار ھو چکا تو اس نے ایک جگہہ اپنے ھاتھہ سے لکھدیا تھا :—

سمت ۱۹۱۰

یہہ مندر

گھر کے دیوتا

سوامی کے رھنے بسنے کے لئے

اونکی لونڈی سورج مکھی نے بنوایا

اوسکی اسپر آنکھہ جا پڑی تو نجانے کتنی بار پڑھا مگر جی نہ بھرتا تھا - نظر بار بار آنسوون کے تارون مین اٹک اٹک کر رھجاتی تھی تو آنکھین پونچھہ پونچھکے پڑھتا تھا - پڑھتے پڑھتے دیکھا کہ اوجالا مدھا پڑتا جاتا ھے مونہہ پھراکے دیکھتا ھے تو لیمپ بجھنے پر آگیا ھے - مجبور ایک لانبی سانس بھر کے پلنگ پر سونے کو گیا - پلنگ پر پاون رکھتا تھا کہ ایک بڑے زور کا جھونکا آیا - چارون طرف کنواڑ کھڑکھڑانے لگے - ساتھہ ھی لیمپ بھی جس مین تیل نبڑ چکا تھا بجھہ سا گیا یونہین جگنو کیطرح ٹمٹما تا رھگیا - اس اندھے اوجالے مین ایک انوکھی اچنبھے کی بات اوسے

دکھائی دی - جھونکے کے شور سے چونک کر پلنگ کے پاس
جو دروازہ تھا اوسپر نظر جا پڑی - اوس کھلے ہوے دروازہ
میں پرچھائیں کیطرح ایک صورت مانند اوجالے میں اوسے
دکھائی دی - پرچھائیں عورت کی چھب رکھتی تھی - مگر
اس کے سوا جو کچھہ نظر آیا اوس سے تو رونگٹے ہی کھڑے
ہوگئے ہاتھہ پاؤں تھرتھر کانپنے لگے - دیکھتا کیا ہے کہ صورت
سورج مکھی کے سے ہاتھہ پاوں ڈیل ڈول رکھتی ہے
جونہیں پہچانا کہ سورج مکھي کي پرچھائیں ہے وونہیں
پلنگ سے زمین پہ کود اوسکي طرف جھپٹا - پرچھائیں آنکھوں سے
اوجھل ہوگئي اور ساتھہ ہي لیمپ بھي بجھہ گیا - وہ چیخ
مار کے اور بیہوش ہو کے زمین پر گر پڑا *

## پینتالیسویں فصل

### پرچھائیں

نگندر چونکا تو کمرے میں اندھیرا گھپ تھا - ہوتے ہوتے
اوسکے اوسان ٹھکانے ہوے - بے ہوش ہو کے گرنا یاد آیا تو
اوربھی اچنبھے میں آگیا - گرا تو تھا زمین پر پھر یہہ تکیہ
سر کے نیچے کہاں سے آیا ؟ شک ہوا کہ تکیہ ہی ہے یا کچھہ
اور - چھو کر دیکھتا ہے تو تکیہ نہیں کسی کی ران ہے - نرمی
اور گدے پن سے معلوم ہوتا ہے کسی عورت کی ہے - کس نے
بے ہوشی میں آکر سر اوٹھا کے گود میں رکھہ لیا ؟ کند نند نی

تو نہین ؟ شک مٹا نے کو پوچھا " تم کون ؟ " سرکو سنبھالنے والی نے کوئی جواب ندیا - صرف آنسوون کی دو تین گرم گرم بوندین ٹپک پڑین - معلوم ھوا کوئی بھی ھو آنسو بہا رھی ھے - جواب نپاکر بدن کو چھوا - چھونا تھا کہ ھوش اوڑگئے رونگٹے کھڑے ھوگئے - تھوڑی دیر تک نہ ھاتھ مین دم تھا نہ پاون مین بیجان چیز کیطرح پڑا رھا - اسکے بعد دم ساد ھے آھستہ آھستہ عورت کی ران سے سر اوٹھا کے بیٹھ گیا *

آندھی مینہہ اب تھم گیا تھا - آسمان پر بادل کا کہین پتہ نہ تھا - پورب سے صبح کا اوجالا پھوٹ رھا تھا - باھر تو اچھي طرح ھوچکا تھا کمرے کے اندر بھی تابدانون سے کچھہ کچھہ آرھا تھا - اوسنے اوٹھتے کے ساتھہ ھی دیکھا کہ عورت بھی جھٹ اپني جگہ سے اوٹھہ کھڑی ھوئی اور دروازہ کیطرف چلی - اب اوسنے دیکھا کہ یہہ کندنندنی تو نہین - اوجالا ابتک ایسا نتھا کہ آدمی پہچانا جاتا مگر رنگ ڈھنگ سج دھج ڈیل ڈول کچھہ کچھہ سمجھہ مین آتے تھے - ایک منٹ تک تاک لگائے عورت کے ڈیل ڈول کو دیکھتا رھا اسکے بعد اوسکے پاون پر گرکے آنسو آنکھون مین بھر لا کے بھرائی ھوئی آواز مین بولا تم دیبی ھو یا انسان جو کوئی بھی ھو ایک بات کہے میری جان بچالو نہین تو مرھی جاونگا " *

اوسکے اتنے تو اوسان ٹھکانے تھے نہین کہ عورت نے جو کچھ کہا ٹھیک ٹھیک سمجھہ سکتا مگر کسی ایسی بات کی بھنک کان مین پڑی کہ جھٹ سیدھا تیر کیطرح کھڑا ہوگیا اور عورت کو چھاتی سے لپٹانے کو آگے بڑھا - مگر اسوقت تن من دونون نڈھال آپے سے باہر ہو رہے تھے اسلئے پھر درخت پر سے جھڑ پڑنے والی بیل کیطرح اوسکے پاون پر گر پڑا - ایک بات مونہہ سے نہ نکلی *

عورت پھر اوسکا سر گود مین لیکر بیٹھہ گئی - اب کے نیند یا چاہ کی بیہوشی سے چونکا تو دیکھا دن نکل چکا ہے - کمرے مین اوجالا ہو رہا ہے اور کمرے سے ملا جو باغ تھا اوسکے ہر پیڑ پر چڑیون نے چین پڑک مچا رکھی ہے - اوٹھتے سورج کی کرنین اوس تابدان سے جو سر کے اوپر ہی تھا کمرے مین پڑ رہی ہین - سر معلوم ہوتا تھا کہ اب بھی کسی کی ران ہي پہ دھرا ہے - آنکھہ اوٹھا کے تو دیکھا نہین ویسے ہي بول اوٹھا " کند تم کب آئین ؟ مین تو رات بھر سورج مکھي کو خواب مین دیکھتا رہا ہون - خواب مین تو معلوم ہوتا تھا کہ سر سورج مکھي ہي کي گود مین ہے - ہاے کیا خوشي ہوتي کہ تم سورج مکھي ہوسکتین " - عورت بولي " اگر اوسي ناس گئي کے دیکھنے سے تمہین اتني خوشي ہوتي ہے تو لو مین وہي ناس گئي ہوگئي "

نگندر آنکھین پھاڑ پھاڑ کے دیکھنے لگا - ہڑبڑا کے اوٹھہ

بیٹھا - آنکھین ملین - پھر گھور کے دیکھا - دیکھکر سر پکڑ کے
رھگیا - پھر اچھی طرح آنکھین ملکر خوب گھور کے دیکھا - پھر
سر جھکا کے آپ ھی آپ ھونٹون ھونٹون مین بدربدر کہنے لگا
''کیا مین پاگل ھوگیا سچ مچ یہ سورج مکھی ھی جیتی
جاگتی بھلی چنگی آگئی ھے - ھاے آخر قسمت مین یہہ
لکھا تھا - ضرور پاگل ھوگیا ھون'' - یہہ کہکے زمین پر لیٹ گیا
اور بانہون مین منہہ چھپا کے نئے سر سے رونے لگا *

اب تو عورت سے بھی نہ رھا گیا - اوسکے پاون پکڑ لئے
اور منہہ اون مین ڈالکر آنسوون سے بھگودیا - اسکے بعد
کہنے لگی ''اوٹھو اوٹھو - اب زمین سے اوٹھکے بیٹھو - مینے
جو جو دکھہ سہے ھین آج وہ سب مٹ گئے - اوٹھو اوٹھو -
مین مری نہین ھون پھر تمہاری جوتیان سیدھی کرنیکو
آن مری ھون *

اب کیا شک ھوسکتا تھا - نگندر نے سورج مکھی کو گلے
لگا لیا اور اور اوسکی چھاتی پہ سر رکھکے دیرتک روتا رھا
اسکے بعد ایک دوسرے کے کاندھے پہ سر رکھکے کیسا کیسا
پھوٹ پھوٹ کے روئے ھین مونہہ سے دونومین سے کسی نے
ایک بات بھی نکہی - روتے ھی رھے - واہ رونے مین
بھی کیا مزا ھے ؟

## چھیالیسویں فصل

### وهي بات

نگندر جو پوری رام کہانی سنتے کے لئے بے چین
هورها تها اوسکي بےکلي کو سورج مکهي نے یون مٹا دیا -
کہنے لگي "میں مری نتهي بید نے میرے مرنے کي بات
جوکچهہ کہا سب جهوٹي بات تهي - اوس بیچارے کو کیا
خبرکہ دوا داروسے جب مجهہ میں ذرا سکت آئی تو تمہارے
دیکهنے کے لئے جان پچها ترپسن کها نے لگی - سادهو جسی
بیچارون کا ناک میں دم کردیا - بیچارون کو مجهے ساتهہ
لیکر گوبندپور آتے هی بنی - ایکدن شام کا کهانا کهاکے اون کے
ساتهہ گوبندپور کو چل کهڑی هوئی - یہان آ کے تمہارے
دیس چهوڑ کے چلے جانے کا حال سنا - سادهوجی آپ تو
تم کو ڈهنڈ نے نکلے اور مجهے یہان سے تین کوس پر ایک
برهمن کے یہان اپنی بیٹی بتاکر چهوڑگئے - پہلے وہ کلکتہ
پہنچے اور سریش چندر سے ملے - اون سے معلوم هوا کہ تم
مدهوپور کو آرهے هو - یہہ سنکے پهر مدهوپور پہنچے - وهان
جا کے معلوم هوا کہ جس دن هم هرمنی کے یہان سے چلے
آئے اوسیدن رات کو اوسکے گهر کو آگ لگی اور گهر کے ساتهہ
بیچاری آپ بهی جلکے بهسم هوگئی - صبح کو لوگون نے
جلی هوئي لاش دیکهي توکوئي پهچان نسکا - سب کے جي
میں آیا کہ گهرمیں دو عورتین رها کرتي تهین جنمیں سے ایک

تو مرگئی اور دوسری کا پتہ نہین - ایک بھاگ نکلي اور
دوسری جل مری - بھاگي وھی ھوگی جو ھٹي کٹي تھي
بیمار کیسے بھاگ سکتي تھي - اسلئے چکوتا ھوگیا کہ ھرمني
بھاگ نکلي اور مین جل مری - پہلے جو بات اٹکل سے کہي
گئي تھي وھي لوگون کے مونہون مین پڑکر یقیني بات
بنکر پھیل گئي - یھي بات رام کرشن نے سني ھوگي اور
تم سے کہدی ھوگي - اسکے سوا سادھو جي نے یہہ بھي سنا
کہ تم مدھو پور گئے تو تھے مگر سناونی سنکر اسطرف چلے آے
سنتے ھي وہ ھڑبڑا کے تمھارے پیچھے جھپٹے - کل ھي دوپھر
کو پرتاب پور پھنچے ھین - یہہ بھي سننے مین آیا کہ دو ایکدن
ھي مین تم گھر کو آنے والے ھو - اسي امید پر ھم پرسون
یھان آے - تین کوس پیدل چلنا اب ایک بات ھوگیا ھے
یھان آکے سنا کہ تمھارا آنا نھوا تو لوٹ گئے - کل مین پھر
سادھوجي سے کہکے یھان آئي - پھر رات گئے پھنچي - دیکھتي
کیا ھون کہ پچھواڑے کا دروازہ کھلا پڑا ھے - چپکے سے گھس آئي
کسی کی آنکھہ نہ پڑی - سیڑھیون کے نیچے چھپکے بیٹھہ گئی
جب سب سوگئے تو اوپر چڑھی - جی گواھی دیتا تھا کہ ھونھو
تم اسی کمرے مین سورھے ھوگے - یہ دروازہ کھلا پڑا تھا
جھانککر دیکھا تو تم سر پہ ھاتھہ دھرے بیٹھے نظر آے - تمھارے
پاوون پر لوٹ جانے کے لئے جی لوٹ پوٹ ھوا جاتا تھا - پھر ڈر
لگتا تھا کہ نجانے جو قصور کرچکی ھون اوسے معاف کرو یانکرو

تمہین دیکھہ لیا یہی کیا کم ہے - جی باغ باغ تو ہوگیا - پھر کنواڑ کے پیچھے سے جہانکا - پھر جی چاہا کہ جو ہو سو ہو جھٹ مونھہ دکھا دون - آگے بڑھ ہی رہی تھی کہ تم مجھے دروازہ مین دیکھکے بے ہوش ہو کے گرپڑے - اوسوقت سے لیکر ابتک سر گود مین لئے بیٹھی رہی - مین کیا جانتی تھی کہ قسمت مین اتنی خوشی لکھی ہے - مگر جاؤ بھی تمہین میری چاہت نہین - میرے بدن کو ہاتھہ لگا کے بھی نہ پہچان سکے - مجھے تو تمہاری ہوا بھی لگجاتی تو پہچان لیتی *

## سینتالیسوین فصل

### بھولی بالی اور ناگن

نگندر اور سورج مکھی جسوقت کمرے مین بیٹھے خوشی کے سمندر مین ڈبکیان لے رہے تھے اور پیار چوچلے کی باتین کرر ہے تھے اوسوقت اسی گھر کے ایک اور حصہ مین جان کھونے کی بات چیت ہورہی تھی - مگر اس سے پہلے پچھلی رات کی بات کہنی پڑیگی *

نگندر گھر کو پلٹ کے تو آیا مگر کند سے ملنے نہ گیا - وہ رات بھر تکیہ مونھہ پر رکھے روتی رہی - خالی بچون کا سا آنسو بہانا نہین بلکے دل کے درد سے رویا کی - اوسکا دکھہ کیسا دل مین چھید کرنیوالا تھا اسکو وہی سمجھہ سکتا ہے جو کسیکو دل بچپن مین دیچکا ہو اور جسکو دل دیا ہو اوس سے بدلے مین حقارت ہاتھہ آئی ہو

اوسے پچھتاوا آتا تھا کہ میٹھے میاں کے درشن کی آس مین جان بچا کے رکھی ھی کیون ؟ ساتھہ ھی دھیان آتا تھا کہ اب کس آسرے پہ جیتی رھون ؟

رات بھر جاگنے اور روتے رھنے کے بعد نور کے تڑکے اوسکی آنکھہ لگ گئی - تھکی ماندی نیندکی گود مین لیٹی تو پھر وھی ڈرونا خواب دکھائی دیا جو چار برس پہلے اوسوقت دیکھا تھا جبکہ باپ کی لاش ٹوٹی پھوٹی کوٹھری مین موت کے بچھونے پر پڑی تھی اور آپ اوسکے پاس ھی پڑی سو رھی تھی - دیکھتی ھے کہ جو چمکتی دمکتی صورت اوسوقت ماں کی صورت مین دکھائی دی تھی وھی چمک دمک والی چپ چاپ مورت پھر سر پہ کھڑی ھے - مگر اب کی بار چاند کے اوجلے سفید گھیرے مین نہین ھے - گھنگھور گھٹا کے کاندھون پر چڑھی ھے جو معلوم ھوتا ھے کہ اب برسی اور اب برسی اور اوترتی چلی آتی ھے - اس اندھیرے گھپ مین بجلی باربار تڑپتی ھے تو ایک اور انسان کی صورت بھی نظر آتی ھے کہ مسکرا رھی ھے یہ دیکھکے کہ مسکرانے والی کی چھب ھیرا سے ملتی جلتی ھی. وہ بھچک کے رھگئی - یہ بھی دیکھا کہ ماں کا پیار سے بھرا چہرا ذرا بھاری ھو رھا ھے - ماں کہنے لگی " کند تونے اوسوقت میری بات نہ سنی میرے ساتھہ نہ گئی - دیکھا کیا آفت جھیلنی پڑی "

کند کی آنکھون سے آنسو ٹپک پڑے *

ماں بولی " مین کہہ گئی تھی کہ ایکبار پھر آؤنگی اسیلئے

آئی ہون - اب بہی اگر دنیا کے سکھہ چین سے جی بہر گیا ہو تو میرے ساتھہ چلی چل " *

اوس نے جواب دیا " اماں جان مجھے اپنے ساتھہ لے چلئے مین اب یہان رہنا نہین چاہتی " *

ماں یہ سنکے خوش ہوکے بولی " بس تو آ میرے ساتھہ چل " یہ کہکے چمک دمک والی آنکھونسے اوجہل ہوگئی - نیند سے چونکی تو خواب کو یاد کر کے اوس نے دیوتاون سے گڑگڑا کے دعا مانگی کہ اب کا خواب سچا نکلے اور پہل لاے *

ہیرا سویرے سویرے تاو بہاو لینے آئی تو دیکہا کند رورہی ہے *

جب سے کمل منی آئی تہی ہیرا بہیگی بلی بنی ہوئی تہی کیونکہ نگندر کے گہر پلٹ کے آنے کا چرچا ہورہا تہا پہلے برتاؤ کا بدل کرنے کو وہ آگے سے بڑھکر کند کے دمون کی دیوانی اور حکم کی بندی ہوگئی تہی - اور کوئی ہوتا تو آسانی سے اس کپٹ کو تاڑ جاتا مگر کند پرلے سرے کی سیدھی سادی اور ذرا مین خوش ہوجانیوالی تہی اسلئے اوسکی للوپتوپر ایسی بہولی کہ جی مین شک تک بہی نہ آیا - پہلے کیطرح اوسے پہر بہروسہ کے قابل سمجھنے لگی - بلکہ سچ تو یون ہے کہ اوس نے ہیرا کو کبہی دہوکہ باز سمجہا ہی نہین سدا سچی اور کہری مگر ذرا کہری اور اکہڑ سمجہا کی *

ہیرا نے پوچھا " تہا کو انی ماں روتی کیون ہو ؟ "

کندن نے کچھہ جواب ندیا اوسکا مونھہ تکتی رهی - هیرا نے دیکھا کہ آنکھین سوجی هوئی هین تکیہ سارا شرابور هے - کہنے لگی " این ! یہ کیا ؟ کیا رات بھر روتی رهی هو ؟ کیون کیا بابو نے کچھہ کہا سنا هے " *

کندن بولی " کچھہ بھی نہین " *

یہ کہکے اور زور سے رونے لگی - هیرا سمجھہ گئی کچھہ دال مین کالا هے - کندن کو دکھہ مین دیکھکر تو اوسکا دل خوشی کے سمندر مین تیر نے لگا مگر سوکھا مونھہ بنا کے بولی " جب سے بابو گھر آ ے هین آپ سے بات چیت هوئی کہ نہین - مین آپ کی لونڈی هون . لونڈی سے چھپا کے کیا کیجیگا " *

کندن نے کہا " کوئی بات هی نہین هوئی تو کہون کیا ؟"

هیرا اچنبھے مین آ کے بولی " این ! یہ کیسی بات - اتنے دنون کے بعد تو ملنا هوا اورکوئی بات هی نہین کی - کندنے کہا " مجھسے ملے هی نہین" اور یہہ هی کہتے کہتے رونا آپے سے باهرهو گیا *

هیرا جی مین پھول کے کپا هوگئی - هنسکے بولی " واہ ٹھکرائی ما ن ! یہ بھی کوئی رونے کی بات هے - لوگون کے سر سے کیا کچھہ تیر هوگیا اور آپ ذرا سے ملنے کے لئے روتی هین " *

کندن کی کچھہ بھی سمجھہ مین نہ آیا کہ " کیا کچھہ " اور کیا هوسکتا هے - هیرا بولی " میری سی آفت جھیلنی پڑی هوتی تو آپ تو کب کی جان پرهی کھیل گئی هوتین " *

جان پر کھیلنے کا نام کند کے کانون کو بڑا ڈرونا لگا - کانپ تھرا کے اوٹھہ بیٹھی - اوسے آپ رات بہت بار اسی کا دھیان بندہ چکا تھا - مگر هیرا کے مونھہ سے یہ بات سنی تو ایسا معلوم هوا کہ شیطان کان مین پھونک رہا ھے *

هیرا کہنے لگی " اچھا لو کان دھرکے سنو اپنے دکھہ کی کہانی سناتی هون - مین ایک موے کو اپنی جان سے بڑھکر چاھتی تھی وہ هیرا کا خاوند نتھا - پاپ کر هی چکی هون تو تھا کرانی سے چھپا کے کیا هوگا ؟ صاف هی کہدینا اچھا ھے " *

یہ بے شرمی کی بات کند کے کان تک پہنچی هی نہین کیونکہ اوسکے کانون مین ابتک وهی جان پر کھیلجانے کی بات گونج رهی تھی - ایسا معلوم هوتا تھا کہ کوئی بھوت پریت کان مین کہہ رہا ھے " کیون جان دیسکوگی ؟ یہ آفت جھیلنا اچھا کہ مرنا ؟

هیرا کہنے لگی " وہ میرا خاوند تو نتھا مگر مین اوسے هزار خاوندون سے بڑھکر پیار کرتی تھی - وہ مجھے نہ چاھتا تھا اور مجھے بھی معلوم هوگیا تھا کہ وہ مجھے نہین چاھتا ھے بلکہ مجھسے هزار درجہ گئی گذری ایک پاپن پر مرتا ھے " یہ کہکے اوس نے کند پر جو آنکھہ نیچی کئے بیٹھی هوئی تھی ایک غصہ کی آگ سے دھکتی هوئی نظر ڈالی اور پھر کہنے لگی " یہ دیکھکے مین اوس سے کھنچنے لگی - مگر هونیوالی بات ایک بار هم دونون سے بے سمجھی هوگئی " یون شروعات کرکے اوس نے اپنا سارا دکھڑا گول گول کند سے کہدیا - نام کسی کا نہ لیا - اوسکا

اور دیبندر دونون کا نام بیچ مین سے اوڑا گئی - ایسی ایک بہی بات نہ کہی جس سے کوئی تاڑ سکتا کہ اوسکا پیارا چاہیتا کون تہا اور سب باتین تہوڑی تہوڑی مگر کہلی کہلی کہڈالین - آخر مین لات مارنے کا ذکر کرکے بولی " اچھا دیکہون بتائے تو کہ اسپر مینے کیا کیا ؟ "

کند نے پوچھا " کیا کیا ؟ " هیرا سر مٹکا مٹکا کے کہنے لگی " مین ویسی هی ایک چنڈال بید کے یہان گئی - اوسکے پاس ایسا زهر هلاهل هے کہ کہاتے کے ساتہہ هی دم نکل جاے " *

کند نے جی کو تہیرا کے چپکے سے پوچھا " پہر کیا هوا ؟ "

هیرا بولی " مینے زهر مول تو اسی لئے لیا تہا کہ کہا کے مرجاؤنگی - پہر جی مین آیا کہ دوسرے کے کئے پر اپنی جان کیون کہوؤن - یہ سوچ کے زهر ڈبیہ مین بہر کے بکس مین رکہہ چہوڑا " *

یہ کہکے جہٹ بکس اپنی کوٹہری مین سے اوٹہا لائی دان دهش اور چوری چکاری کا مال چہپانے کے لئے یہ بکس وہ یہین رکہا کرتی تہی - زهر کی پڑیہ بہی اسی مین رکہہ چہوڑی تہی *

بکس کہول اور زهرکی پڑیہ اوس مین سے نکال کند کو دیکہانے لگی - وہ اوسے اوسیطرح دیکہنے لگی جیسے کوئی لالچی بلی گوشت کی تاک لگاے - هیرا کا جی معلوم هوتا تہا کہ اوسکے ٹکر ٹکر دیکہنے پر بہت هی پسیجا اور اوسکو دلاسا دینے مین ایسی

لگی اور ایسا دھیان بٹا کہ بکس کو بند کرنا بھول ھی گئی
اتنے میں نگندر کے محل سے اچانک سنکھہ اور ھولو ( بنگال
میں رواج ھی کہ خوشی کے موقعون پر کنبے پڑوس کی عورتین
ایکسا تھہ ھولولولو پکارتی ھین ) کا شور اوٹھا - ھیرا حیران ھوکے
دیکھنے کو دوڑی نصیبون کی ھیٹی کند کی جو شامت آے
ڈبیہ میں سے زھر کی پڑیہ اوڑالی *

## اڑتالیسوین فصل

کند نندنی کا چھپا کا

ھیرا نے آکر سنکھہ بجنے کا جو سبب دیکھا وہ پہلے تو کچھہ
اوسکی سمجھہ میں نہ آیا - دیکھتی کیا ھے کہ گھر کی سب عورتین
اور بچے ایک بہت بڑے کمرے میں کسیکو گھیرے اور بیچ میں
لئے ھوے ھین اور چیخ پکار مچا رھے ھین - جسکو گھیرے میں لئے
چین پڑک مچا رکھی ھے وہ کوئی عورت ھے مگر اوسکے بابون کے
سوا اور کچھہ نظر نہین آتا - کوسلیا اور دوسری عورتین بالون
مین پھولیل ڈال رھی اور بنا سنوار رھی ھین - جو اوسے گھیرے
کھڑی ھین اون مین سے کوئی ھنس رھی ھے کوئی باتین بنا
رھی ھے کوئی دعائین دے رھی بلائین لے رھی ھے
بچے کچے ناچ رھے ھین گا رھے ھین اور تالیان بجا رھے ھین
سب کے گرد کمل منی چکر کاٹ رھی ھے سنکھہ بجا رھی ھے
اور رہ رھکے " ھولو " پکار رھی ھے روتے روتے ھنس پڑتی ھے
اور ادھر اودھر دیکھکے مٹکنے تھرکنے لگی ھے *

هیرا یہ سب دیکھکے ھکا بکا رھگئی - جھرمٹ مین سے سر آگے نکالکے دیکھا تو رھے سہے ھاتھون کے طوطے بھی اوڑ گئے - دیکھا کہ سورج مکھی فرش پر بیٹھی میٹھی میٹھی پیارکی ھنسی ھنس رھی ھے - کوسلیا اوسلیا اوسکے زو کہے بھر بالون مین پھولیل لگا رھی ھین بنا سنوار رھی ھین او بٹنا ملکے پنڈا صاف کر رھی ھین اور وہ سب گہنے جنہین وہ چھوڑ کے چلی گئی تھی پھر سے پہنا رھی ھین - سورج مکھی سب کے ساتھہ میٹھی میٹھی باتین کر رھی ھے مگر شرمائی لجائی ھوئی - ایسا معلوم ھوتا ھے کہ اپنے کئے پہ شرمندہ ھو کے ھنس ھنس کے سب کو خوش کرنا چاھتی ھے - پیار کے آنسو گالون پر بہ رھے ھین *

ھیرا تو سن چکی تھی کہ سورج مکھی مرگئی اسلئے اوسے پلٹ کے آکر براجتے اور ھنستے بولتے اپنی آنکھون سے دیکھکر بھی اوسے ایکا ایکی یقین نہ آیا - ایک انجان عورت سے بدر بدر پوچھنے لگی " کیون بہن یہ کون ھین ؟ "

کوسلیا کے کان مین بھنک پڑگئی - بولی " ای ھے سچ کہنا کیا ننھی نادان بنتی ھے - جیسے پہچانتی ھی نھین - نھین پہچانتی تو مجھسے سن کہ کون ھین - ھمارے گھرکی لچھمی اور تیری جان کو جم - اب بھی سمجھی کہ نھین " کوسلیا ھیرا کے ڈر سے جان چراتی دم دباتی پھرا کرتی تھی - آج جو دن پایا تو اوس نے بھی خوب آنکھین دکھائین خوب جلے پھپھولے پھوڑے *

بناؤ سنگھار پورا ہو چکا اور سب سے بات چیت پوچھہ کچھہ ہو چکی تو سورج مکھی نے چپکے سے کمل کے کان میں کہا " آؤ نا ذرا کند سے چلکے مل آئیں - اوس نے نہ میرا کچھہ بگاڑا نہ میں اوس سے ناراض - اور اب تو وہ میری چھوٹی بہن ھے " *

کمل آپ یہی چاھتی تھی - دونوں کند سے ملنے گئیں *

وھاں اونہیں بہت دیر لگ گئی - آخر اوداس اور اوترا ھوا مونھہ لیکے کمل باھر آئی اور آتے ھی بڑی گھبراھت بوکھلاھت کے ساتھہ نگندر کو بلوایا - جب وہ آیا تو کند کے کمرہ کیطرف اونگلی اوٹھا کے کہا بہا وجیں بلاتی ھیں - اوس نے اندر پاوں رکھا تو دروازہ کے پاس سورج مکھی کو دیکھا کہ کھڑی رورھی ھے پوچھا " کیوں ! روتی کیوں ھو ؟کیا ھوا ؟

سورج مکھی بولی " ستیاناس - اب جا کے سمجھہ میں آیا کہ میری قسمت میں ایکدن کی بھی خوشی نہیں ' نہیں تو خوشی ھوتے ھی یہ ستیاناس کیوں ھوتا " *

نگندر نے کہا " تو کچھہ کہوگی بھی کہ ھوا کیا ؟

سورج مکھی رورو کے کہنے لگی " کند کو مینے بچپن سے پال پوس کے بڑا کیا - اب تو وہ میری چھوٹی بہن ھے - یہی جی میں ٹھان کے آئی تھی کہ اوسے بہن کیطرح پیار کرونگی مگر ھاے جی کی جی ھی میں رھگئی - کند کو اب کہاں پاؤنگی وہ تو زھر کھا بیٹھی " *

نگندر کہتی کیا ہو!

سورج مکہی ـــ تم اوسکے پاس رہو - مین ڈاکٹر اور بید کو بلواتی ہون *

سورج مکہی تو یہ کہکے ہرن ہوگئی - نگندر اکیلا کند نندنی کے پاس آیا - پاس پہنچتے ہی نظر آیا کہ اوسکا مونہہ کلجہوان پڑ گیا ہے - آنکہون مین آب نہین - بدن سن ہو کے توٹا پڑتا ہے *

## اننچاسوین فصل

کند نندنی پلنگ کی پٹی پر سر رکہے فرش پر بیٹہی تہی نگندر کو پاس آتے دیکہکر اوسکی آنکہون مین آپ سے آپ آنسو ڈبڈبا آے - وہ پاس آکے کہڑا ہوا تو اوس نے ٹوٹ پڑنیوالی بیل کیطرح اوسکے پاون پر سر جہکا دیا - نگندر نے بہرائی ہوئی آواز مین کہا " کند یہ کیا؟ کس قصور پر مجہسے مونہہ موڑ چلین؟

کند کبہی اوسے جواب نہ دیا کرتی تہی مگر آج مرتے دم مونہہ کہل گیا - کہنے لگی " آپ نے کس قصور پر مجہے چہوڑا؟

نگندر سے کچہہ جواب نہ بن پڑا سر جہکا کے پاس بیٹہہ گیا وہ پہر کہنے لگی " کل اگر آپ اسیطرح آکر ایکبار کند کہکے پکار لیتے یا ذرا میرے پاس بیٹہہ ہی جاتے تو مین کبہی جان نہ کہوتی - مین نے بہت ہی تہوڑے دن آپ کو پایا - آج بہی آپ کو دیکہنے سے جی نہین بہرتا - مین کبہی جان نہ دیتی " *

یہ دلکو چیرنیوالی پیار کی باتین سنکر وہ ماتہا کہٹنے پر رکہکر چپ چاپ رہگیا *

مگر کند آج بڑی ھی باتون ھو گئی ھے کیونکہ جانتی ھے کہ میان سے باتین کرنے کو اور دن تو پائیگی ھی نہین - کہنے لگی " یون بت بنکے تو نرھجائیے - آپ کا ھنستا ھوا مونہہ دیکہتے دیکہتے نہ مری تو مر کے بہی چین نہ آئیگا " *

سوزج مکہی نے بہی یہی بات کہی تہی - سچ ھے کہ مرتے دم سب ھی ایک سے ھو جاتے ھین *

نگندر کا جی بہر آیا - روتی ھوئی آواز مین بولا " ھاے یہ تم نے کیا کیا ؟ مجھسے بلوا کیون نہ لیا ؟

کند بادلون مین براجنے اور دنیاکو پہونکنے والی بجلی کیطرح ھنسکر دل کہینچنے والی نرم آواز سے کہنے لگی " آپ سوچ بچار نہ کیجئے پچتائیے نہین - میرے مونہہ سے جو کچہہ نکلا جی کی بے کلی سے مونہہ پر آگیا - نہین تو مین آپ کے آنے سے پہلے ھی جی مین ٹہہرا چکی تہی کہ آپ کے درشن کرکے جان دیدونگی - جی مین ٹہان لی تہی کہ باجی کے پلٹ کر آتے ھی آپ کو اونہین سونپ کے مرجاؤنگی - اونہین دکہہ ندونگی - اون کے راستہ مین کانٹا بنکے نرھونگی - مرنے کی تو جی مین ٹہان ھی چکی تہی مگر آپ کو دیکہکر تو اب بہی مرنے کو جی نہین چاھتا " *

نگندر کچہہ بہی جواب ندیسکا - آج وہ الھڑ نموھی کندنندنی کو بہی جواب دینے سے عاجز ھے *

کند تہوڑی دیرتک چپ چاپ رهی - اوسکی باتین کرنےکی سکت جا رهی تہی - موت اوسکو اپنے پنجہ مین دبوچ رهی تہی *

نگندر کو اوسکے چہرے پر جو موت کی گہٹا چہا جانے سے پہیکا اور کلجہوان پڑ گیا تہا اب بہی پیارکی جہلک دکہائی دیتی تہی - اوسکے کمہلاتے هوے چہرے پر جو بجلی کی تڑپ کو شرمانیوالی هنسی اوسے نظر آئی وہ مرتے دم تک اوسکے دلپر پتہر کی لکیر بنی رهی *

تہوڑی دیر سستانے کے بعد وہ پہر بےکل بےچین اوکہڑی اوکہڑی سانسین لیے لیکے کہنے لگی " هاے میری باتین کرنے کی پیاس بہی تو نہ بجہی - آپ کو دیوتاهی سمجہا کی مونہہ کہولکے بات هی نکرنے پائی - هاے جي کا ارمان جي هي مین رهگیا - اب بدن سن هو چلا هے - مونہہ سوکہا جاتا هے زبان لڑکہڑائي جاتي هے - مرنے مین دیر نہین " یہ کہکے پلنگ کي پٹي چہوڑ زمین پر لیٹ گئي ، نگندر کي گود مین سر رکہا اور آنکہین میچکے چپ پڑ گئی *

ڈاکٹر آیا - دیکہا بہالا سب سنا سنایا مگر کچہہ دوا ندی بچنے کے لچہن ندیکہکے اپنا سا مونہہ لیکے چلاگیا - اوسکے بعد وقت برابر هوتا دیکہکر اوس نے سورج مکہي اور کمل منی سے ملنے کي خواهش کی اور جب وہ دونون آگئین تو اونکے پاون پر گر پڑی - وہ دونون دهاڑین مار مار کے رونے لگین *

اسپر کند نے میان کے پاون مین مونھہ چھپا لیا - اوسے چپ دیکھکر دونون پھر زور سے رونے لگین - مگر اوس نے اور کوئی بات نہ کہی - ہوتے ہوتے جان نکل گئی اور میان کے پاوون مین مونھہ ڈالے ہی ڈالے اوٹھتی جوانی مین دنیا سے اوٹھہ گئی - بے کھلا کندنی کا پھول مرجھا کے اور سوکھکے رہگیا *

سورج مکھی نے پہلے تو رونے دھونے کو تھا مکے سوت کی لاش کیطرف دیکھا اور بولی " بہاگون والی! تمہاری ہی سی اس چین کی موت مجھے آے - پرمیشر کرین مین بھی یونہین اون کے پاوون مین مونھہ ڈالے دم دون " یہ کہکے آنسوون سے مونھہ دھونیوالی خاوند کا ہاتھہ پکڑ کے وہان سے لیگئی - کچھہ دیر بعد نگندر جی پہ پتھر رکھہ کے کند کی ارتھی ندی کنارے لے گیا - اور سب کریا کرم کے ساتھہ وہ بے نظیر سونے کی مورت پانی کو سونپ کے چلا آیا *

## پچاسوین فصل

خاتمہ

کند نندنی کے مرجانے کے بعد ہر ایک پوچھتا تھا کہ زہر اوسکے ہاتھہ آیا کہان سے ؟ ہر ایک کو شک ہوتا تھا کہ ہو نہو یہ ہیرا کے کرتوت ہین *

جب وہ نظر نہ پڑی تو نگندر نے آدمی بھیجکے بلوایا مگر

اوسکا کہین پتہ نہ چلا - کند کے مرتے ہی وہ اپنا مونہہ کنوا گئی تہی - اوسوقت سے پہر کسی نے اوسے گاؤن مین نہ دیکہا گوبند پور سے اوسکا بیج ہی مارا گیا - ہان کوئی سال بہر کے بعد صرف ایکبار دیبندر سے ملنے آئی تہی *

اوسوقت دیبندر کا لگایا ہوا زہریلا درخت پہل لا چکا تہا - وہ ایک بڑے گہنونے روگ مین پہنس چکا تہا - اوسپر رات دن کے شراب پینے نے روگ کو اور بہی اٹل بنا دیا اور اوسے موت کے بچہونے پر لٹا دیا تہا - کند کے مرنے سے برس دن کے اندر ہی اندر اوسکا وقت بہی برابر ہو گیا - مرنے سے دو چار دن پہلے کہ اوٹہنے بیٹہنے کی سکت بہی نرہی تہی ایکدن گہر مین بیماری کے بچہونے پر پڑا تہا کہ دروازہ پر ایک ہلڑ مچا - پوچھا " کیا ہے ؟ " نوکر بولے " ایک دیوانی آپ سے ملنا چاہتی ہے - روکے نہین رکتی " اوس نے کہا " اچھا آنے دو " *

دیوانی گہر مین گہسی تو اوس نے دیکہا کہ ایک بہت ہی بڑے دن بڑے دہاڑے کی عورت ہے - پاگل پن کے لچھن تو ایسے نظر نہ آے اسلئے سمجہا کوئی بہوکون مونیوالی بہیک منگی ہے عمر تہوڑی ہی اور اب بہی نشان پاے جاتے ہین کہ کسی وقت مین بہت اچھی سانولی سلونی ہوگی - مگر اب بہت ہی بری گت بن رہی ہے - کپڑے نہایت میلے کچیلے ہین - سیکڑون جگہہ سے دہجیان اوڑی ہوئی سیکڑون کا ٹہیان لگی ہوئی ہین اور ایسے چہوٹے اور اوچھے ہو گئے ہین کہ گہٹنونسے نیچے نہین

پھٹچتے اور سر پیٹھ بھی نہین ڈھانکتے - بال روکھے بھبر دھول مین
اٹے بھورے ھورھے ھین اور کہین کہین چکٹکے جٹین بھی بنگئی
ھین بدن پر جسکو تیل چھو نہین دیا خاک اوڑتی ھے اور کیچڑ
تھپی ھے *

بھیک منگی پاس آکے ایسی تیز تیز نظرون سے اوسے
گھورنے لگی کہ دیبندر سمجھا نوکرون ھی کی بات سچی ھے
سچ مچ پاگل ھی ھے - دیر تک ٹکٹکی باندھے گھورتے رھنے کے
بعد دیوانی بولی " شاید مجھے پہچانا نہین - مین ھون ھیرا " *

اب اوس نے پہچانا اور بہت اچنبھے مین آکر پوچھنے لگا
" ارے ! تمھاری یہ درگت کس نے بنائی ؟ "

ھیرا کی آنکھون سے مارے غصے کے چنگاریان جھڑنے لگین
دانتون سے ھونٹ چباتی گھونسا بنائے دیبندر کی طرف مارنے کو
لپکی - پھر ایکا ایکی رککر کہنے لگی " آپ ھی تو میری یہ
دشا بنائی اور اوپر سے پوچھتے ھو کہ تمھاری یہ درگت کس نے
بنائی - اب تو پہچانتے بھی نہین مگر ایکدن وہ بھی تھا کہ
اسی کمرے مین بیٹھکر اور یہی میرے پاون پکڑے (یہہ کہکے
پاون پلنگ پر رکھدئے ) یون تان سین کی روح کو تڑپایا تھا *

کامدیو آکے مرے سر پہ ہوائے جو سوار * تم اگر چاہو تو دیسکتی ہو زہر اوسکا اوتار
پھول سے پاون مرے سر پہ جو رکھدو اکبار

ایسی ھی اور کئی ایک باتین یاد دلا کے دیوانی
کہنے لگی " جسدن سے تم نے مجھے لات مار کے نکالا اور

بھگا یا ھے اوسیدن سے پاگل ھون - زھر کھا کے مرنے جا رھی تھی کہ ایک ایسی بات سمجھہ مین آئی کہ جی باغ باغ ھوگیا - وہ کیا کہ آپ زھر کیون کھاؤن تمھین یا تمھاری چاھیتی کند کو کیون نہ کھلاون - اسی آس مین کچھہ دن تک روگ کو چھپاے رکھا - روگ کبھی ھوتا کبھی جاتا رھتا تھا پاگل ھوتی تو گھر مین پڑی رھتی تھی اچھی ھوتی تو کام کاج بہ جایا کرتی تھی - آخر تمھاری چاھیتی کو زھر کھلاکے جی ٹھنڈا کیا - مگر جب سے اوسے مرتے دیکھا روگ اور بھی زور پکڑ گیا - جب دیکھا کہ اب چھپاے نہ بنیگی تو دیس چھوڑ کے چلدی - کھانے پینے کا ٹھور ٹھکانا نرھا - پاگل کو کون کھلاتا پلاتا ھے - اسوقت سے آبتک بھیک مانگ کر دن کاٹتی ھون - اچھی رھی تو بھیک مانگ لی بیماری نے آدبوچا تو کسی پیڑ کے تلے پڑ رھی - اب سنا کہ تم مرتے ھو تو خوشی مین آپے سے باھر ھوگئی - تمھین دیکھنے چلی آئی دعا کرتی ھون کہ تمھین نرک مین بھی ٹھکانا نہ ملے *

یہہ کھکے دیوانی نے زور سے ٹھٹا مارا - دیبندر ایسا ڈرا کہ پلنگ کے دوسرے سرے پر جا رھا ھیرا مٹکتی تھرکتی ناچتی گھر سے نکلی اور گاتی چلی *

کامدیو آے مرے سر پہ ھواے جو سوا * تم اگر چاھو تو دیکھتی ھو زھر اوسکا اوتار
پھول سے پارن مرے سر پہ جو رکھد واکدار

اوسوقت سے دیبندر کے موت کے بچھونے پر کانٹے بچھہ گئے

مرنے سے ذرا پہلے سنا گیا کہ بڑّا رہا ھے اور " پہول سے پاون مرے سرپر..." کی رٹ لگا رہا ھے *

اوسکے مرنے کے بعد بہت دنوں تک اوسکے باغ کے رکھانے والے سنا کئے (اور ڈرکے مارے مر مر گئے) کہ کوئي عورت گا رہی ھے *

کامدیو آکے مرے سرپہ ہوائے جو سوار * تم اگر چاہو تو دیسکتی ہو زہر اوسکا اوتار
پہول سے پاون مرے سر پہ جو رکھدو اکبار

زہریلا درخت تمام ہوا - ہم امید کرتے ہیں کہ یہہ گہر گہر امرت کا پہل لائیگا *

---

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ لیا جائیگا۔